تمام حقوق بحق مترجم محفوظ

هُوَ العَلِیمُ الخَبِیرُ

خمکدۂ خیّام

جس کو

ہندوستان کے مشہور و معروف جادو نگار

حضرت افسر الشعراء آغا شاعر قزلباش دہلوی نے

ترجمہ کیا اور فیاضِ دوران

ہز ہائینس سر علی نواز خان بہادر میر آف خیرپور (سندھ)

دام اقبالہ نے حلیہ طبع سے آراستہ فرما کر باصرہ افروزِ عالم فرمایا

سنہ ۱۹۲۷ء

ے کا پتہ - شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

قیمت فی جلد مے   بلا محصول ڈاک

تہدیہ

یہ ناچیز۔ چراغِ سرِرہ گذار۔ ان اوراق کو رستہ چلتے احسان
کرنے والے ۔ قدردانِ اربابِ کمال ۔ فیاضِ دوران ۔ باذلِ ہیمتا
ہز ہائنس سر **علی نواز خان** بہادر میر آف خیرپور (سندھ) دام اقبالہ
کے اسمِ گرامی سے معنون کرتا ہے ۔

واقعی ! نہ آپ کا دستِ کرم جنبش کرتا نہ یہ بادۂ نیشاپور اِس
شان سے نمک چشانِ ہند کا حصہ ہوتی ؎

آفاق میں بڑوں سے ہے چھوٹوں کی آبرو
ذرّوں کی روشنی شہِ خاور کے دم سے ہے

عاجز۔ ناتوان وزار
آغا شاعر قزلباش دہلوی
داتا گنج بخش رح ۔ لاہور

دیباچہ

دل سے اگر سنو تو یہ سننے کی بات ہے
ورنہ کسی پہ زور نہیں اختیار کیا؟

بالغ نظر حضرات پر مخفی نہیں کہ حکیم خیام نیشاپوری کی شخصیت اِس عالمِ کون وفساد میں اِک بے لاگ موعظہ نگار کی سی ہے۔ جس کو سب سے پہلے اہلِ مغرب نے پہچانا اور خوب پہچانا۔ مگر نہ اس طرح جس طرح اہلِ مشرق کی نظر میں وہ ایک زندہ جاوید ہستی ہے اور اُس کے طرّۂ دستار میں متعدد کمالات کے لعل وگوہر درخشاں ہیں۔

اہلِ مغرب کی قدر افزائی شاید اسی لئے ہو کہ وہ حکیم موصوف کو محض خمریات یعنی شراب ومعشوق ہی میں شرابور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دانایانِ یورپ کے سرمایہ ناز مسٹر فِٹز جیرلڈ صاحب انگریزی مترجم نے بھی اُسے دی ایڈمائرر آف دی بیوٹی فل گرلز۔ پگنگ اینڈ پگنگ

The admirer of beautiful girls pegging & pegging

کے سوا کچھ نہ سمجھا۔ اس سے زیادہ بڑھے تو دانندۂ فلکیات کہدیا اور زیادہ سے زیادہ ترقی کی تو وہ سرکش بندہ مان لیا جس کا کوئی خدا نہ ہو۔ جس کو سزا وجزا حیات وممات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بلکہ ظن غالب یہی ہے کہ اسی چپینز یعنی

دہریئے پن نے خیام کو تمام یورپ میں اتنا ہر دل عزیز بنا دیا ہے کہ ہر متمدن زبان اُس کے خیالات کے عکس سے معمور ہے۔ ابھی چند سال پہلے کا واقعہ ہے جب راقم الحروف اپنے مُربّی قدیم بہشت نصیب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ سفیر ایران کلکتہ اور قدردان علم و فضل ہز ہائینس سرکار سرواصف علی میرزا رئیس مرشد آباد بنگال کی ملازمت کے لئے حاضر ہوا تو ایک دن اسی ترجمے کی تلاش میں مسرز ٹھیکر اسپنک اینڈ کمپنی کے ہاں بھی جا نکلا۔ وہاں میں نے صرف ایک جلد انگریزی ترجمے کی دیکھنے کی غرض سے طلب کی۔ بینی و بین اللہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ مینجر صاحب نے ایک لمبی چکلی میز صرف عمر خیام کے ترجموں سے بھر دی جو مختلف ڈیزائن اور مختلف مذاق کی تصویروں سے آراستہ تھے اور اس سے زیادہ مقبولیت کسی غیر زبان کے مصنف کی کیا ہو سکتی ہے؟ میں پھر بھی کہوں گا میرے خیال میں یہ دہریت ہی تو ہے جس نے یورپ والوں کی نظر میں حکیم خیام کو اس قدر ممتاز و مفتخر بنا دیا ہے کیونکہ اہل یورپ کی سب سے زیادہ مطبوع چیز یہی تو ہے جس کو وہ اس صفت سے مُتّصف پاتے ہیں۔ اُسی کو آنکھوں پر رکھ لیتے ہیں حالانکہ میں بلا خوفِ تردید کہتا ہوں کہ اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے سراسر غلط۔ جس چیز نے یورپ کو ایسا سمجھنے پر مجبور کیا ہے وہ مسٹر فٹز جیرلڈ صاحب کی کُل کائنات چھہتّر رباعیوں کا ترجمہ ہے جسے مطالعہ کرنے کے بعد ہر انگریز کھیام کھیّام پکار اُٹھتا ہے مجھے معاف کیا جائے باوجودیکہ صاحب موصوف کی فارسی دانی کا یہ عالم ہے کہ اور مطالب تو درکنار چشم اور جشم کے ترجمے میں آپ نے کہیں فرق نہیں کیا۔ العظمۃ للّٰہ! بہرحال میں کیا اور میری فلسفہ دانی کیا؟ حکیم خیام کے معیار اخلاق پر صدہا قلم

مجھ سے بہتر بہتر لکھ چکے ہیں۔ اس پر بھی میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اُس کے جذبات کو درک کرنا ہم جیسے مرفوع القلم لوگوں کا کام نہیں۔ اس کی شراب کے جُرعہ نوش تو ایک ہی ساغر میں دو عالم کی سیر کر لیتے ہیں۔

صاحبانِ انصاف! حکیم کی تعلیم ہم کو سچا مرد باخدا بناتی ہے۔ وہ مکر و زُور نمود و نمائش کا قاطعتاً دشمن ہے۔ وہ زاہدانِ سالوس پر طعن و تعریضیں کرتے کرتے اس مزے سے دلوں میں چٹکیاں لے لیتا ہے کہ صاحبِ ذوق پھڑک پھڑک جاتے ہیں۔ دنیا اور اہلِ دنیا کو اس نے عارفانہ نظر سے دیکھا ہے اسلئے وہ بار بار کہتا ہے کہ یہ جگہ دل لگانے کے قابل نہیں۔ یہ تو ایک سرا ہے یا باغچہ جس کو شبنم وار سورج کی کرن پڑتے ہی خالی کر دینا ہوگا اس کاجل کی کوٹھڑی سے ہاتھ پاؤں بچا کر نکل جاؤ بالفرض یہاں ہزار سال بھی جیئے۔ نعماتِ دنیا سے خاطر خواہ بہرہ ور بھی ہوئے۔ پھر ایک دن موت۔ موت۔ موت۔ وہ ہم سے بار بار کہتا ہے۔ اے غافل ہستیو! تم کوئی مال و دولت یا خزانہ نہیں ہو۔ جو تمہیں ایکدفعہ دفنا کر پھر نکال لیا جائے۔ یہاں بار بار نہیں آنا۔ اسلئے وقت کو غنیمت جانو سوچو سمجھو! تم کون ہو۔ کہاں سے آئے۔ کس لئے آئے۔ اور یہاں آکر تم نے کیا کیا؟ بس یہی وہ احکام ہیں۔ جن کو انسانی طرزِ عمل کی درستی کہا جاتا ہے۔ انہیں کو تہذیب الاخلاق بھی پکارتے ہیں۔ مردم آزاری تضیع اوقات۔ لالچ۔ حسد۔ غم و غصہ وغیرہ وغیرہ نہایت مذموم صفات ہیں۔ جن کے مقابلے میں صبر و رضا۔ راستی و قناعت وغیرہ باعثِ عزت و وقار ہیں۔ بس حکیم خیام کے اسکول میں یہی نصابِ اعلیٰ ہے مثلاً مُشتے نمونہ از خروارے بچشم انصاف ملاحظہ کریں اور بتائیں خدا کیواسطے بتائیں کیا ایسے ہی اعتقاد تعلیم کرنیوالے کو بیدین۔ ناستک اور دہریہ کہتے ہیں؟ لیجے دیکھئے دنیا کی بے ثباتی اور معبودِ حقیقی کی شان

چوں نیست بہر چہ ہست جز باد بدست | چوں نیست بہر چہ ہست نقصان و شکست
پندار کہ ہر چہ ہست در عالم نیست | حہ نیست در عالم ہست

بابط می گفت ماہی در تب
گفت کہ چوں من و تو گشتیم کباب | بود از پس مرگ من چہ دریا چہ سراب

یا یہ کہ۔
غافل بچہ امید دریں شوم سرا | بر دولت ایں دل منہ از بہر خدا
ہر گاہ کہ خواہی کہ نشیند۔ از پا | گیرد اجلت دست کہ بالا بنما

انتہائے توکل

در دہر ہر آں کہ نیم نانے دارد | وز بہر نشست آستانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے | گو۔ شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

خالق کے حضور میں مخلوق کی ندامت۔
یہ بالکل نرالا مضمون ہے جو مجھ بے برگ نے آج تک کہیں نہیں دیکھا ہے
با نفس ہمیشہ در نبردم چہ کنم | وز کردۂ خویش دردمندم چہ کنم
گیرم کہ ز من در گذرانی بکرم | زیں شرم کہ دیدی وچہ کردم چہ کنم

اسے سبحان اللہ۔

جو تھوڑا ہنستے ہیں وہ بہت روتے ہیں۔
گل گفت بہ زلفائے من روئے نیست | چندیں ستم گلاب گر بارے چیست
بلبل بزبان حال با او می گفت | یک روز کہ خندید کہ سالے نگریست

لیجئے اب دنیا ومافیہا سے الگ ہوکر خیّام کی حمد ونعت بھی سن لیجئے۔ واللہ یہ وہ رباعی ہے جو ہر بندۂ خدا کو اپنا وظیفہ بنانی چاہیئے ؎

شائے درے کہ درکشائندہ توئی   ہے کہ رہ نمائندہ توئی
ہیچ دستگیرے ندہ   ہمہ فانی اند وپائندہ توئی

تنگِ مور نور ہست از تو   در پائے ضعیفِ پشہ زور ہست از تو
تو سزا است مرخداوندی را   ہر وصف کہ ناسزاست دُور ہست از تو

عد کے بعد خاتمے کی نعت

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات   بے روئے تو نیست درجہاں آبِ حیات
از جان وجہان وہرچہ درعالم ہست   مقصود توئی وبر محمّد صلوات

آیئے۔ اب اُس شرابِ مصفا۔ اُس طیب وطاہر زُلال کی بھی ایک چسکی لگا لیجئے جسے خیّام رات دن پیتا تھا لگے ہاتھوں اُس کے محبوب ساقی کی بھی زیارت کر لیجے۔ بشرطیکہ آپ کی مادی آنکھیں اُسے دیکھ سکیں۔ بس اسی پر خاتمہ ہے اور یہی قولِ فیصل ؎

اے دل مئے معشوق مکن در باقی   سالوس رہا کن و مکن زرّاقی
گر پیروِ احمدی۔ خوری جامِ شراب   زاں حوض کہ مرتضاش باشد ساقی

اے سبحان اللہ! الحق یعلو ولا یُعلیٰ۔ بس اس سے زیادہ صاف و پاک عقیدہ اور کیا ہو سکتا ہے جو سقاھم ربّہم تک پہنچا دے۔ اگر اب بھی خیّام دہریہ۔ بے دین اور لامذہب سنّی تھا تو میں ہزار بار قربان ہوں اس بے دینی پر۔

آغائی ترجمہ خیام کی چند خصوصیات۔

آخر میں اب میں خمخانہ خیام جلد اول کی بابت کچھ کہنا چاہتا ہوں اِس ترجمے کی چند خصوصیات ہیں جن کو پڑھنے سے پہلے ہر ناظر کو سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔

(۱) میرے خیال میں اس ترجمے کو وہی احباب چٹخارے لے لے کر پڑھ سکتے ہیں جو فارسی زبان اور اردوئے معلّٰی دونوں پر عبور کامل رکھتے ہیں۔ ورنہ یک طرفہ ڈگری دار اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

(۲) ناظرین ترجمہ۔ سب سے پہلے اصل رُباعی کے الفاظ اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں اُس کے بعد ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) یہ بھی واضح رہے کہ یہ لفظی ترجمہ نہیں مکھی پر مکھی مارنی مجھے نہیں آتی نہ فارسی الفاظ کو اردو کی شکل میں لاکر بجنسہٖ رکھدیا ہے۔ نہ رباعی کی کوڑی بھر بحروں میں سے جہاں ٹُنک لگا ایک سنبھال لی ہے بلکہ صرف ایک ہی عام بحر میں تمام رُباعیوں کا ترجمہ حاضر ہے۔

(۴) شعرائے عصر کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ ناچیز ترجمہ ایطائے خفی و ایطائے جلی مُردّف و غیر مُردّف۔ تنافر الفاظ وغیرہ تمام قیود سے اصل کی طرح آزاد ہے اگر اسے ملاحظہ کی عزت بخشیں تو صرف مطالب نگاری کو عین مقصود سمجھ لیں۔ والسلام

ہوئے ہیں ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے
پلک پر اپنے آنسو صبح پیری کا ستارا ہے

عاجز کمترین آغا شاعر قزلباش دہلوی
داتا گنج بخش رح لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خمکدۂ خیام

یعنی

جلد اوّل

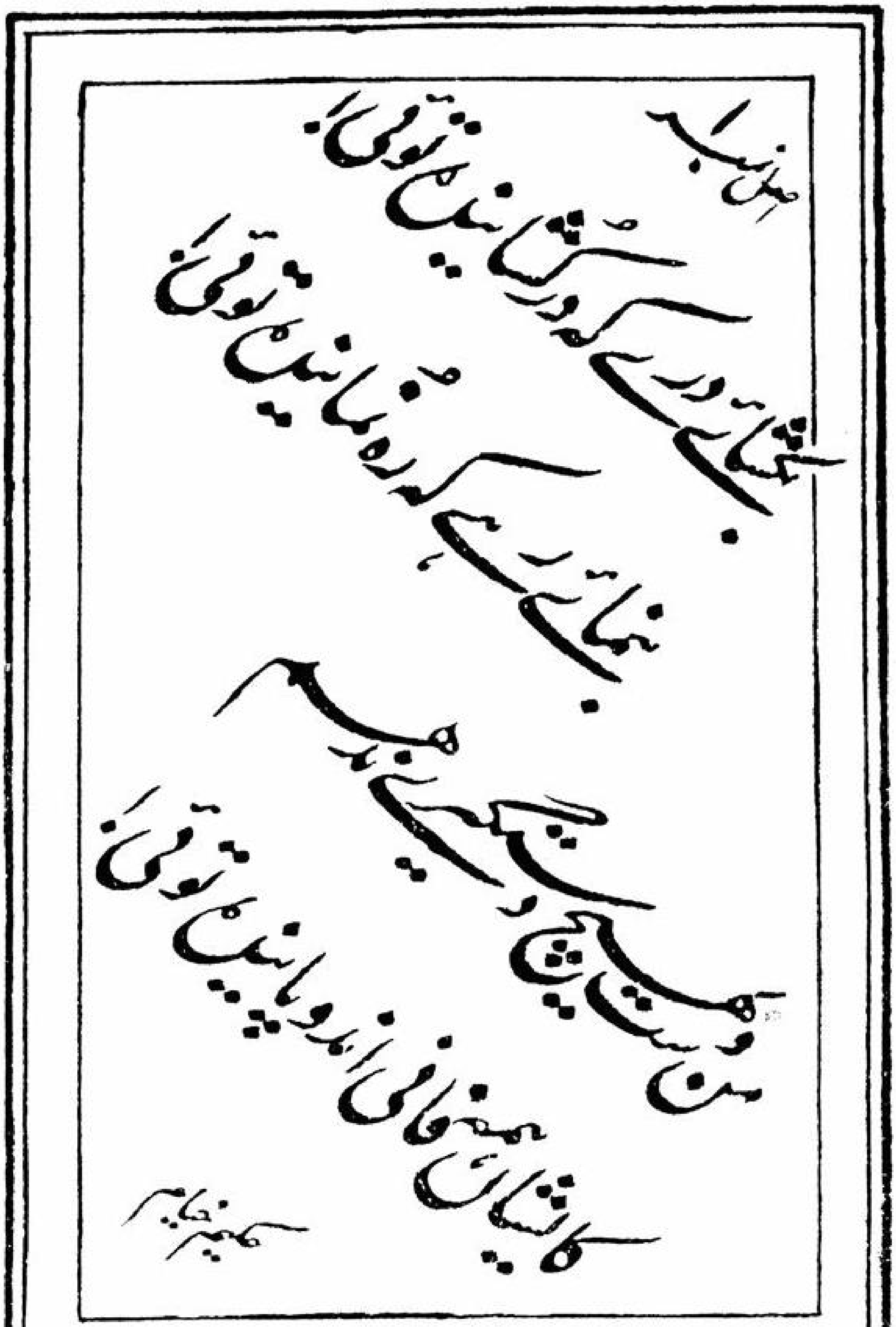
ترجمہ منتخب رباعیات عمر خیام

نیشاپوری

(رباعی کا ترجمہ رباعی میں)

(کتبہ:- عبدالمجید خوشنویس لوہاری منڈی لاہور)

(رفاہ عام سٹیم پریس لاہور باہتمام بابو نور الحق)


حکیم خیام

بجناب سر

سر کھولے جو اُجالا ہے تیرا

در کھول کریں جب اُجالا ہے تیرا

رستہ سے کیں

سب سے بڑی بات تیری

پیشانی پہ لکھا ہے تیرا

سب خاک سے بیں سب سے والا ہے تیرا

افسر الشعراء

جل شانه

در دیدهٔ بینش منور نور از تو

در پای ضعیف پشه زور از تو

در ذات خداوندی ما

ذات تو منزه است از تو

وصف کنه منزه است دور از تو

کمینه خیام

نتیجہ

سے آنکھیں تیری آزاد

چھوٹی کی ذرا سی سے آنکھیں تیری آزاد

مجھ سے ضعیف ہا اور پیں تیری آزاد

سے لائق تیری داد

پیغ خداوندی سے نہیں سب تجھ سے داد

تجھ سے آباں ہیں

زمرۃ الشعراء

حسب الرسم

ساقی قدحی که هست عالم ظلمات

جز باده تو نیست جهان آب حیات

از جان و جهان برتر و در عالم هست

مقصود تویی و بر محمد صلوات

کتبه جامی

نتیجۂ طبع

اے ساقیا ساغرِ ابدیہ جہانِ ظلمات
جز جرعۂ پرنور کہاں آبِ حیات
یہ جانِ جہان و جہانِ اور جہاں کا سبب
مقصود تری سب ہے مسیح صلوات

افسر الشعراء



آئی یہ ندا صبح کو میخانے سے

اے رندِ شرابخوار دیوانے سے (۱)

اٹھ جلد بھریں شراب سے ساغرِ عمر

ہستی چھلکے پیمانے سے

افسر الشعراء

(۱) سے بمعنی مانند۔

اینهم به

تا فکن که امید و دیر تشویش

بر دوستی این دل منه ازبن جان

بیگاه که خواهی که نشینی از پای

سر را طلب دست که بالا بینی

حکیم خیام

نتیجۂ نسیم

[illegible] تیرے پاس [illegible]

دل [illegible] للہ [illegible]

جب [illegible] یہاں [illegible]

[illegible] مرا [illegible]

زبدۃ الشعراء

لہ مر یعنی دفع ہو۔ اس خاکدانِ عالم سے نکل جا۔

[illegible]

ما را گویند دوزخی باشند مستان
قولیست خلاف دل در آن نتوان بست
چون عاشق مست دوزخی خواهد بود
فردا بینی بهشت همچون کف دست

حکیم خیام

ضمیمہ باب ۶

سب کہتے ہیں مجھ کو دو رخی ہے مستان

دل کو نہیں لگتی بات ہے تہمتان[۱]

جب عاشق مست دو رخی سب بھئے

سکھ دیتا جب کبھی صاف[۲] میدان

از مسند الشعراء

۱ یعنی الزام ۔ ۲ صاف ۔ صفاچٹ ۔

هو الحبیب

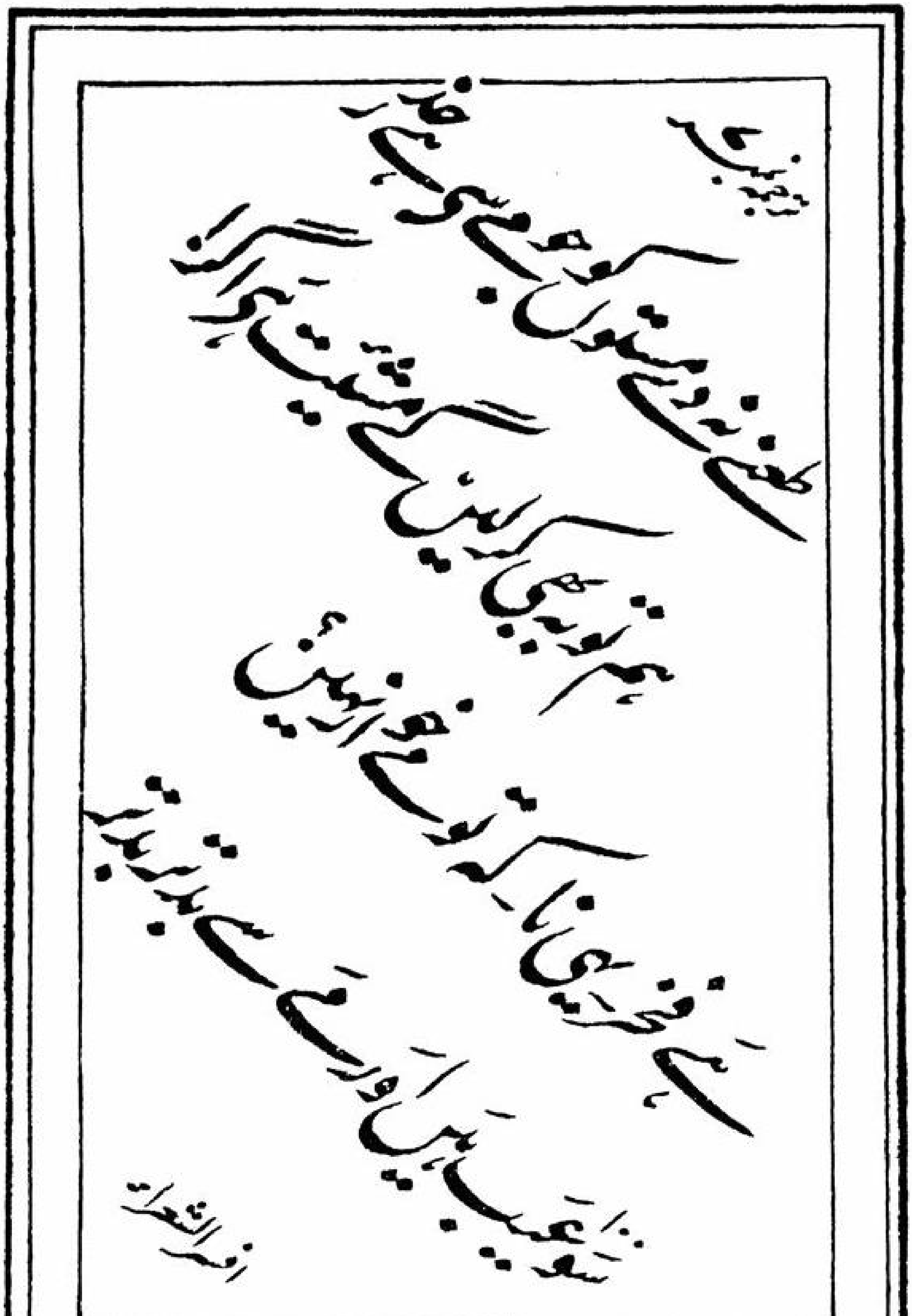
گر می نخوری طعنه مزن مستان را

گر دست دهد توبه کنم یزدان را

تو غره بدان مشو که من می نخورم

صد کار کنی که می غلام است آن را

حکیم خیام



ایضاً منه

گر باده خوری تو با خردمندان خور
یا با صنمی ساده رخ خندان خور
بسیار مخور ورد مکن فاش مساز
اندک خور و گه گاه خور و پنهان خور

حکیم خیام

بیٹھ ناصحا جب ہو تپش

کس سے پیچ مشتعل ہے آہ کھینچ تپش

یا پائی صورت سیکھی نہیں

علامت نہ لگا فانش تپش ہی

کسی ستانہ بیوٹ سے آ کر جاتا تپش

چھوڑی سی سبھی جھکا کے

افسر الشعراء

[illegible] عاشقان

[illegible] نوبهار آورد

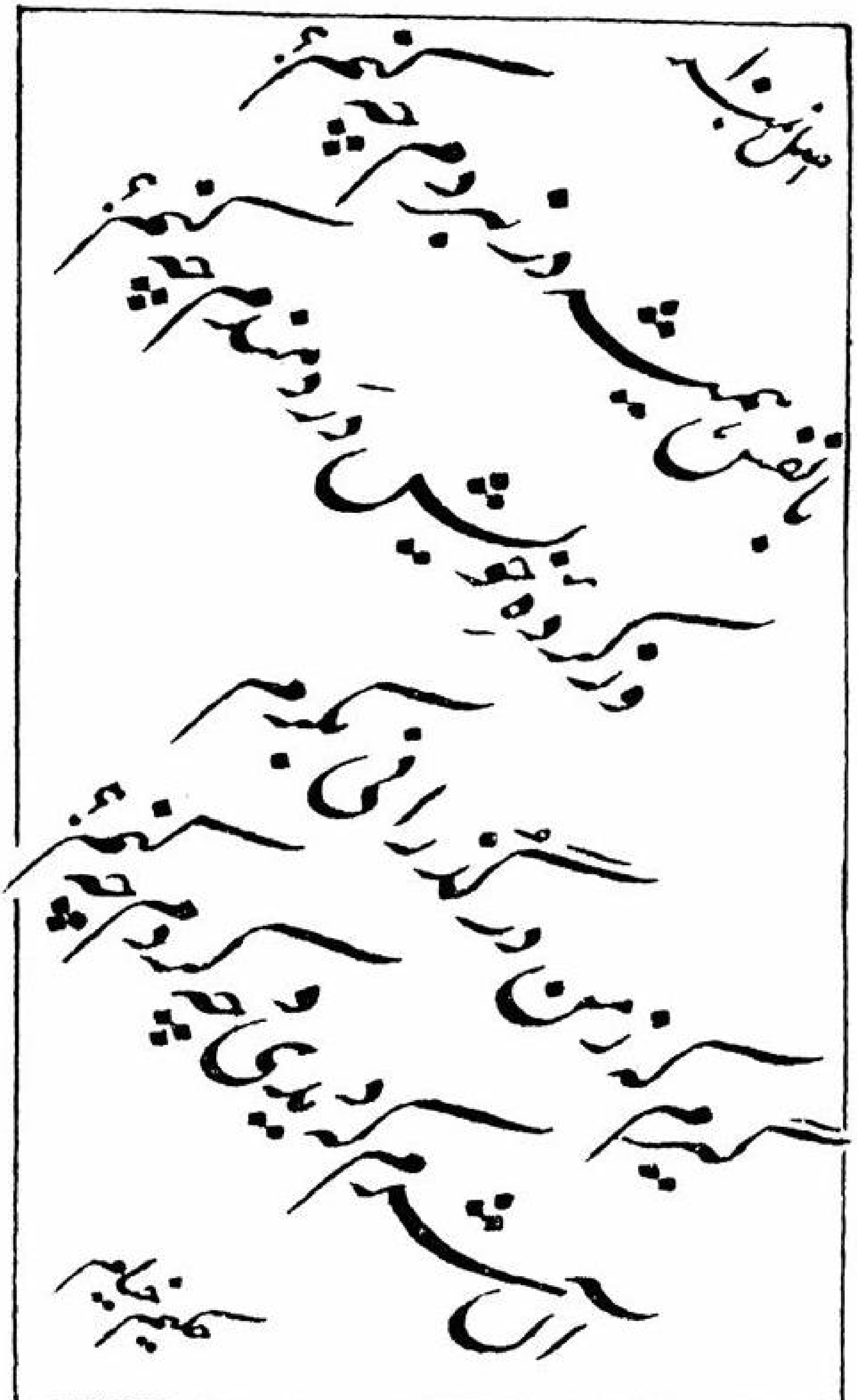
[illegible] عندلیب و صوت [illegible]

[illegible] می‌خوردن

[illegible] نشستن [illegible] سخن

[illegible]





بیخبر بن ... ستی کیا کروں

ہر بات میں ہے نفس ستی جھگڑا کیا کروں

ہے اپنے تن کا نخچیر صید کیا کروں

ہے ... سے مرن

نا نا کہ تو تخت و نگار سے کیا کرنا

جب بس نے کیا وہ تو نے دکھا دیا

رقم ...

بمعنی لڑائی - سے مرن یعنی ندامت - شرم

ای دل بسا ستمکشی جابجا

بت گفته به پیش سیه پیش سا جابجا

دانی ز چه روی ... است

با جمال خود تجلی کرد و داد

پیشتر ... تماشاها

حجت ...

... خادم

پیچیدہ بیت ۱۱

بت سے کہا یہ تمیز کی عالم نے

کیوں کر تیرا ابھی سے مجھ کو

واقف ہی کا ازدہ

کس نے طوطی کی شمع

کس ایشی تیغ سے

اک نفس کھینچا ہے

از شعراء

مثل نمبر ۱۳

بہ چنین [illegible] من و عیب [illegible] نیست ما را

[illegible] و بالا [illegible] ست ما را

[illegible] در طرز خانہ [illegible]

[illegible] ست ما را

[illegible] [illegible]

سنجیدہ بہار

قدرت نے بھی حسن و ادا دکھلائی
رخ پھول سا، قد سرو سا، پیاری باتیں
بلبل نے کہا کہ لال کی سی تھی
پر پیچ کمال کا سنوارا گیسو بھی
نقاش نے پیچ و خم

زبدۃ الشعراء

صلی علیه

تا اوج حمل

از فیض خاک آستان اول

از جبهه بیشک سرود اول

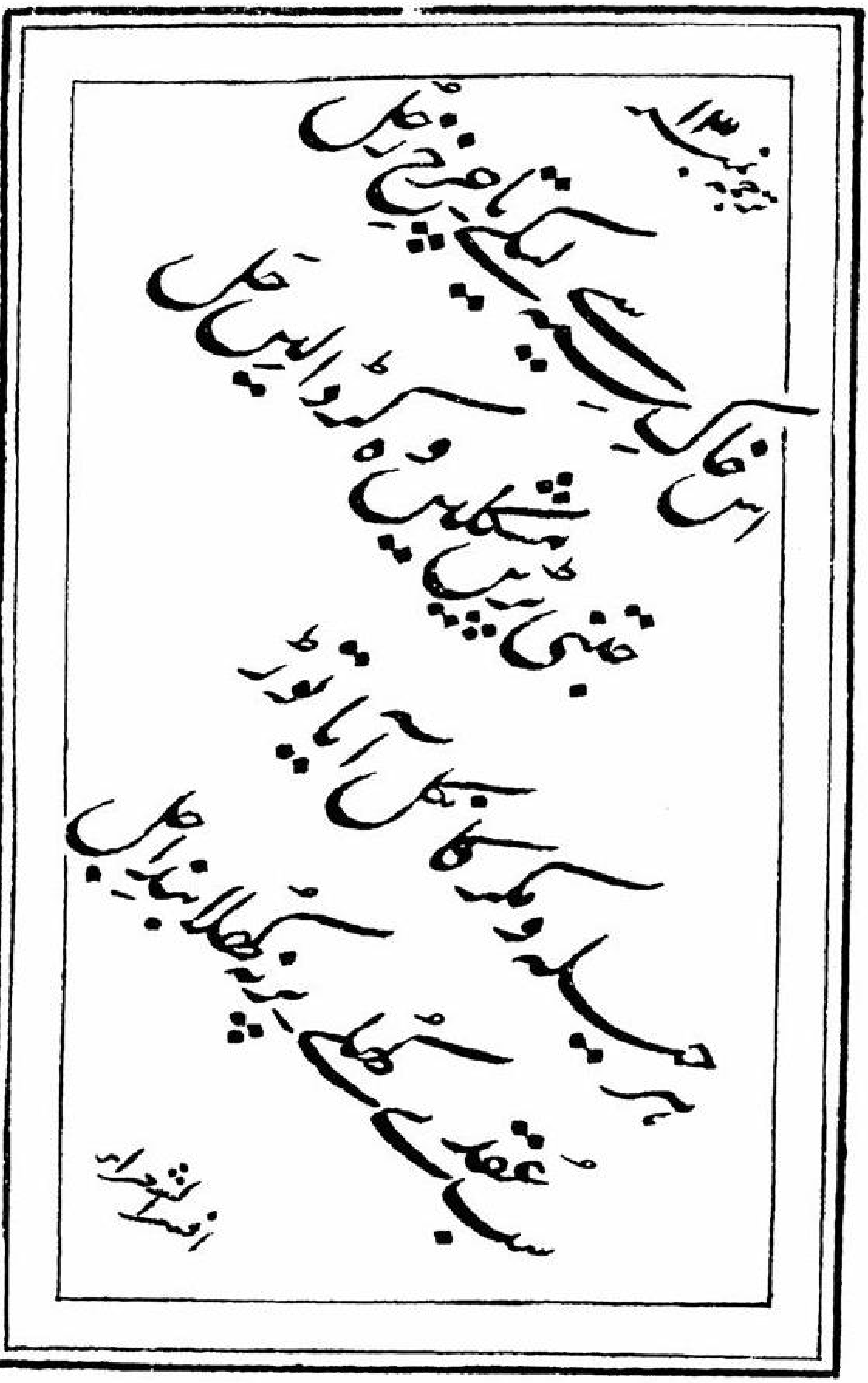
کرده

حسن تیز جنبش جنبش

بیدل

جنت تاده

[illegible]



ضرب مثل ۱۲۱

جانان این دو روزه ...

تا آخر کار

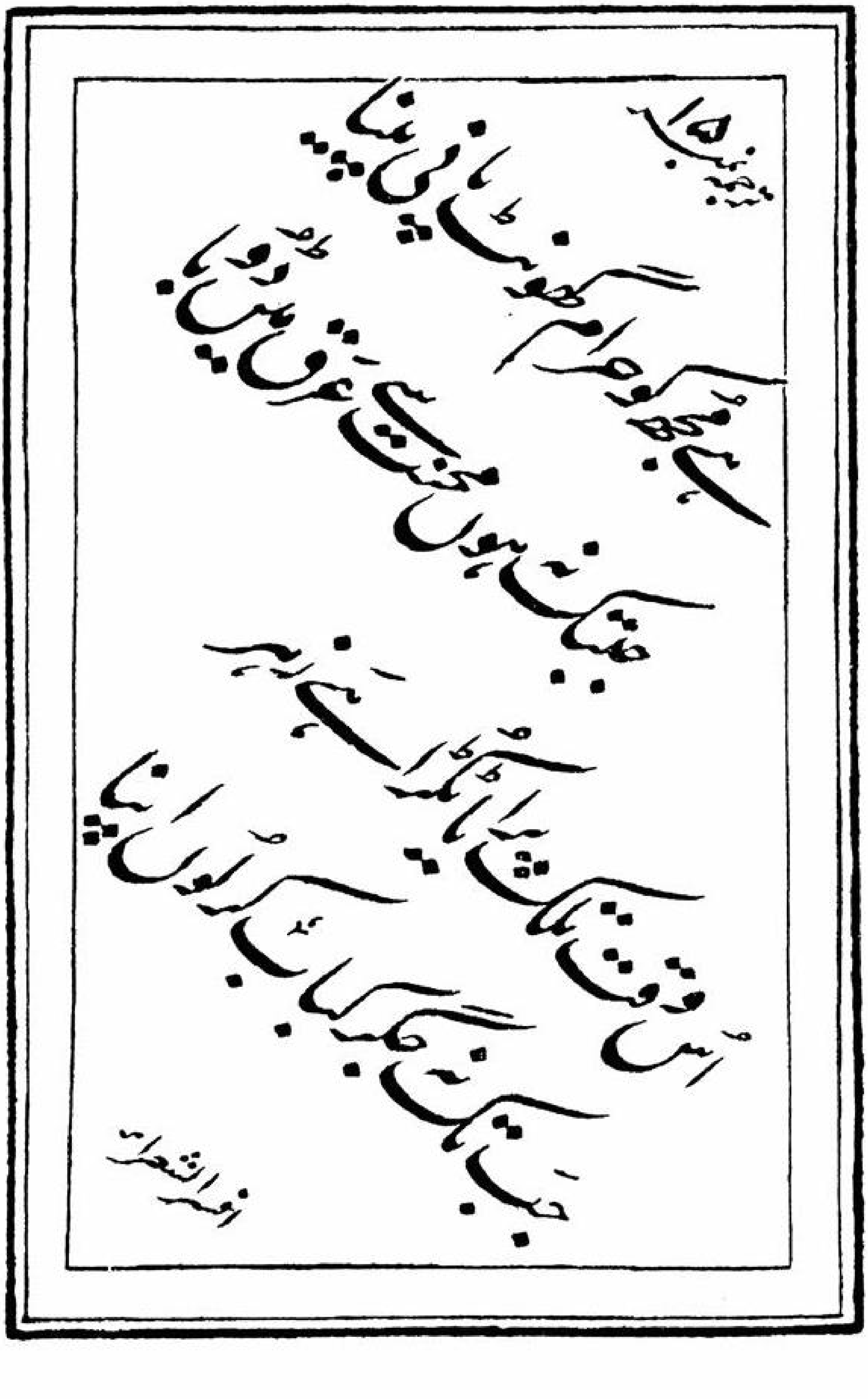
پنجاب

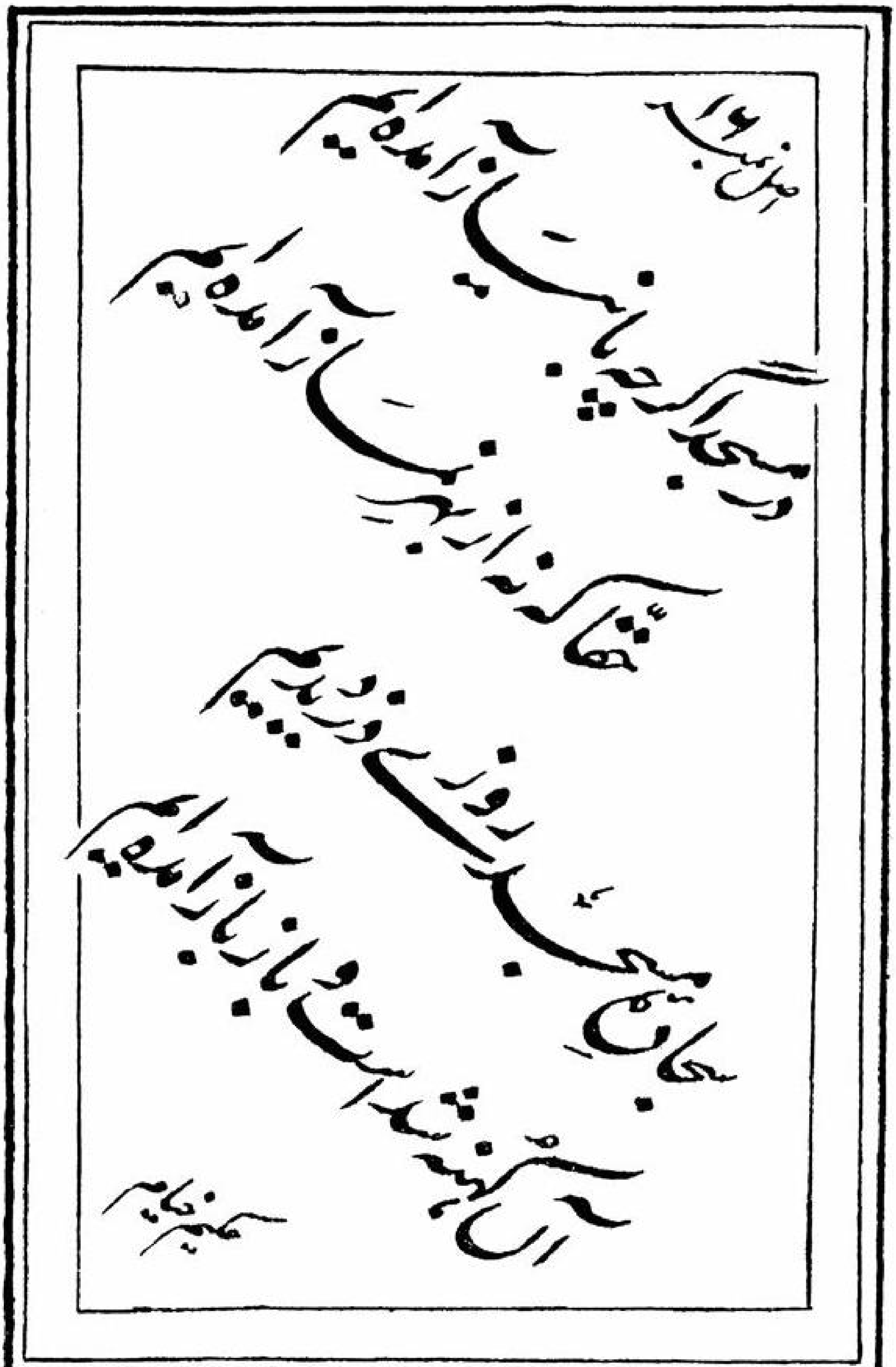
پیکار کی صورت میں ہیں ایمان و یقیں
سمجھے دونوں میں ہیں ہیں

اک نقطے پہ ہیں صحیح آئینہ دونوں
جانِ ملک

افسر الشعراء







شنبہ ۱۶ ستمبر

آج ہوئی

مجھ میں خلوص کی کمی نہیں ہوئی حاشا

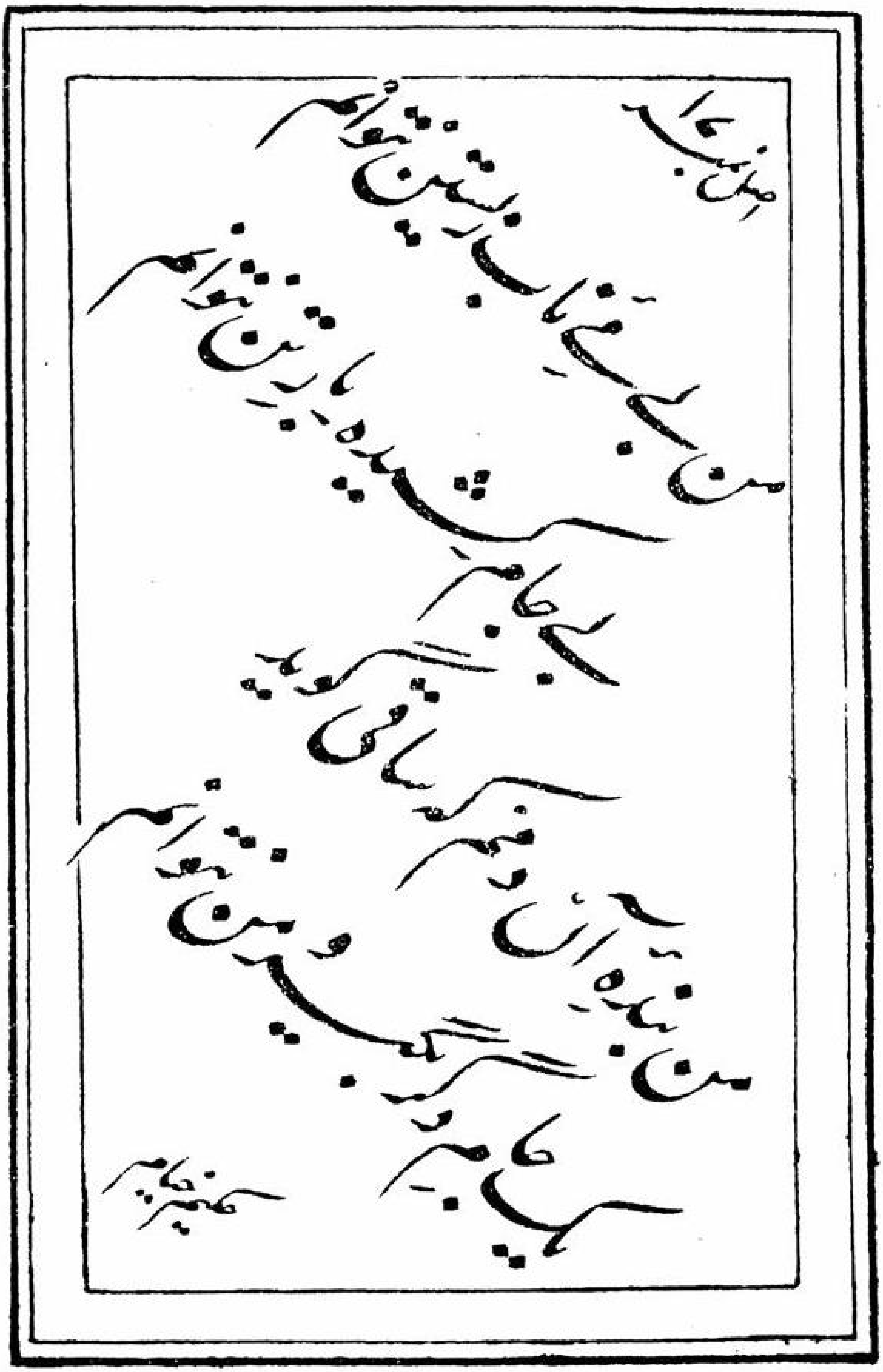
سے قصہ ان سے نہیں

سچ پوچھا آج کا تھا

سنا وہ بیان سے نہیں آیا

وہ کیسے کیا اور ہوں لیا

[illegible]



ہر چند ہاں

یاد و ناب نیں لیتا ہم

اٹھا نہیں جب تن بدن کا پانی

ساقی کا آس کے صدقے جان

آواز کی آگیا

مصحفی نہ پھوڑ

زبدۃ الشعرا

غزل نمبر ۱۸

من از رمضان روزه کمی خوردم
تا کعبه نه زین بیش نمی خوردم
تا شب بود
از جنت روزه روز زمین پیش هر
از گر سری می خوردم
پیدا پیشه آلودم

حکیم خیام

نمبر ۱۸

رمضان میں [illegible] غفلت جہاں کی

[illegible] سمجھنا [illegible]

تکلیف سے روزے کی [illegible]

[illegible]

افسر الشعرا

[illegible] ۱۹

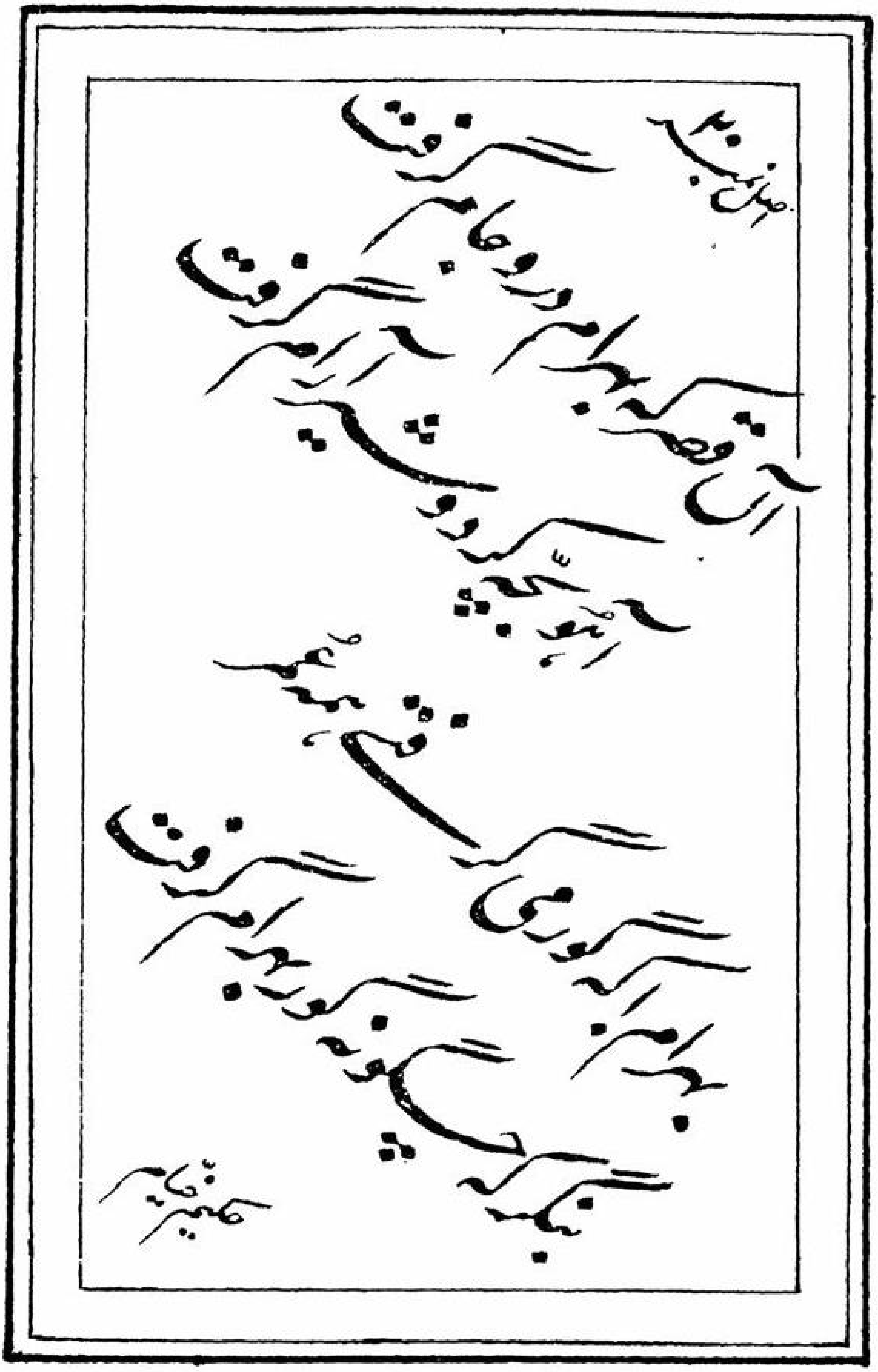
[illegible]

حکیم خیام

نیند سے خواب گریباں پیچ و تاب
لطف کی امید سے دو بارہ پیچ و تاب
کیا ہے ان کے ناز کی ہو دو بارہ پیچ و تاب
طرز جفا سے کیا ہے پیچ و تاب

لطف ادا دوراں ہے کیا ہو پیچ و تاب
بیان کے ہیں ہو پیچ و تاب

افسر الشعراء



نمبر ۴

اے آسمان کی

جب قصر بریں امر سے سر کا باب

اے شیخ کا منصب ہے دو چنداں

یہ امر ہوا تھا کہ اس سر کا ہاتھ

لیکن یہ ہمارا کیا

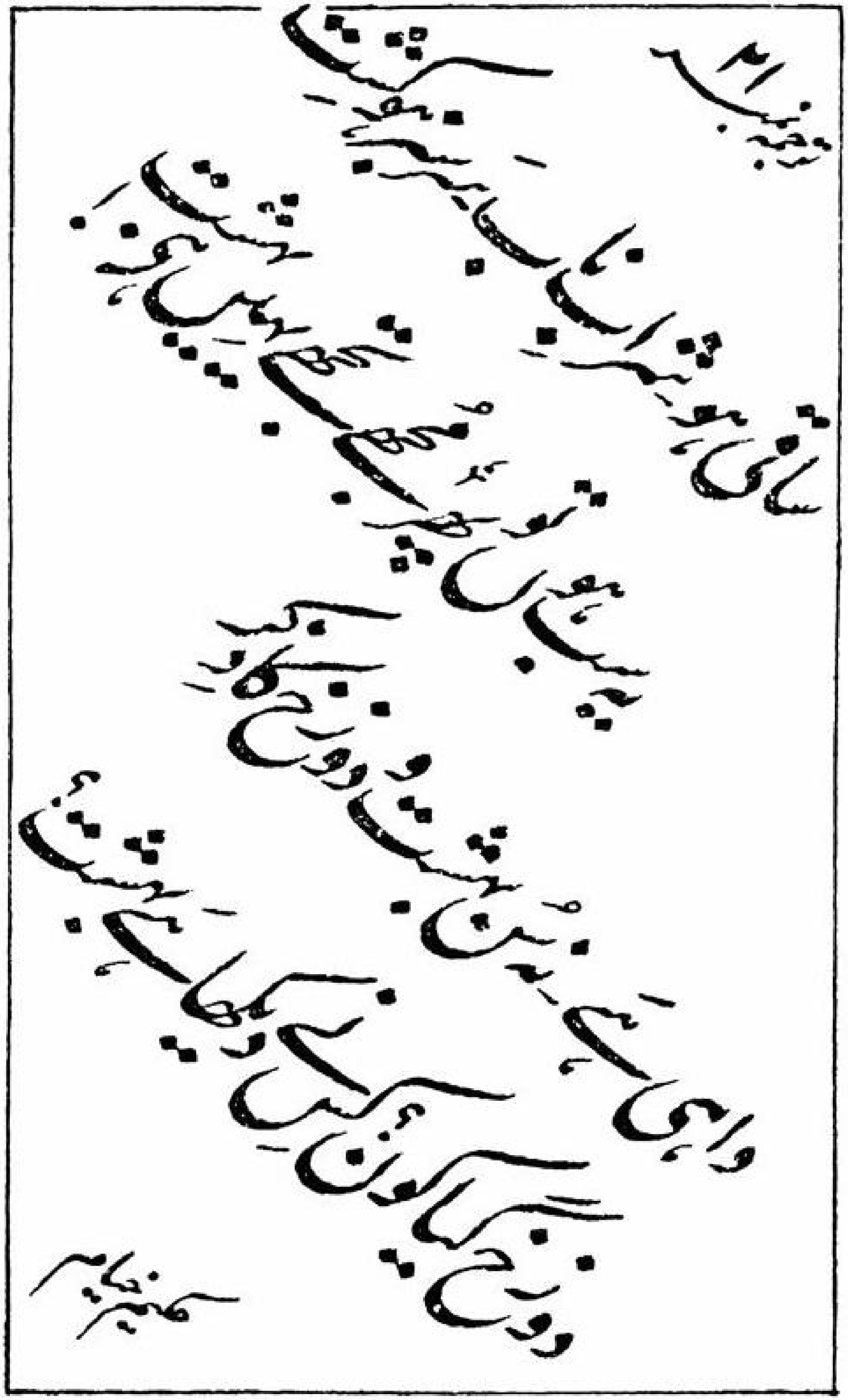
اے شیخ کے آسمان سے گور

ذوق الشعراء

غزل نمبر ۳۱

جامی و بتی و ساقیی بر لب کشت
این جمله مرا نقد و ترا نسیه بهشت
مشنو سخن از بهشت و دوزخ از کس
که رفت به دوزخ و که آمد ز بهشت

حکیمه خانم


نمبر ۳۱
عمر خیام

اوزان ۳۲

چون نیست ز هرچه هست جز باد بدست
چون نیست ز هرچه هست نقصان و شکست
پندار که هرچه هست در عالم نیست
انگار که هرچه نیست در عالم هست

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۲۲

جز نیستی ہستی عالم کو ثبات
نقصان ہے جسے زوال آئے دنیا میں نہیں
پہچان ہے کہ دیکھتے ہیں وہ ہے
پہچان ہے جب دیکھ نہیں سکتا وہ ہے

رئیس الشعراء

۵ یعنی ہستی باری تعالیٰ شانہٗ یقینی ہے۔

غزل نمبر ۳۳

در هر دشتی که لاله زاری بوده است
آن لاله ز خون شهریاری بوده است
هر شاخ بنفشه کز زمین می روید
خالیست که بر رخ نگاری بوده است

حکیم خیام

نمبر ۳۳

صحرا میں جہاں لالۂ رنگیں ہے کھلا
سلطان کا خون ہے کسی قیصر کا
جو پتی بنفشہ کی زمیں سے پھوٹی
تل ہے کسی نازنیں کے رخسار سے ٹپکا

افسر الشعراء

رباعی نمبر ۲۴۳

امروز ترا دسترس فردا نیست
واندیشهٔ فردات بجز سودا نیست
ضایع مکن این دم ار دلت شیدا نیست
کین باقی عمر را بها پیدا نیست

حکیم خیام

تختی نمبر ۳۲

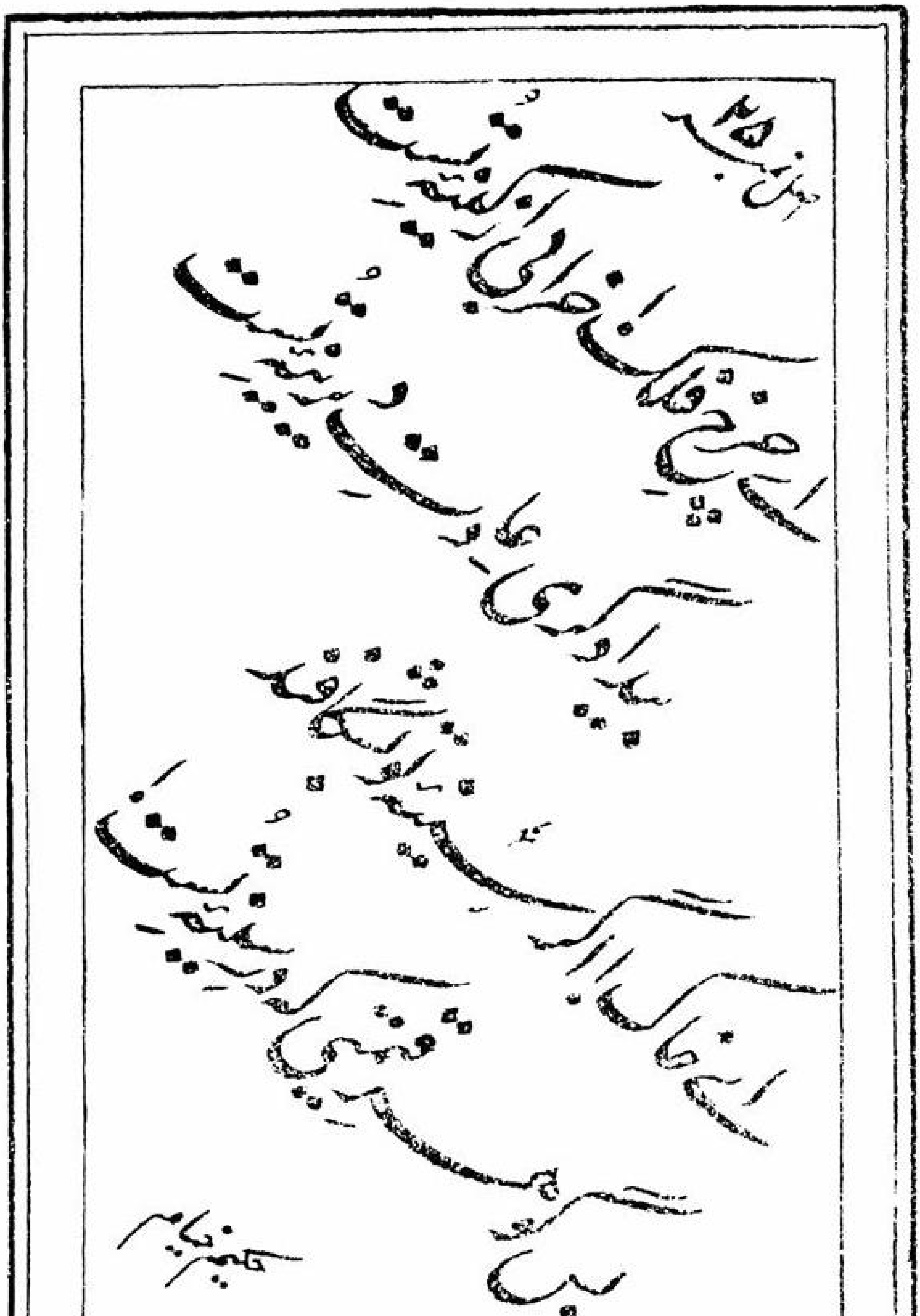
اوّل تو شمع آرزو میں ہے سرکشی کی

دیوانہ پن نہ جانے

بس نعمتِ دل ہے زمین اوس کی

عیب جو نہ بنے

از ذوق الشعرا





غزل نمبر ۴۳

به که غم ملازم دل شود

با قضیه کار خویش بیش مشکل شود

حال دل دیگران باید بیش

ناخوشی‌تر حاصل شود

حمیده خانم

تختی نمبر ۳۴

جب وقت تیغ غمزۂ صنم خلش دل پہ تھا

جب بیکسی کے سر پہ مشکل پہ تھا

صبر اپنی پیش یاس میں

اس وقت بیکسی زبس کہ سر اپنا حال پہ تھا

ہو جشن شکستہ

افسر الشعراء

[illegible]

چشم مستان حق چه زیبا و چه خوش [illegible]

[illegible] و زنخ چه خوش [illegible]

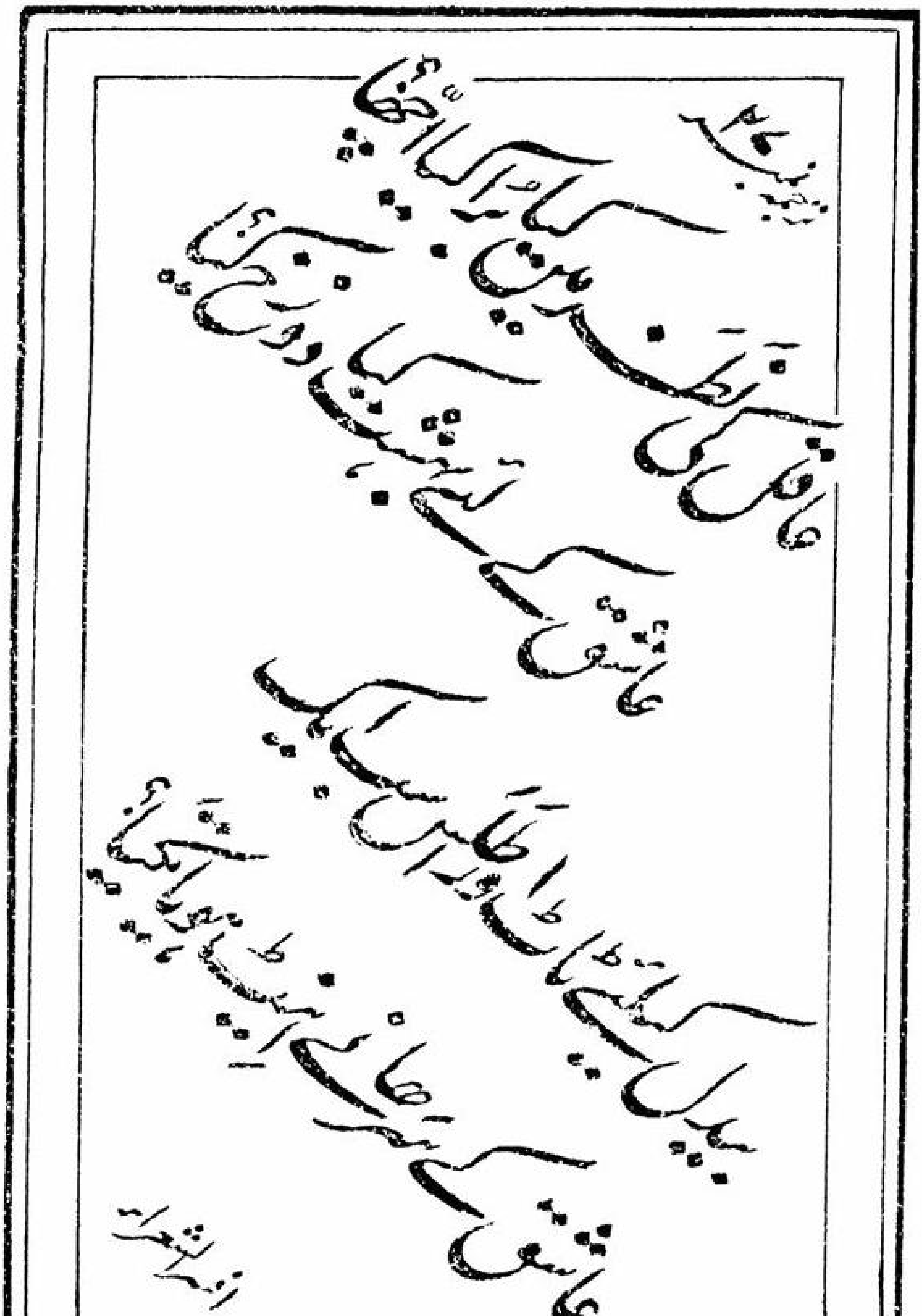
بنگر که عاشقان چه [illegible]

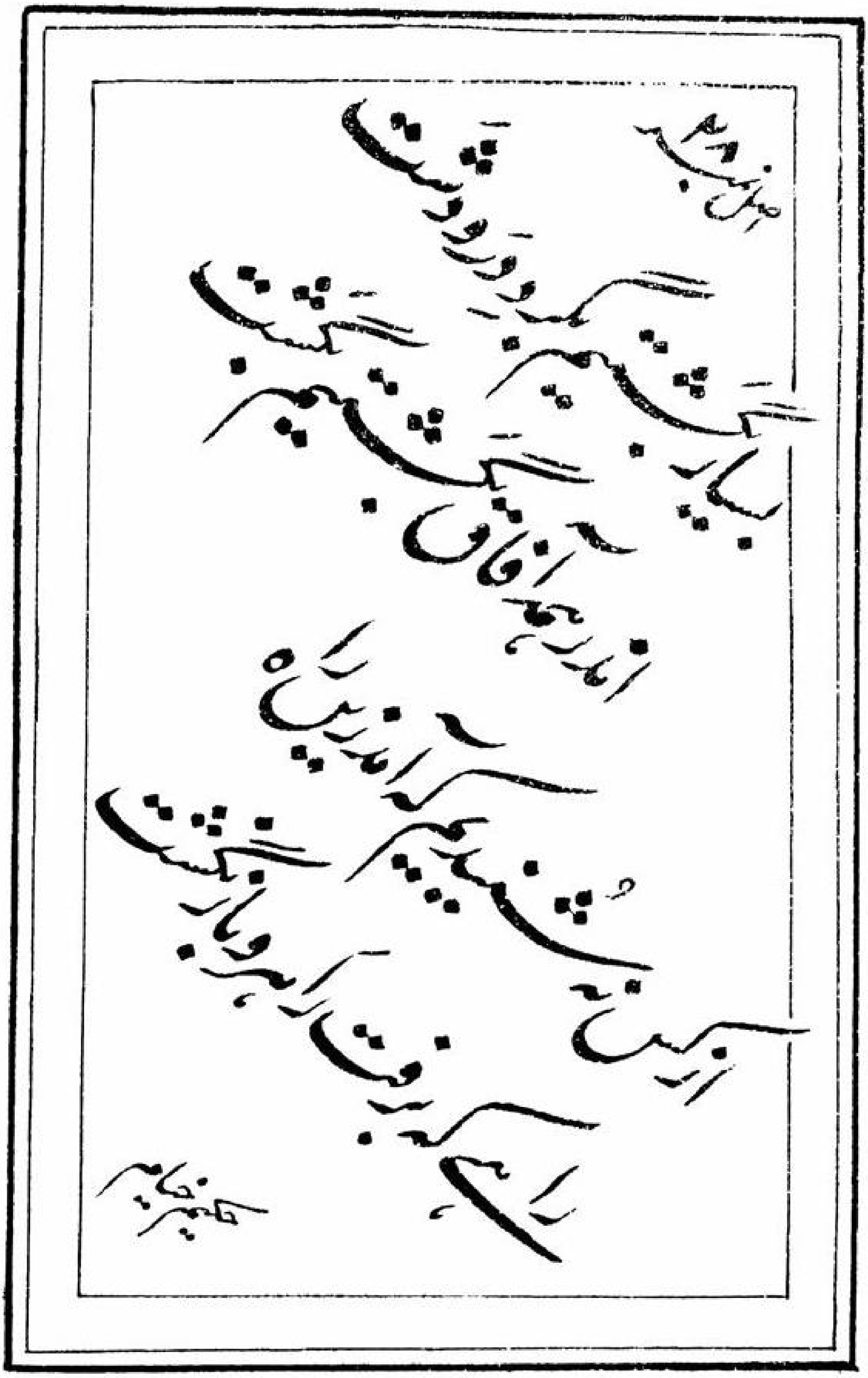
[illegible] چه [illegible]

[illegible] و چه [illegible]

بنگر که عاشقان چه [illegible]

[illegible]





نمبر ۲۸

جہاں [illegible] وسعت و وحشت [illegible]

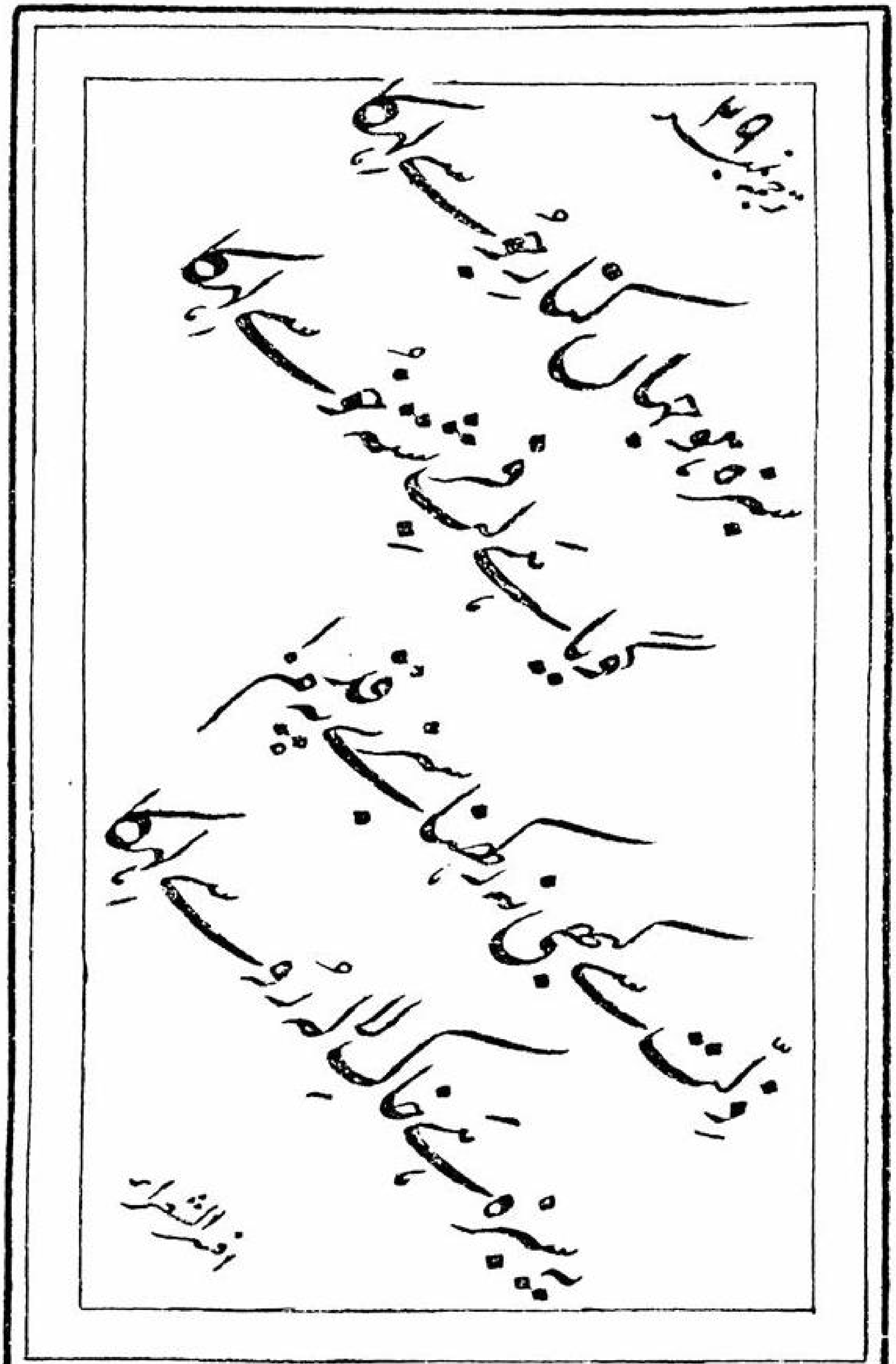
[illegible] زمین [illegible]

آفاق [illegible]

[illegible]

افسر الشعراء





صل نبیه

آن به که درین زمانه کم گیری دوست

با اهل زمانه صحبت از دور نکوست

آن کس که بجملگی ترا تکیه بدوست

چون چشم خرد باز کنی دشمن اوست

حکیم خیام

[illegible] دوستی کے طفیل

[illegible] شغل

[illegible]

دنیا میں [illegible]

[illegible] دوست

[illegible] وصل

[illegible]

افسر الشعراء

عز اسمه

روزی که شود اذا السماء انشقت
روزی که بود اذا النجوم انکدرت
وان دم من اندر عرصات
من دامن تو بگیرم
صنما بای ذنب قتلت

سعید

صاحب خیر اسم

نمبر ۱۳

جب فرزند آسمان حسن طالب کو

جب وقت کرم تنفس کی بیوتاں فروغ ضیا

جب آنکھ چھپی تب پیشانی قسمت کی

دامن ترا اٹھا کر کمر کا صحبت

صبح صبح قسمت

افسر الشعراء

چون مردن تو مردن یکبارگیست
یکبار بمیر این چه بیچارگیست
خونی و نجاستی و مشتی رگ و پوست
انگار نبود این چه غمخوارگیست

حکیم خیام

تختی نمبر ۳۳

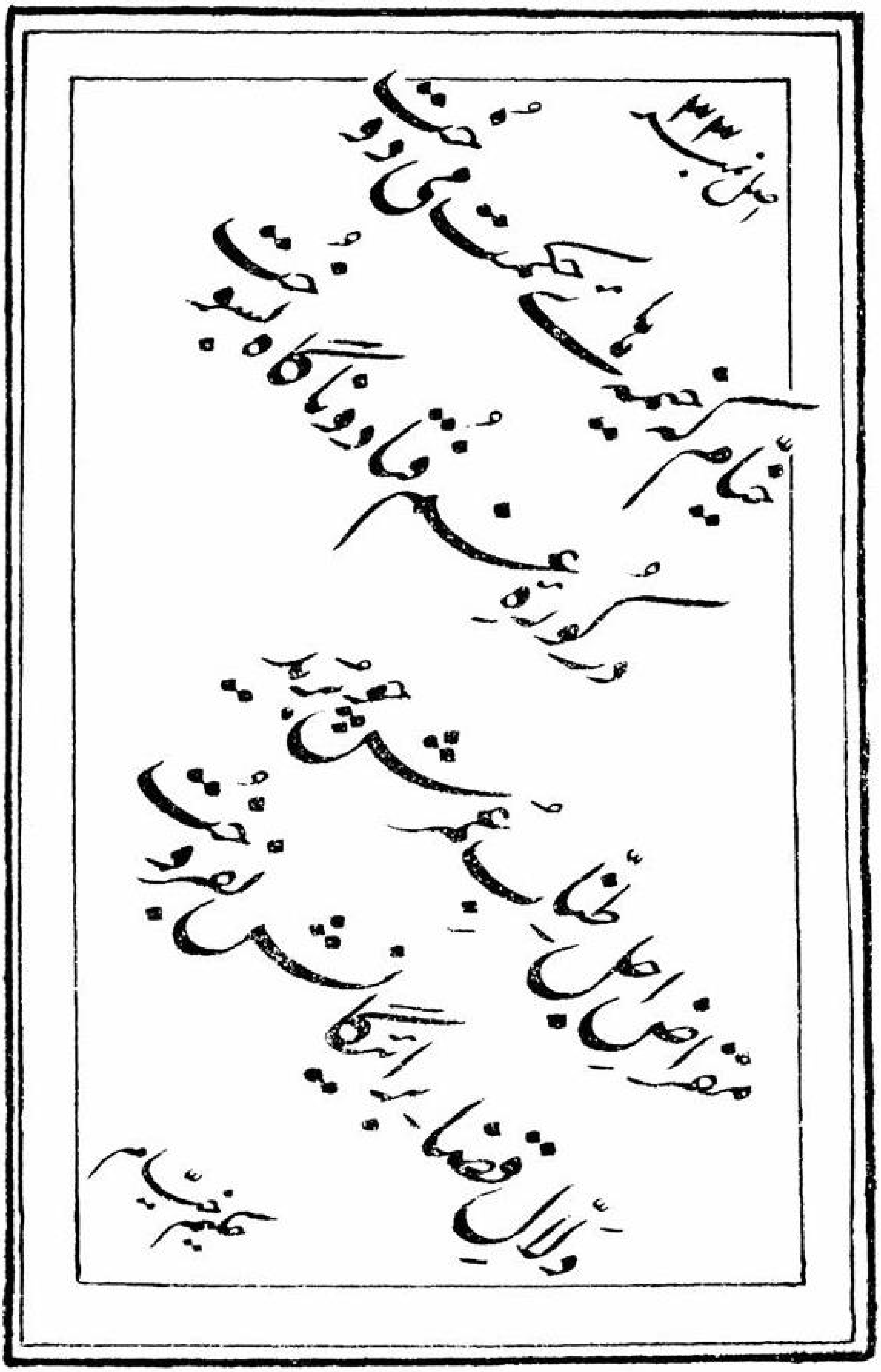
منازل اک بار ہے آئی یاری آئی

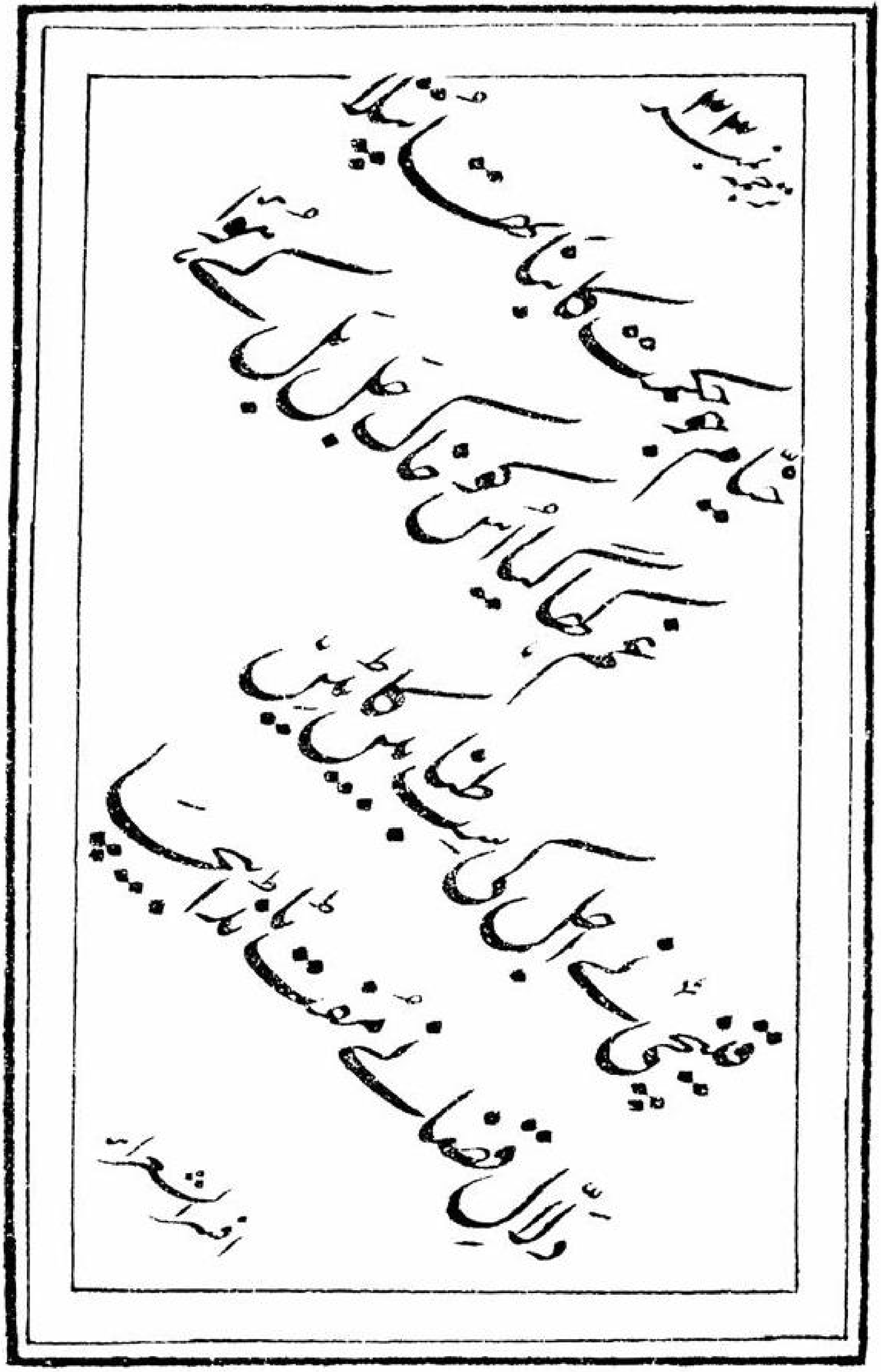
مہکتی کیسی مرادیں آئیں الہی

بہ خوش کی استادی عند گذاری

بہ شیریں مکاری

از افسر الشعراء





صل نمبر ۱۲۴

یک نقشه سراب جوده پای پشتی معنیست
هان تا ننهی او را آز دینه زوست
دنیا باشیم آن کیست
حیات پستی باشی زو اندر نیست

حکیم خیام

نمبر [illegible]

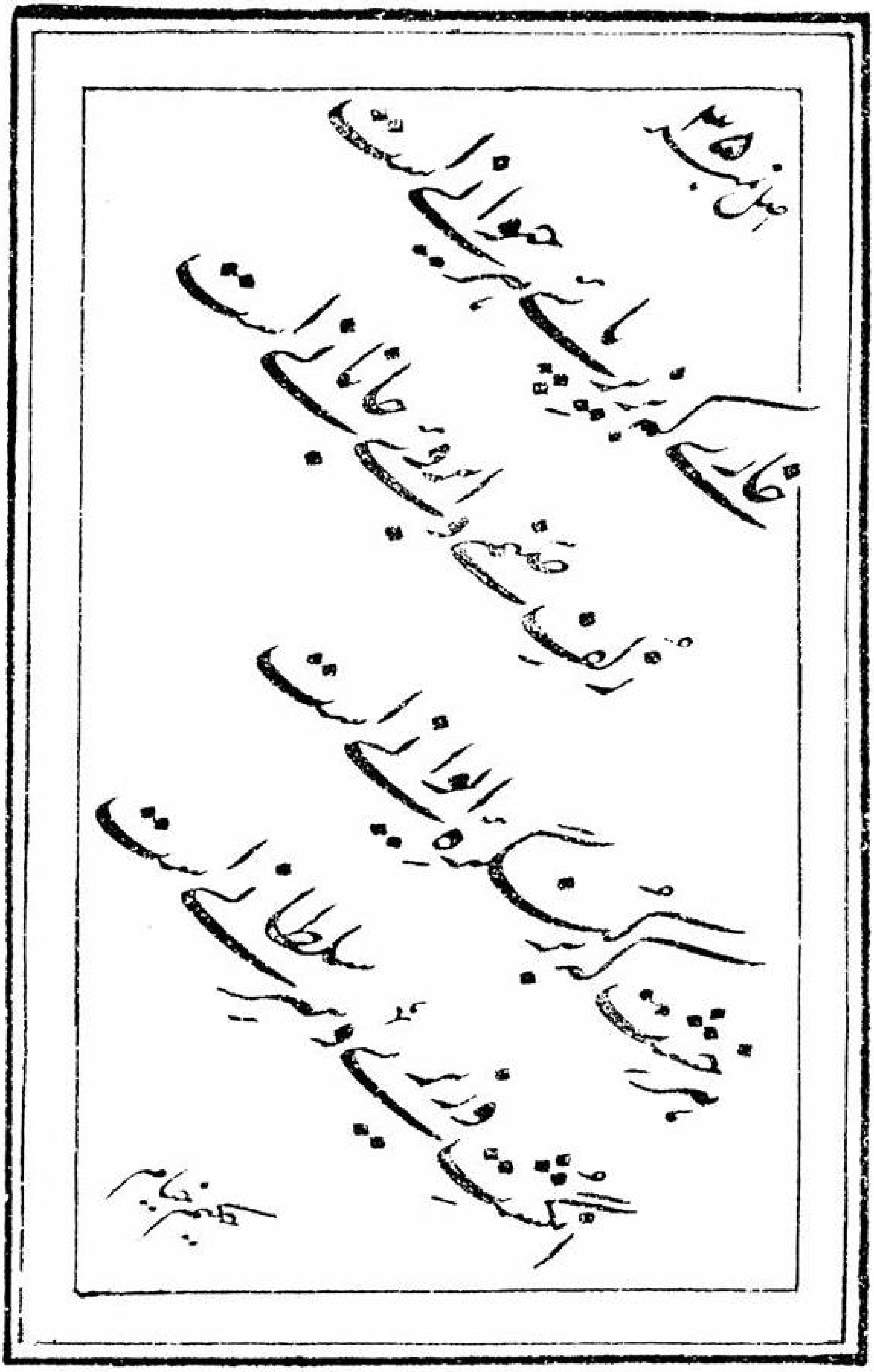
[illegible]

[illegible]

ہستی کے مت فریب میں آ جائیو اسدؔ

عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

[illegible]



[illegible]

صفحه ۳۴

دل سرّ حیات اگر کماهی دانست
در مرگ هم اسرار الهی دانست
امروز که با خودی ندانستی هیچ
فردا که ز خود روی چه خواهی دانست

حکیم خیام

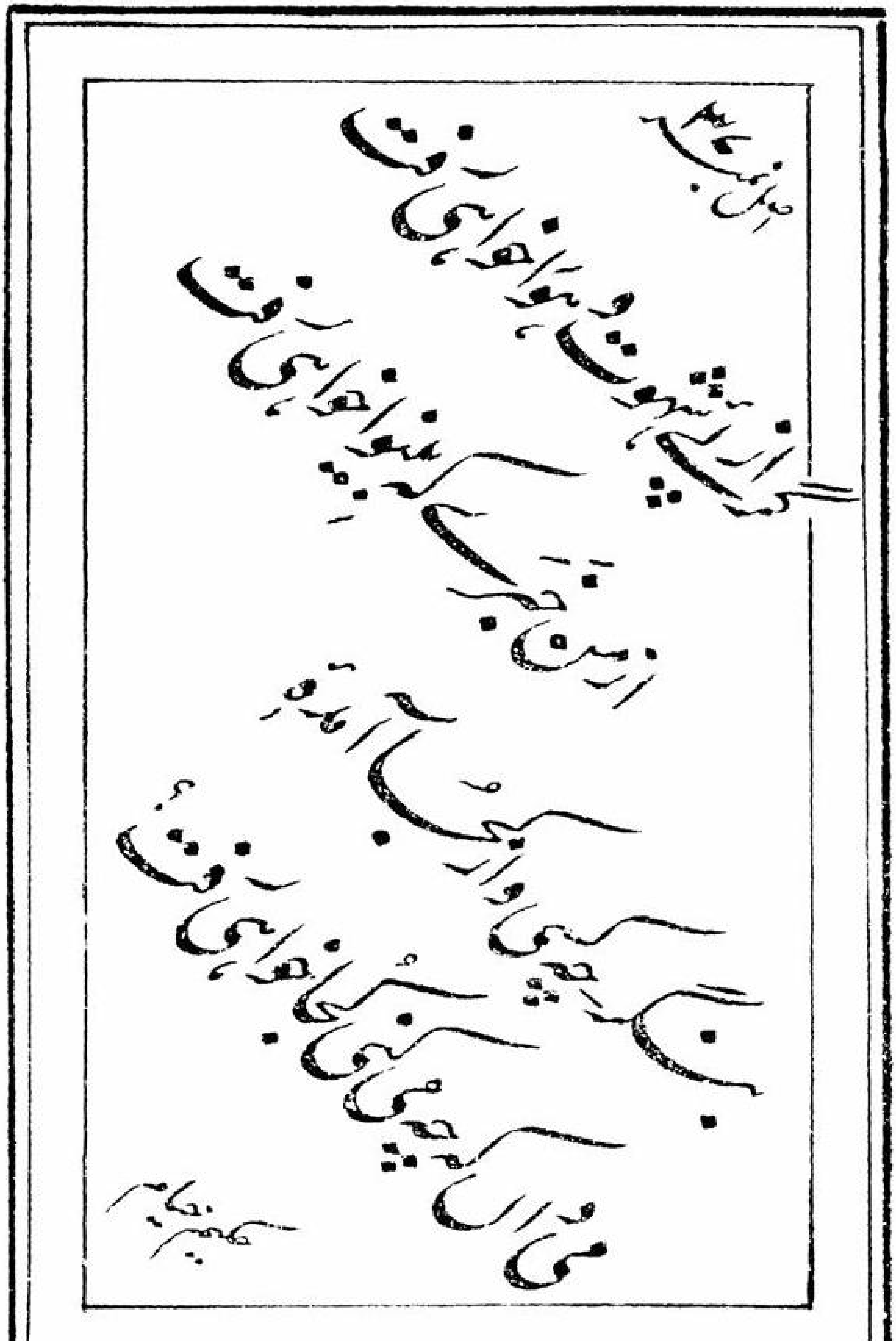
نمبر ۶۴

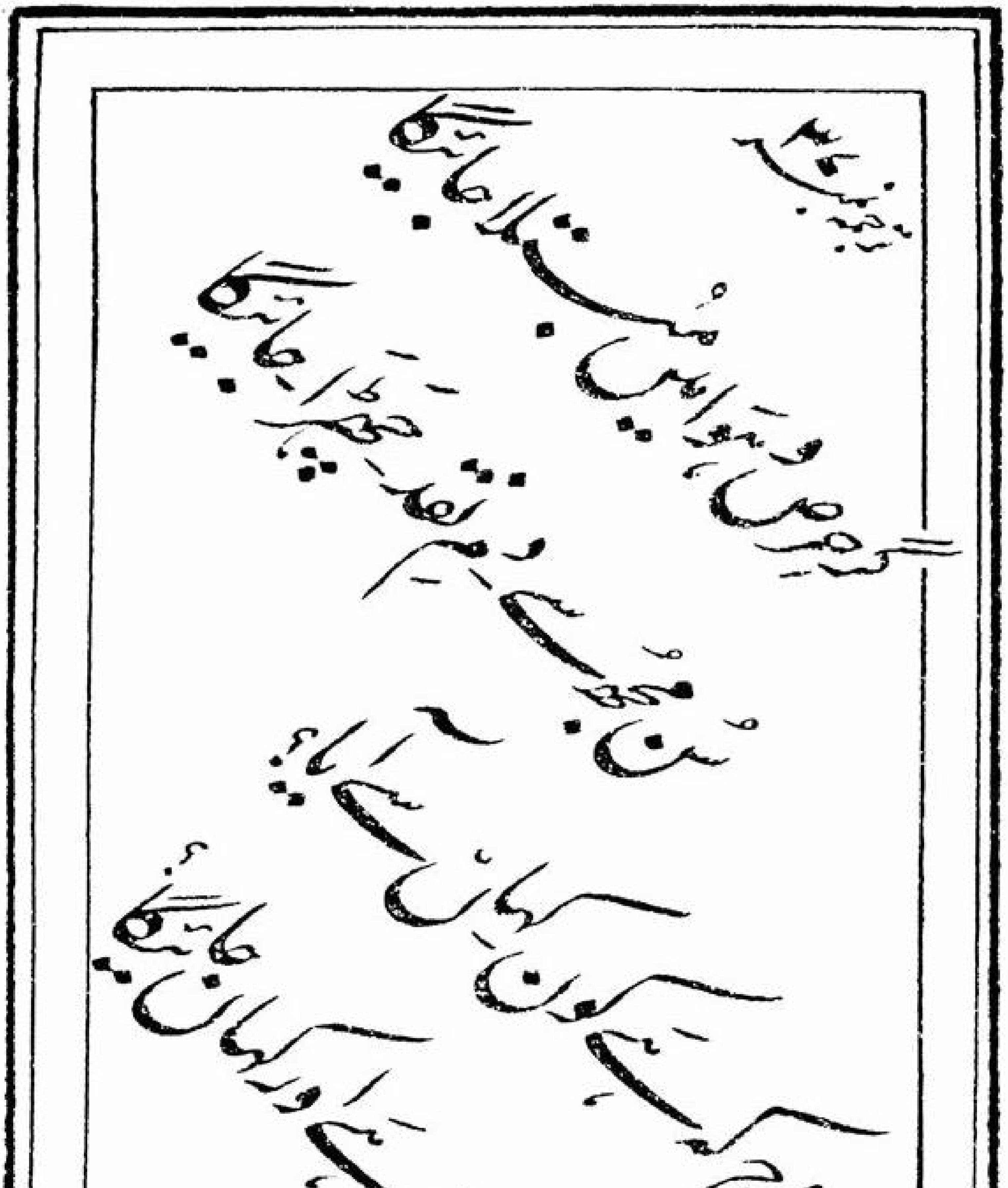
دل بستگی کی عمر سے بھی ہے واقفِ لِمّ(۱)
اور موت کو بھی بھید خدا کا سمجھا

آئے جو ہے ہوش میں اپنا بیہوش
سمجھے نہیں ہوش کو تو کیا جانے گا

افسرالشعراء

(۱) لِم ۔ بمعنی کُنہ ۔ غرض و غایت ۔





از صفحه ۳۸

نیکی و بدی که در نهاد بشر است
شادی و غمی که در قضا و قدر است
با چرخ مکن حواله کاندر ره عقل
چرخ از تو هزار بار بیچاره‌تر است

عمر خیام

تختی نمبر ۳۸

نیکی و بدی طینت انسان از خود

شادی و غمی قضا قدر کار شود

شمن عطن

از مرد صحیح کیا ے مجید

سے سنو در حجاب ادب

وہ خط

افسر الشعراء

مثل نمبر ۹۳

اگر نیست این تا طلب نیست

خاک از بهر پیش و پس طلب نیست

ز دوران عیش قابل

آن نبود

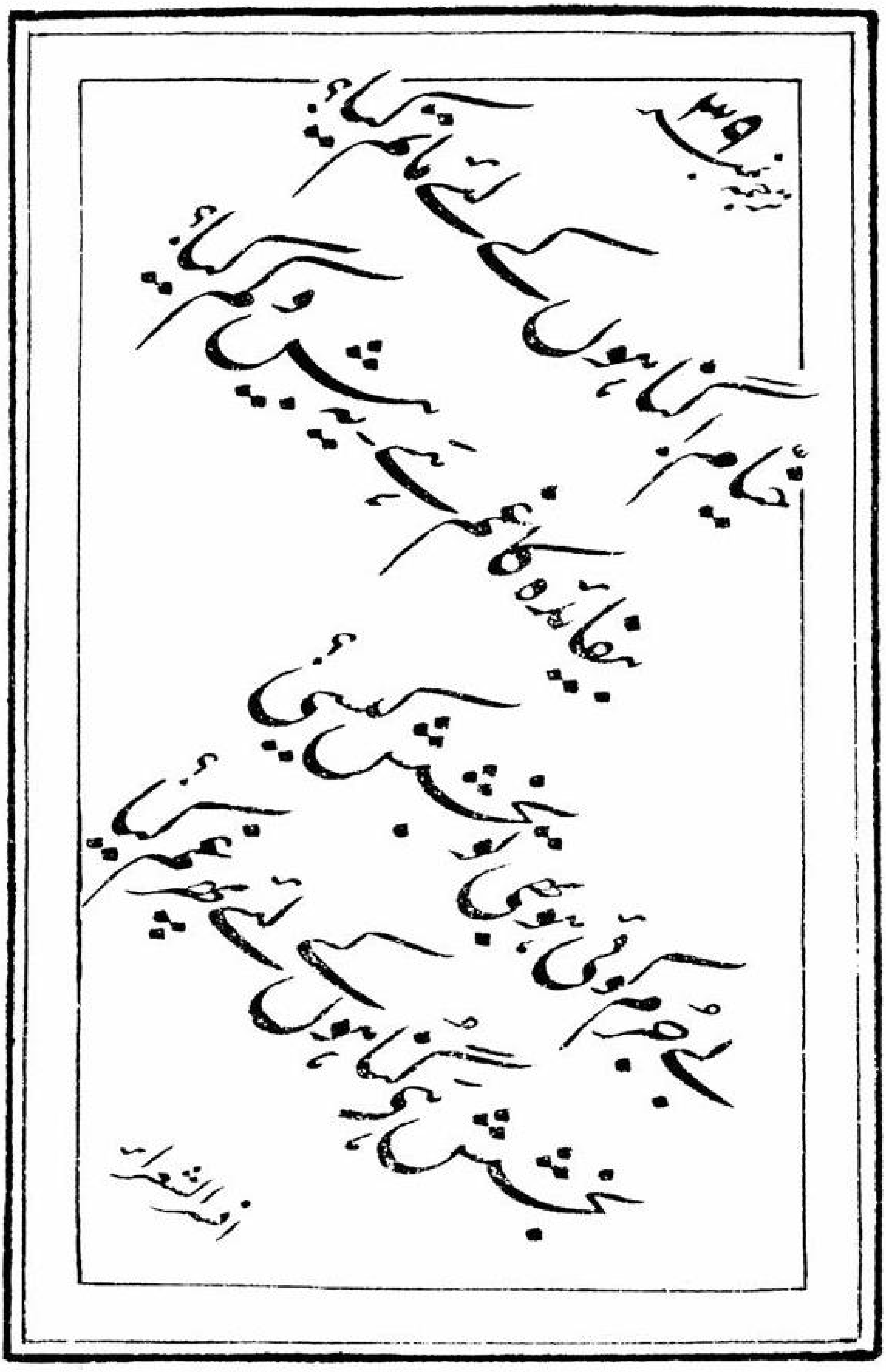
غم نیست

آن کس که غم طلب نیست

آن را که نیست

غم آن

کتبه خادم



[illegible]

هشدار که روزگار شورانگیز است
ایمن منشین که تیغ دوران تیز است
در کام تو گر زمانه لوزینه نهد
زنهار فرو مبر که زهرآمیز است

حکیم خیام

بند ہستی شعور آگہی

پیش از زمانہ ہستی دوراں

کہ بستہ تیغ زمانہ نشیں

طوطی گاہی نفس زمانہ

سر زرتشت گلہ

از سید الشعراء

رباعی نمبر ۱۳۲

چون آب به جویبار و چون باد به دشت
روزی دگر از عمر من و تو بگذشت
تا من باشم غم دو روز نخورم
روزی که نیامدست و روزی که گذشت

حکیم خیام

نمبر ۱۷۱

جب تئیں پانی آنکھی کی طرح شکل تھا
گیا اور بھی ان عمر اپنی گھٹی[۱]

آئے سر کو روز کی ندیدہ
جب سا نفتو وو روز کی دید ہے بیتی[۲]
جیون نہیں پایا ابھی بدران

از استاد الشعرا

۱ یعنی کم ہوگیا۔ ۲ یعنی گذر گیا۔

از متن ۲۴

گویند که دوزخی بود عاشق و مست
قولیست خلاف دل در آن نتوان بست
گر عاشق و معشوق به دوزخ باشند
فردا بینی بهشت همچون کف دست

حکیم خیام

نمبر ۴۴

جس دن سے کھلی آتشِ پنہاں ہوئی
باندھی ہیں تبھی سے مشکیں[1] مری
افسوس حساب اس کا بھی دینا ہوگا
جو عمر مری بے معشوق کٹی

افسر الشعراء

---

[1] مشکیں باندھنا ۔ دونوں ہاتھ کس دینا

مولانا جامی

از غمزه بهر دلی نمی باید تاخت
با هر کس و ناکسی نمی باید ساخت
[illegible] کعبتین [illegible]
از طاس سپهر [illegible] باید باخت
نقش [illegible]

کتبه [illegible] جامی

نتیجۂ طبع

بے عقل سے نسبت نہیں پیرِ مغاں کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رئیس الشعراء

اصل نمبر ۲۲

من هیچ ندانم که مرا آنکه سرشت
از اهل بهشت کرد یا دوزخ زشت
جامی و بتی و بربطی بر لب کشت
این هر سه مرا نقد و ترا نسیه بهشت

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۲۹

جب سے سیکھا ہے کیا وہ جانبازی

ہیں ایک ایک بیتیں سبھوں تا ایک نازی

معشوق

ریگا چمن زار شراب و معشوق

پیچھے ہو میرے لقا ہیں تیکھے سے آواز

افسر الشعرا

با دشمن و دوست نیکی نیکوست
با دشمن نیکی آتش عداوت است

با دوست چو نیکی کنی دوست‌تر شود
با دشمن نیکی کنی دوست شود

نمبر ۲۵

بد دشمن دوست سے بہتر ہے

جو کسی کی خطا تابی سب کا سکے

جب دشمن ٹھہرے

ہو دوست دشمنی کو دشمن

دشمن سے جو نیکی ہو تو دوستی بنا

افسر الشعرا

از نسخهٔ ۶۴

می خوردن من نه از برای طرب است
نه بهر فساد و ترک دین و ادب است
خواهم که به بیخودی برآرم نفسی
می خوردن و مستیم از این سبب است

حکیم خیام

پنجابی

پتا نہیں ہے عشق کی خاطر ماتاں
پیچ کے ادب سے بولی دی جھکا
ہے

اگر توں بہتوں دی یتی طاقتاں
نال ... یوں اس ہے کی ...

افسر الشعراء

از خیام

گویند کسان بهشت با حور خوش است
من میگویم که آب انگور خوش است
این نقد بگیر و دست از آن نسیه بدار
کاواز دهل شنیدن از دور خوش است

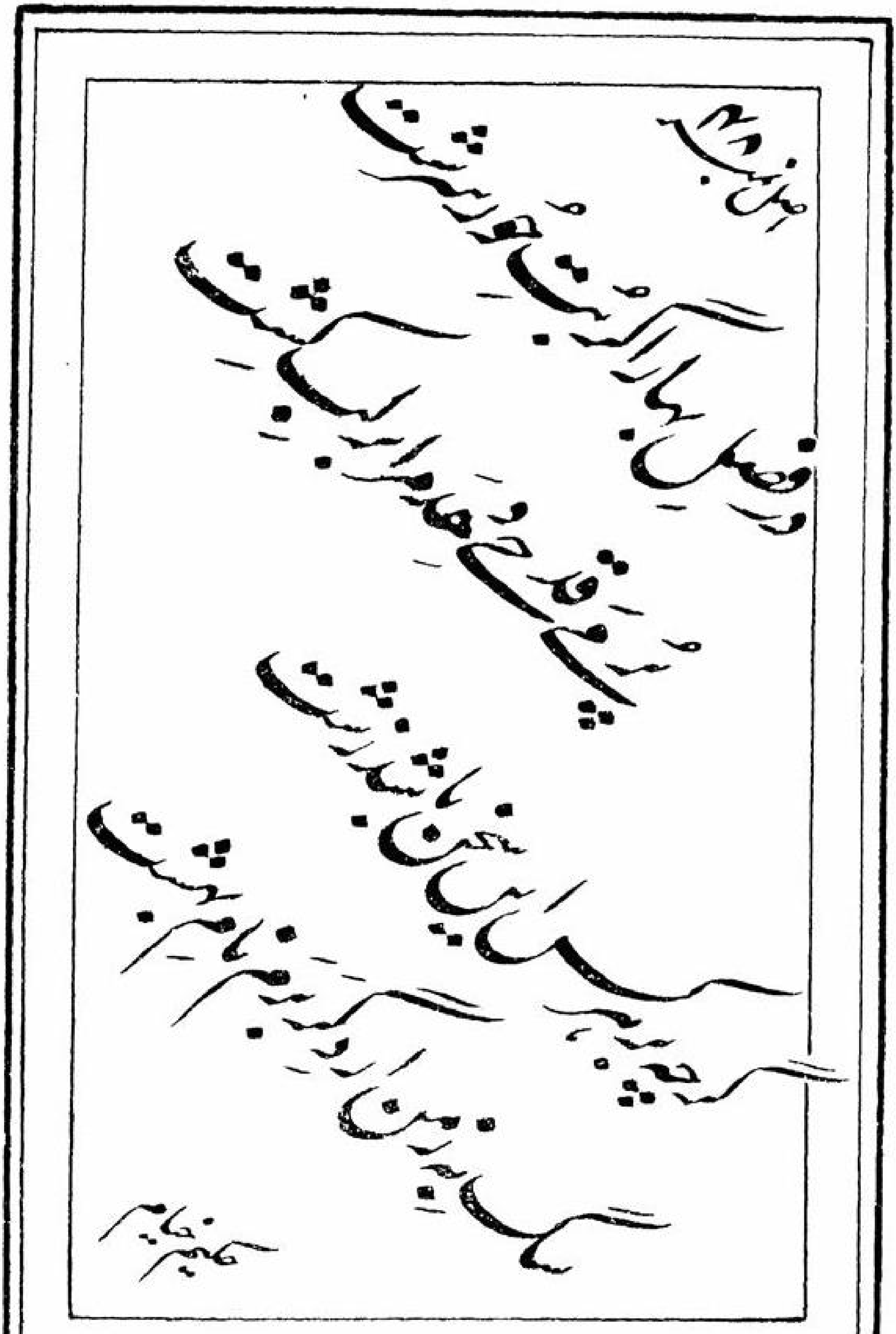
حکیم خیام

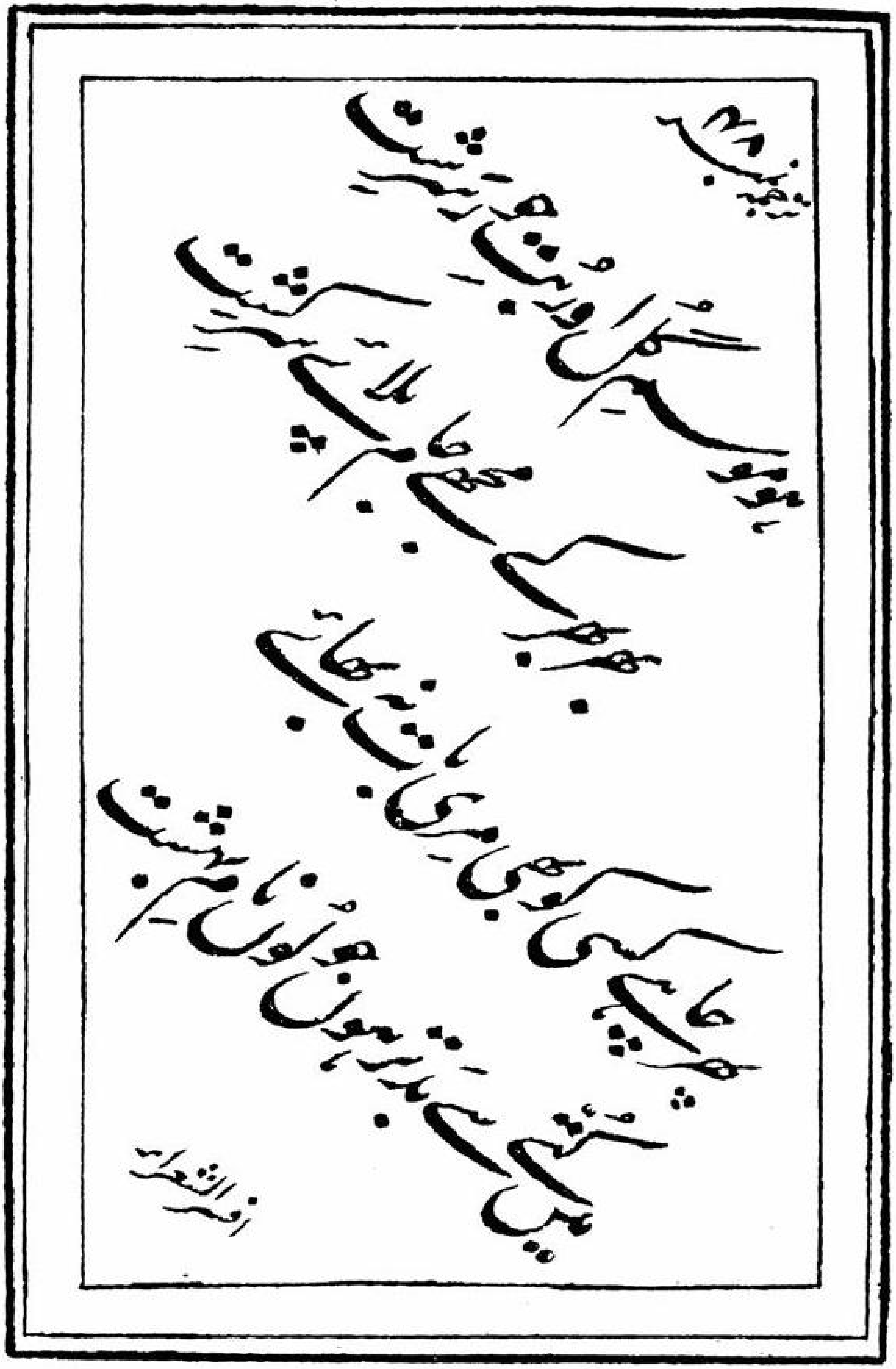
پہیلی نمبر ۱۵

سولہ بیس جوبن ہی جوبن
سر کھولا بن کہ جوبن
سکتی ہیں سب الگ عدینی جوبن
سب تھی قسمت ان آئی دو آئی
ہیں آتا ہوں
سے کن لعوق جھوڑا
پہ قید منسلک ہے ان قوض جوبن
ہو جیسی کن صدا اسی ازدواجی بن

افسر الشعراء

۱۵ اکل و شرب۔




نمبر ۲۸

مرتب ۲۹

سر آستان بالا کشیده است.

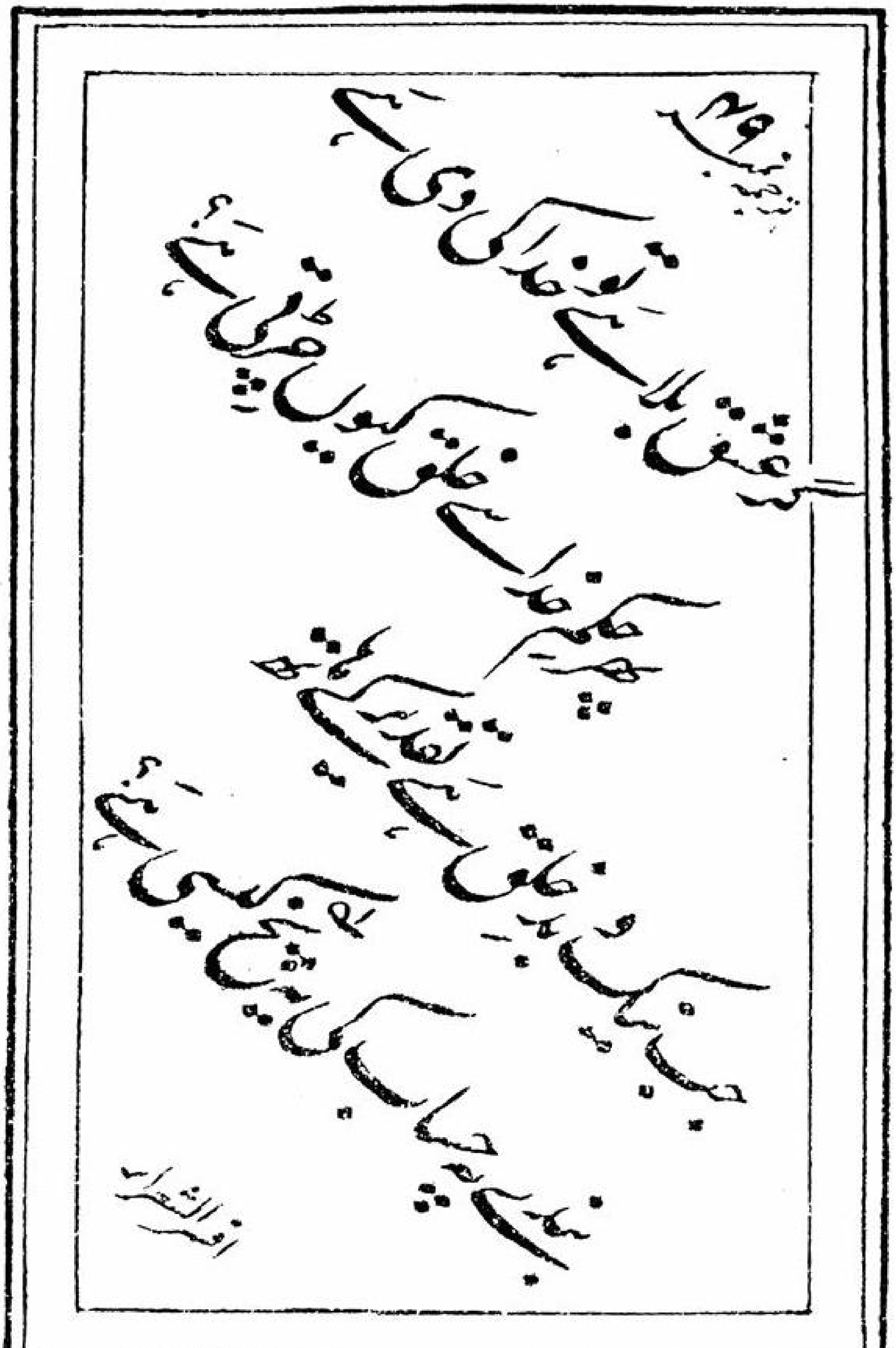
عشق [illegible] بالاستان [illegible] است.

[illegible] بالاست [illegible] کشیده است.

[illegible] است.

[illegible]

[illegible] کشیده [illegible]



مشقه

فصل گل و طرف جویبار و لب کشت

با یک دو سه تازه لعبتی حورسرشت

پیش آر قدح که باده‌نوشان صبوح

آسوده ز مسجدند و فارغ ز بهشت

حکیم خیام

بتقریبِ جشن

ہے فصلِ بہار، بہتا دریا ہے

پیڑوں کا بھی جھمگھٹ ہے آہاہاہاہا

اس وقت چلے دور کہ سب لطف ہیں یہ

مستی سے جھکتے ہیں سرِ مینا کا

افسر الشعراء

ے جھکنا - خم کھانا



نمبر ۱۵

مٹھی سے آیا کہ پیچھے غنیمت سے

خون دونوں از زیست ہیں سے پیچھے

سب جوہر دیوان ہیں آیا جیتے سکے

جیتے کس تو ہیں آلتا ہوں گے

استاد الشعراء

مشق نمبر ۴۵

پیش از من و تو لیل و نهاری بوده است
گردنده فلک نیز بکاری بوده است
زنهار قدم بخاک آهسته نهی
کان مردمک چشم نگاری بوده است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۴۵

[illegible] راتیں تھیں

[illegible] باتیں تھیں

[illegible] تھیں

[illegible] باتیں تھیں

افسرالشعراء

جل نمبر ۳۵

ساقی ازین معرفت مرا مستی است
بی معرفتان را معصیت است
پیش بی معرفتی چه کار آید هیچ
مقصود ز آدمی همین معرفت است

حاتم خان

بسم الله

ساقی ای مستغرقت بحر ایمان

تشنه ای مستغرقت [illegible] عصیان

[illegible] بیش کس [illegible] بخشش

[illegible] آن کس [illegible] عرفان

[illegible] آدمی [illegible]

مقصود ز نقطه

افسر الشعراء

مثل نمبر ۸۵

این سنگ لاجوردی و زرین طشت

بسیار بگشت است و دگر خواهد گشت

بس چند ز قضای دوران قضا

تا هیچ کس آن سر سرنوشت

حکیم خیام

شبنم ۱۸ھ

کس نے [۱] لاجورد [۲] زمیں پر بہشت

یہ [illegible] اور [illegible] سرشت

تیشہ اٹھا [illegible] بیکس

[illegible] ریاں [illegible] سرشت

ہے بھی پیش قضا کا [illegible]

اوروں کی طرح آئے ہیں [illegible]

افسر الشعراء

۱ آسمان ۔ ۲ سورج

ص ۵۵

ساقی قدحی که کار عالم نفسی است

هر شادیی از وی نفسی نیز بسی است

خوش باش به هر چه پیش آید ز جهان

[illegible] خواه کسی است

[illegible]

بہ نیت ۵۵ھ

ہے انس کا تحصیل ساقیا ایاغ را

کم زندہ نوشی ایک ہی سبب ہے

سر گرداں سے قناعت کی نگاہ

ہے حال میں شاد ور قناعت سے کی نگاہ

ہے سر نشیب ہی بے نیاز سے کا جام

افسر الشعرا

[illegible]

حکیم خیام

نمبر ۵۴

[illegible]

[illegible] حسن و جوانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

از حزین

سیم ار چه نه مایهٔ خردمندان است
بی‌سیمان را باغ جهان زندان است
از دست تهی بنفشه سر بر زانوست
وز کیسهٔ زر دهان گل خندان است

حکیم خیام

پیچیدہ ماہم

کمال ہے کہ پیش شمع فروزاں ہے

نفس سے باغ جہاں زنداں ہے

خاک کا سینہ کہ ہے

دیکھی ہے نقش بیں گل افشاں ہے

تجلی ہو دیا ہے

افسر الشعراء
داغ

حزین لاهیجی

دو عالم مستان زمن عشق است

وقت عالم قصیده جوانی عشق است

ست عالم عشق

آن خنداری ازین عشق است

آتش زنگ بلبل زنگ عشق است

ضمیر خانم

بیت نمبر ۵۸

ہے دو قطعہ عالم ہمہ تن ہے عشق

سب قصۂ جوانی ہے عشق

سب اتنا عاقل ہے عشق

اے عالم سربستہ زندگانی ہے عشق

نتیجۂ طبع

افسر الشعراء

غزل نمبر ۹۵

طور است که صد سینه از موسیٰ و یداست

دیر است که صد همن از عیسیٰ و یداست

کنشت و قیصر است

قصر است که صد سینه از کسریٰ و یداست

طاق است که صد

حکیم خادم

وہ نبی جس کے ہیں موسیٰ کلیم

وہ طور سے دیدار سنو ہیں عیسیٰ کلیم

وہ وزیر

قیصر سعو سے قصہ یمن الا کہہ سکتی کلیم

ہے کتاب

ذوق استاد الشعرا

مثل نمبر ۶۰

در میکدهٔ عشق اهل همه مست است

رندی ز پشیمانی می هم مست است

من خاصه جهان ز هم اندیشه پشیمان

این صورت بیرون همگی جسم مست است

عمر خیام

نمبر ۶۰

مقابلے میں عشق کے اصل تمیز قیمت

میں تسکین میں تمیز قیمت

زندگی و کشش

کس کی مٹی

آسمان ہوا نما جہاں

میں جامہ جہاں نما ہوا جسم قیمت

صورت میں حقیقت میں آئینہ

افسر الشعراء

چنین نسیم ما

در نالهٔ فواره قلقل صراحی خوش است

آواز سماع و نالهٔ صراحی خوش است

در مستی و در مهتاب

ور نیست و انصیب هوا چه خوش است

فارغ ز غم زمانه

حکیم خیام

تختی نمبر ۶۱

جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

دلِ آشفتگاں خالِ کنجِ دہن کے
سویدا میں سیرِ عدم دیکھتے ہیں

[illegible]

حزین ۶۴

ساقی لب تو چه صحبت یاقوت لبست

در آب خضر بجای آب عنبست

گر زنده بود دل و مطرب و عیش است

چون دل نه بجا بود نه جای طربست

صنیع خاتم

نتیجہ نمبر ۶۲

ساقی کی ہے یاقوت سے بہتوں والا
اور آب حیات سے ہے بدل آنکھوں کی

زہرہ کی ہو گل رخ والی عیسیٰ ہمدم
پیکر کی جھلک نے بخشا عیش ہوا

افسر الشعراء

رباعی نمبر ۶۳

در عشق تو از ملامتم ننگی نیست
با بیخبران درین سخن جنگی نیست
این شربت عاشقی همه مردان راست
نامردان را ازین قدح رنگی نیست

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۱۳

چاہتے ہیں تری بالا نشینی مگر نہیں
انجام کار اس سے ابھی کچھ خبر نہیں

ہے شمع عاشقی فقط اشک و دل کو
تا مثل دل اس سے شمع ایسی سحر نہیں

افسر الشعراء

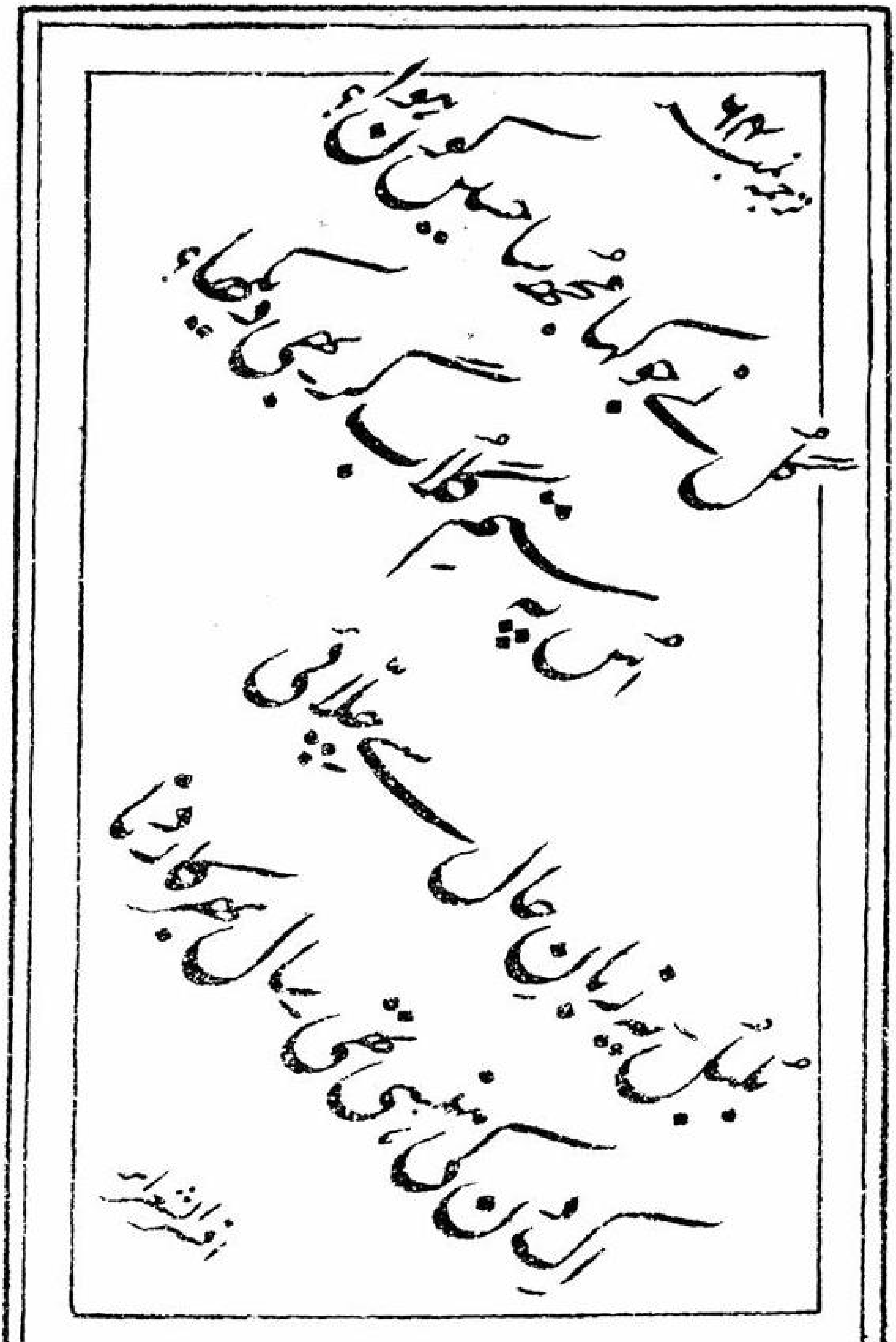
گفتی که از لعل من روزی نیست

پیری که یاری ... عیبیست

چنین گفت

بلبل زبان حال تا اوّلی ... عیبیست

مشقه ...



رباعی نمبر ۶۵

بنامی من از عمر شصت و سی گذشت
[illegible] عزیز [illegible] گذشت
دیں عشق [illegible] دوست [illegible]
[illegible] کہ عمر [illegible] گذشت

حکیم خیام

ضمیمہ نمبر ۶۵

رسوائی مری عرش سے اونچی گئی گر بلندی
یہ بھی اک بات ہے پستی کی گر بلندی

اب بھی تو پستی نہیں گر ہمیں معلوم
شوق جب ہم کو تکا ادا ہی گر بلندی

شوق
افسر الشعراء

رباعی نمبر ۶۶

ساقی دل من ز [illegible] و شوده درست

[illegible] دل من ز [illegible] وده درست

[illegible] دل آسوده [illegible]

سر زیر زمین [illegible]

[illegible] من

[illegible] و [illegible] وارثان [illegible] ست

[illegible] آرزو [illegible]

وامان [illegible]

حکیم خیام

نمبر ۶۶

ساقی امرا دل مد سیتی ہمن بھرا ہے

آسودہ کر توں نیں نیں پیچھے پیالا ہے

گناہی ہیں آتش خجل دامن وضو ہوں

جب جھول سوا دامن ترچھا ہوا ہے

زمرد اشرف

سلہ چوڑا ابوزن ۔ توڑا ۔ معنی شور بد ۔

مسل نمبر ۶۴

ساقی! دلِ من ز دست خواهد رفت
سیلاب ز جو و بدر خواهد رفت
صوفی که چو ظرفِ تنگ پر است از خویش
یک جرعه اگر دهی به سر خواهد رفت

حکیم خیام

ساقی! میرا دل ہاتھ سے گرا جاتا ہے

دریا سے کنارا دل سے کیسے چھوٹا جاتا ہے

صوفی کی طرح خودی سے معمور نہیں

چھپ چھپ کے ہوا سے گزرا جاتا ہے

افسر الشعراء

نمبر ۶۸

ساقی گل و سبزه بس طربناک شدست
دریاب که یک هفته دگر خاک شدست
می نوش و گلی بچین که تا در نگری
گل خاک شدست و سبزه خاشاک شدست

حکیم خیام

تختیہ نمبر ۶۸

جو سبزہ و گل آج طرب زا ہوا

ہے نقش و فیضان نمایاں ہوا

وہ دوسرا دیکھ

حبیب پھر تو بہار اور طرب

جس نے بیتاب ہوا ہے

گلشن کا ہوا ہے

رقم اشرف

اصل نمبر ۶۹

ساقی صبح است که نفس یار دیرین من است
با دختر رز عیش آیین من است
گویند که باده خوار از دین نیست
من باده خورم که باده چو دین من است

حکیم خیام

ذخیرہ نمبر ۶۵

ہے بادۂ سرمست سے ایمان و دین ہمارا

ہے دخترِ رز عیش بہشت آئین ہمارا

سمجھے ہیں شرابی کا کوئی دین نہیں

احسن کی تو ہمت ہے یہی جود و دین ہمارا

افسر الشعراء

[illegible]

در عالم [illegible]

[illegible]

حکیم خیام

بہ تحسین بنا

این دار فنا که کهنه حکایت بنیاست

این قافله ایں کیا کمر وست

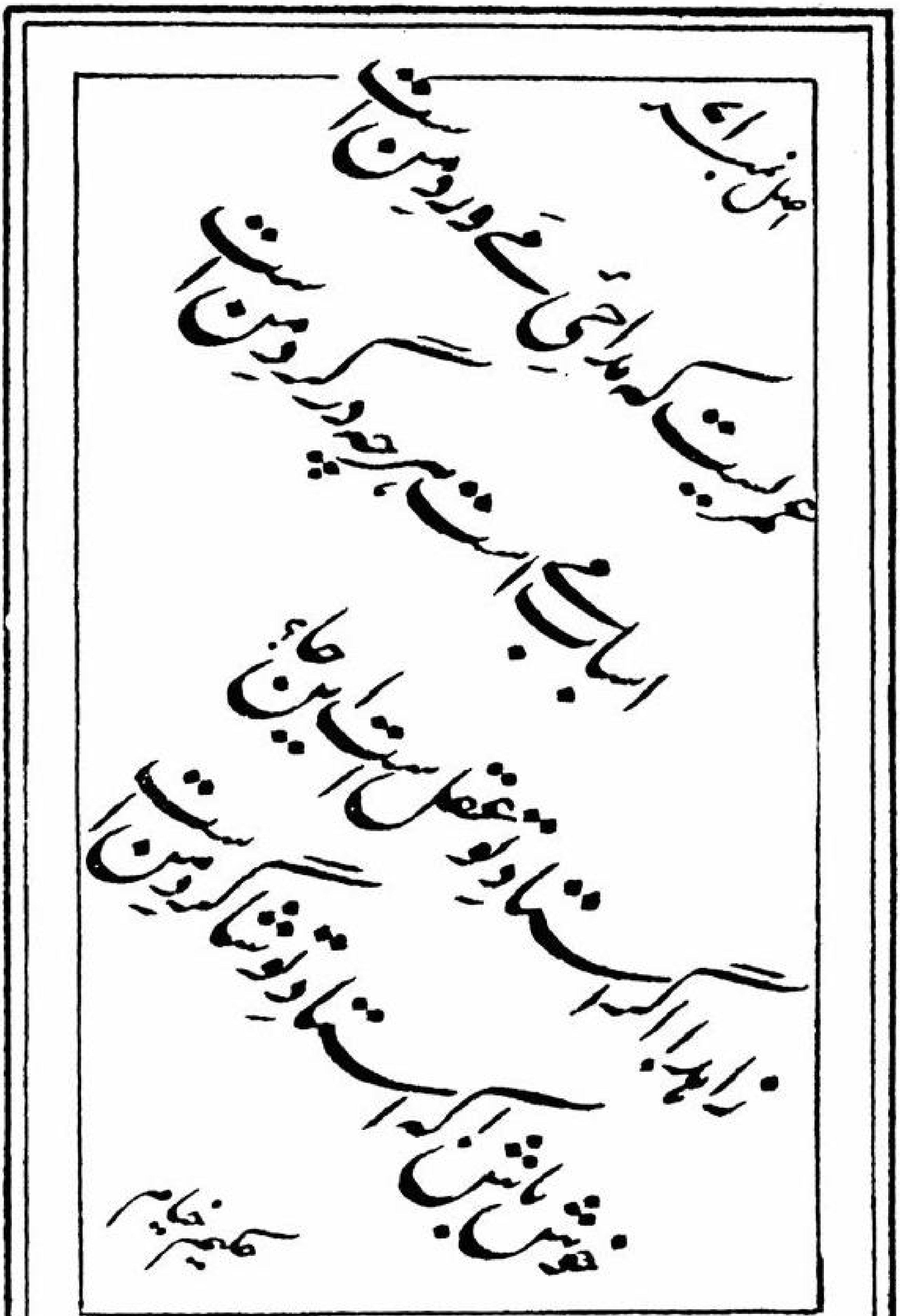
ہر ایں جہان پیش و پس

و نہ ترکی طالب زمین ارائست

ہر صبح تو بیشتر از ہجر

ہر صبح ترک

زوق الشعرا



بنجیب ابداع

بسوی کسی که عمر اوچی سخنها آورد

بپیری کاسالان عالم برای امر کرد

سر عقل بیان

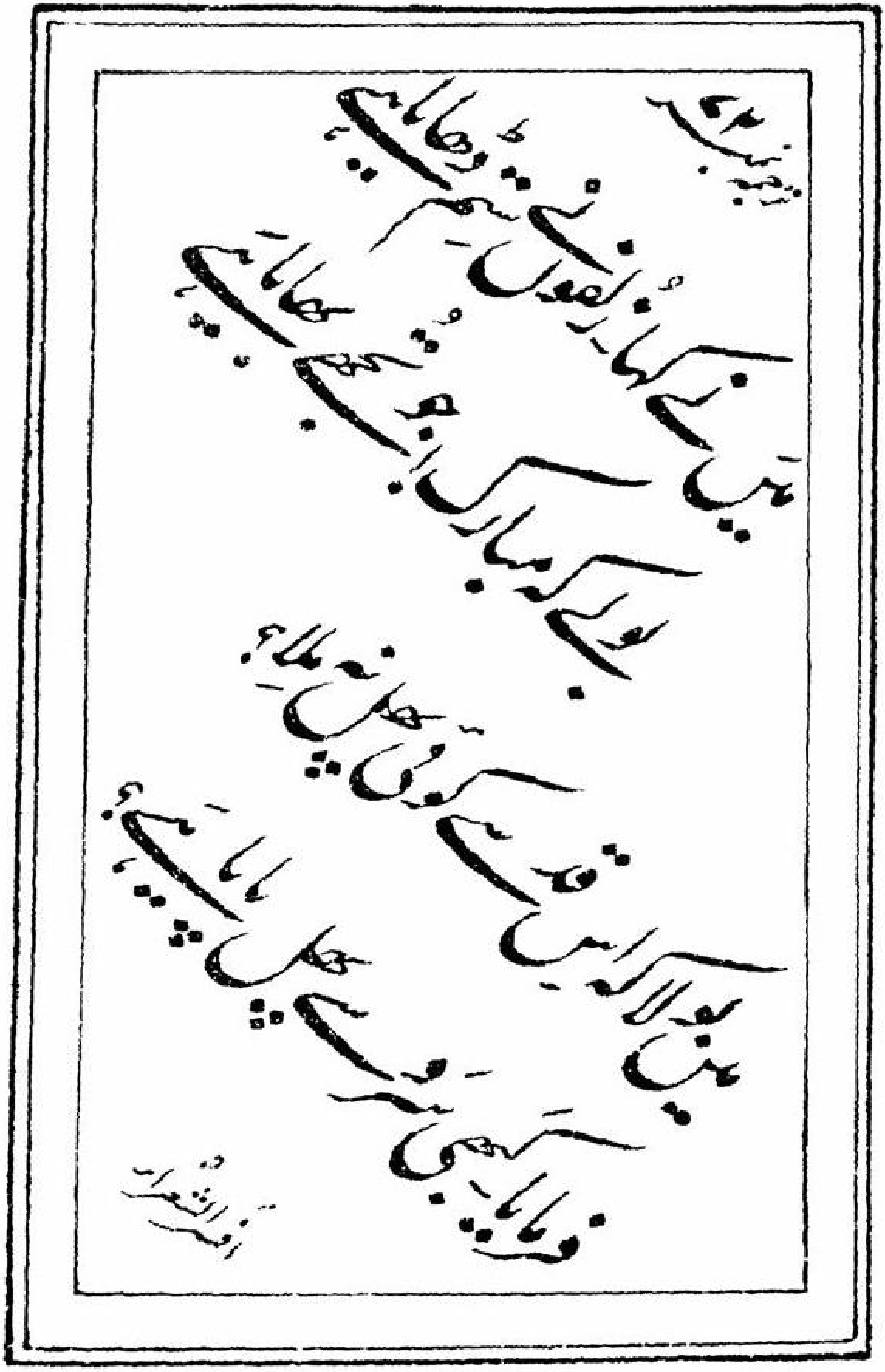
زالها ابرا تیناد است سخن شاید کرد

حقوق بیت که ترا بیت سپاس

افسرالشعرا

از منزل کفر تا بدین یک نفس است
از عالم شک تا بیقین یک نفس است
این یک نفس عزیز را خوش میدار
کز حاصل عمر ما همین یک نفس است

عمر خیام



اصل نسبت

امروز اگر آدینه است اوراد ما بسیست

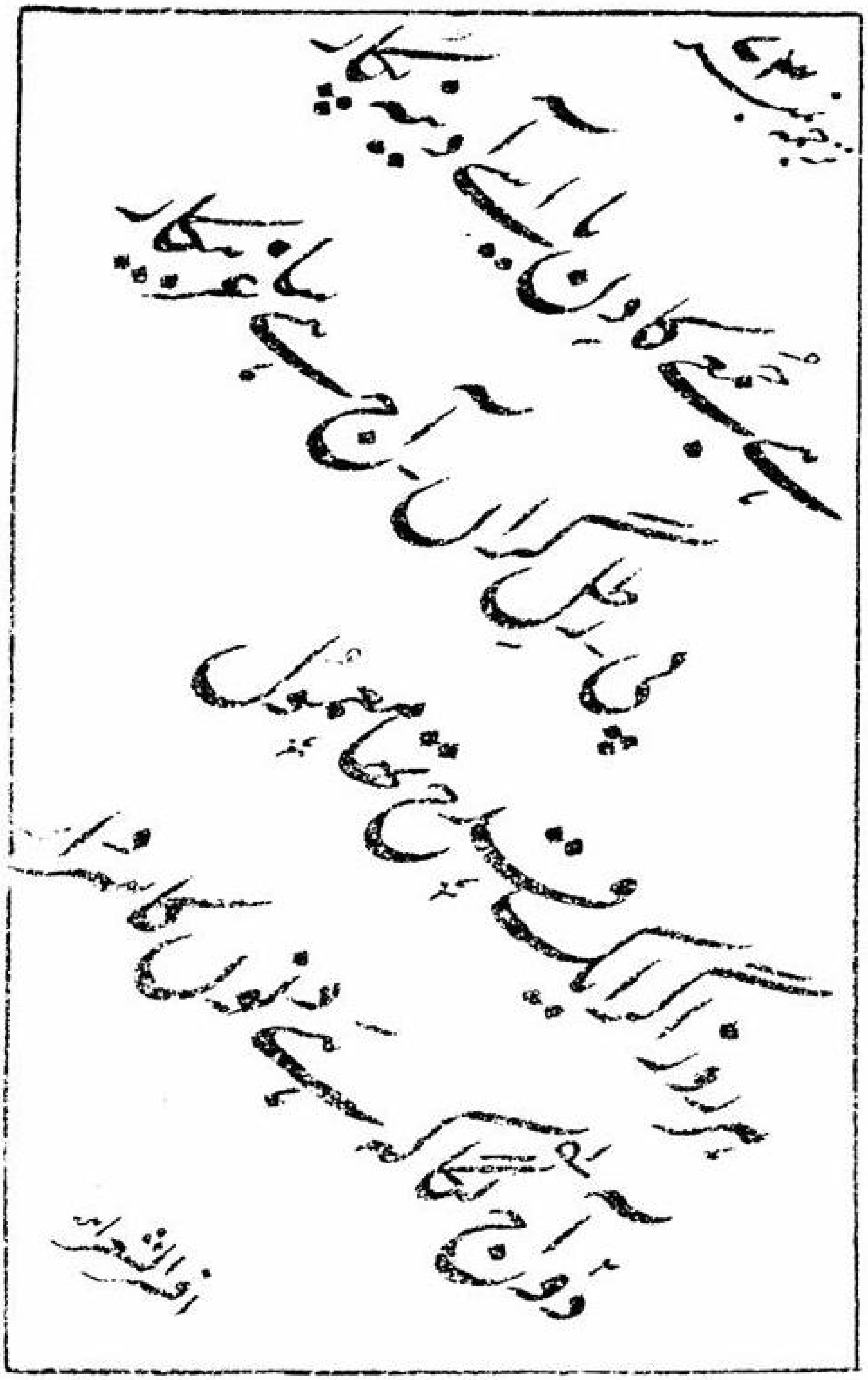
می نوش کن از قدح چینی جام بسیست

می خوردن

هر روز اگر آدینه است ایام بسیست

امروز و دو

حکیم خیام



۱؎ مصطلح زندانہ میں پیشی کی طرف اشارہ ہے۔

با مطرب و می حور سرشتی بهشت
با آب روان و لب کشتی بهشت
با ... سوده شباب
روح ... مطلب ... بهشت

حکیم خیام

تجھ بن ہم

یہی مطرب و مے ساقی ہیں مگر گاہے گاہے

سب ہی ہیں مہ نہیں بادہ ہی

اب جا کے کہاں پیٹ بٹائیں زندگی جھونک

جنت میں بھی تو نہیں ایسا سکوں

رئیس الشعرا

ای دل همه هیچ است

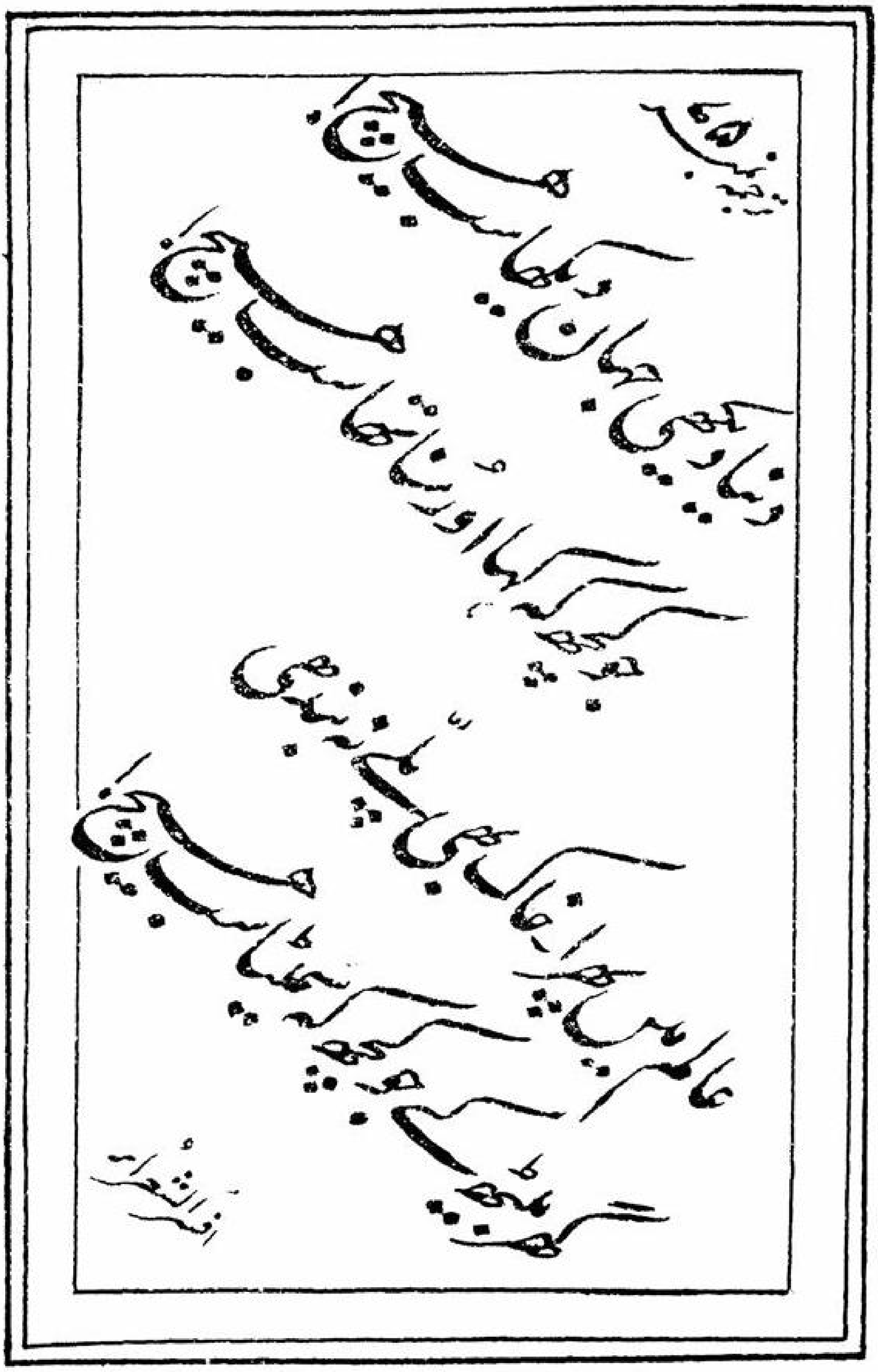
دنیا دیدی و هر چه دیدی هیچ است

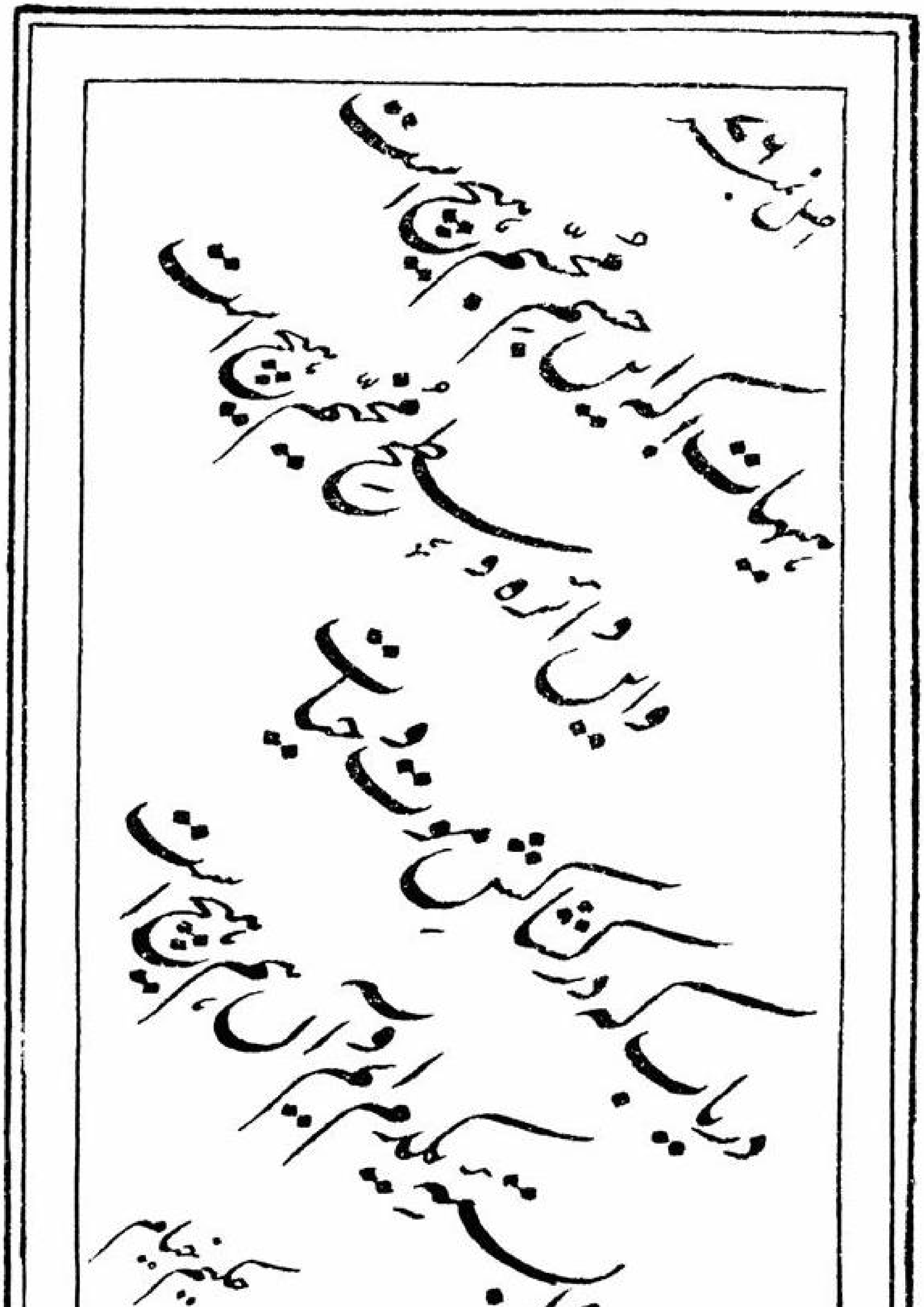
وان نیز که گفتی و شنیدی هیچ است

سرتاسر آفاق دویدی هیچ است

وان نیز که در خانه خزیدی هیچ است

حکیم خیام





نمبر ۹۰

افسوس نہ سپہر جیسی کی دھرتی[۱] نہیں رہی
یہ دائرہ یہ سطح یہ امبر[۲] نہیں رہی

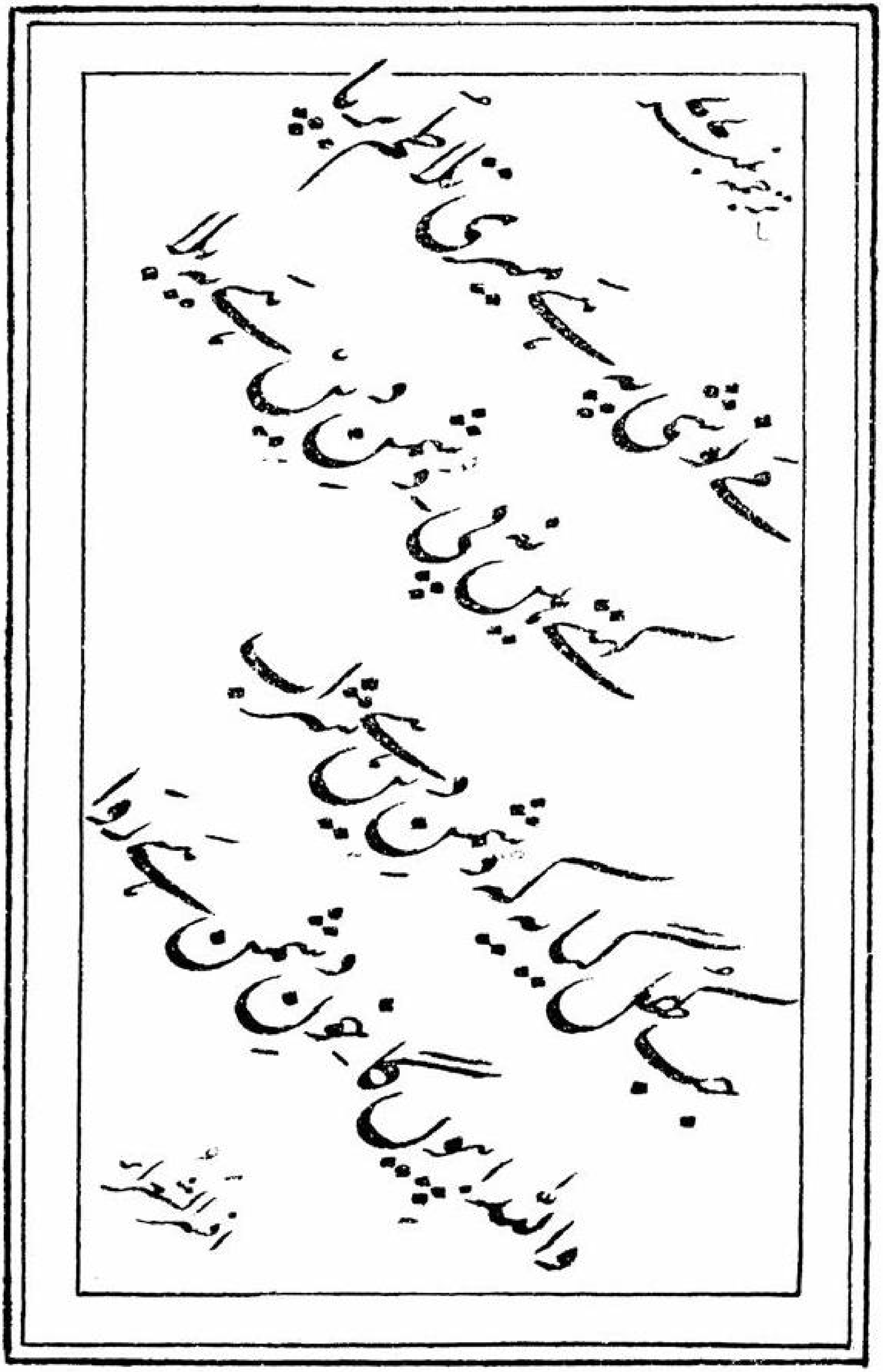
رن نہیں کی وہ مو تیا ابھی رار[۳] ہیں سو وہ بھی نہیں رہی
اب رد مہر کا وہ دمامہ[۴] ہے سو وہ بھی نہیں رہی

استاد الشعراء

۱ے زمین ۲ے آسمان ۳ے جھگڑا ۴ے ڈنکا ۔

[illegible]

حکیم خیام



مشق نمبر ۲۶

ابر آمد و زار بر سر سبزه گریست
بی بادهٔ ارغوان نمی‌باید زیست
این سبزه که امروز تماشاگه ماست
تا سبزهٔ خاک ما تماشاگه کیست

حکیم خیام

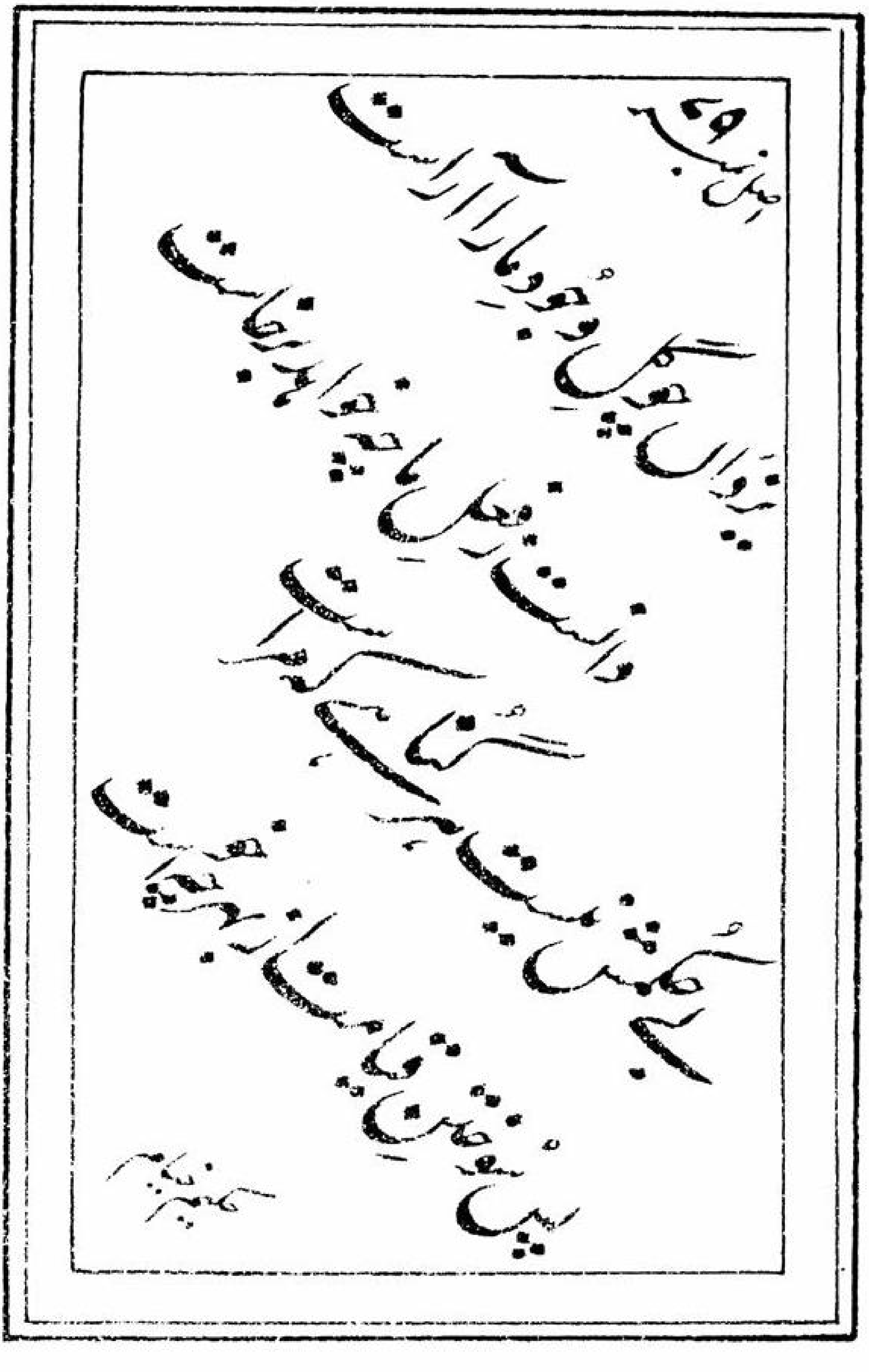
[illegible]

[illegible] بادہ [illegible]

[illegible] ہماری [illegible]

[illegible]

افسر الشعرا



نمبر ۹۶

وہ جب نہ رہی تاب تو اک سیل اُٹھا ڈالا
واقف تھا عمل سے مرے کچھ ہو گا

آگری آگرناہ

عجب نہیں اس سے کہ طلبا طلبا لیا
بیچ سے

مثل نمبر ۸۰

بر لوح نشان بودنیها بوده است

پیوسته قلم ز نیک و بد آسوده است

اندر تقدیر آنچه بایست بداد

غم خوردن و کوشیدن ما بیهوده است

حکیم خیام

رشید ٨٠

جب لعلِ جبیں نقشِ پشیماں بن گئے

آئینے کے سب عکسِ اظہار

جو ہونا ہوا تھا وہ سب ہو گیا

اک عمر آ اور جا وہ سب ہو گیا

از رئیس الشعرا

۸۱

صحن چمن از بهشتی بستست
شیراز گل و نسیم بستان خواهد
وز نغمه بر شاخ نسیمی بستان خواهد
من از دم عیسوی شد زنده جان
هر کس که از او دم زند از بهشت است

حکیم خیام

ربیع ۱۸

پیتے ہیں کہ روح موت سے نکلتی ہے
حالانکہ فنا ہی سے بقا ملتی ہے

ہوا معلوم نہ

پس تو دم مرگ عیسیٰ سے
مرتا ہی نہیں بھی تو ہاتھ کہیں ملتی ہے

افسر الشعراء

حل نمبر ۸۲

الٰہی بکس ز غمزه فرسوده باست

گر دو دل یک ز پیچ پیش پالوده باست

جیبی ز نیش بسوده باست

دو رخ تیر سر ز نیش سوده باست

فرو دس مرغ ز وقت آسوده باست

حاجیہ خانم

تختی نمبر ۸۲

گر دل [illegible]

جیتے [illegible]

دوزخ [illegible]

جنت [illegible]

[illegible] الشعرا

در خواب بدم مرا خردمندی گفت
کز خواب کسی را گل شادی نشکفت
کاری چه کنی که با اجل باشد جفت
می خور که بزیر خاک میباید خفت

حکیم خیام

نتیجہ نمبر ۳۸

سنو نا کہا میں کہ اہلِ غرض سے چھٹ کر

نادان ایسے نہیں نہیں سے پھل بھی بالا

ہمیشہ کل

وہ کام نہ کیجیو جو ہو کل کو

نہ پشیمان ہونا

احقر مطیع الحق

اقل الشعراء



ترجمہ ۸۴

اس چمن میں سب کو مطلب ہے

چپ بات فلک سے منہ اٹھا لیا

جب مٹی کی آرزو ہے تو پیچ

یا کیڑوں کا ۱؎ یا بھیڑیے کا ۲؎

افسر الشعراء

۱؎ یا قبر میں کیڑے کھا جائیں ۲؎ یا جنگل میں بھیڑیا چٹ کر جائے۔

اصل نمبر ۱۵۸

این کهنه رباط را که عالم نام است
آرامگه ابلق صبح و شام است
بزمیست که وا ماندهٔ صد جمشید است
قصریست که تکیه‌گاه صد بهرام است

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۸۵

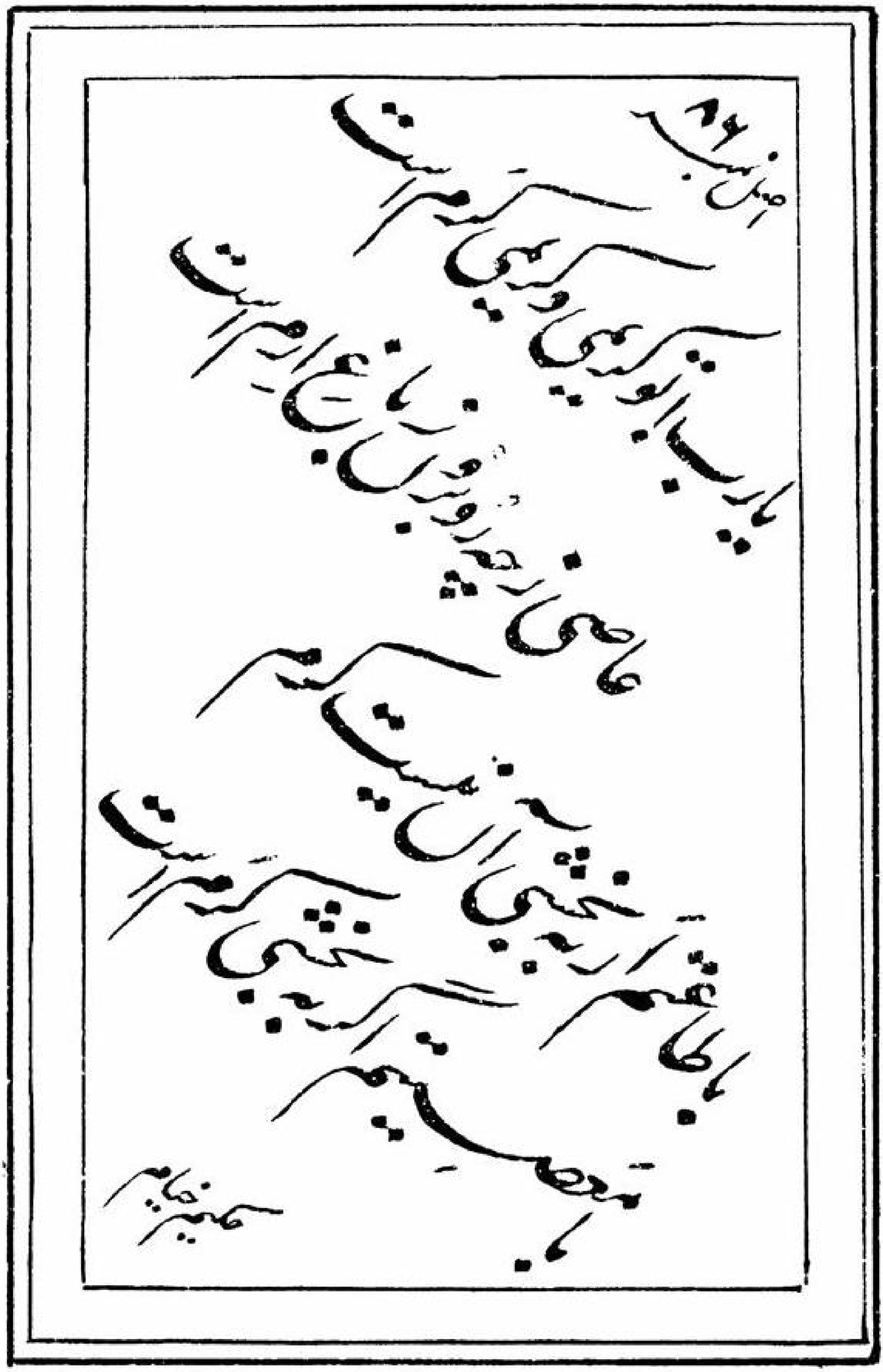
یہ ہوا یہ فضا ندی یہ جب حسن کا عالم ہے تمام

آسودہ جہاں ہے ابلقِ صبح و شام

اک نیرنگ حسن ہیں مستی ہیں سعدِ جنتیہ

اک قصرِ حسن ہیں عشق ہیں صدہا ہیں

از افسر الشعراء



نمبر ۸۶

[illegible]

افسر الشعراء

اصل نسخه

پیش از من و تو مرو دیگران بوده است

کافاق ز جمله شاهان زمین بوده است

زود ار گرته تن تو جا کرد و زیبا

خاک تو بود گرچه بسر از این بوده است

حکیم خیام

شعر نمبر ۸۶

ہم سے ہیں صف دوراں کی طرح

آفاق میں ایمان سے ایمان کی طرح

ہے خاک میں

ہر علم لیے یہ جسم سے ایمان کی طرح

میں ہیں یہی سے ہی کی طرح

افسر الشعراء

غزل نمبر ۸۸

[illegible]

نمبر ۸

اسد سے صبر و رضا جانتی آنکھیں

بندوں سے کیجیے یا رب تیری

عشق میں ہم نے شکستی ترا دل کا ظن

سے کیا پ قضا سے پری باتیں

امیر الشعراء

مثال نمبر ۸۹

صد از رخ خود زابر و لعل و رنـ پیوست

شیشه دل تیغ آتش سینه در بست

وین دیده غم زار آتش بست

با سبزه خط و سنبله از کاکل تو

این جنت سرابستم

حکیم نظیر

تختی نمبر ۹۹

صحرا بھی ہیں چھپا اسیران آرزو

تیرے لئے بھی دیکھ نصیب

ستم نصیب سے لوٹ

یہیں خطا نصیب ہی دیکھ

اس وقت کا گلہ کو نصیب ہی

افسر الشعرا

مثل نمبر ۹۰

من بندهٔ عاصیم رضای تو کجاست
تاریک دلم نور صفای تو کجاست
ما را تو بهشت اگر بطاعت بخشی
این مزد بود لطف و عطای تو کجاست

حکیم خیام

نمبر ۹۰
تحریر

پائی پائی تیری رضا سے وہ کمان
پائیں تیری دل رضا سے وہ کمان
سے نشتیاں
اگر چہ پشت بنیں کمان
اپنی یہ لطف و عطا سے وہ کمان

افسر الشعراء

عرض نیاز ۱۹

هر دل که درد و داغت بیمار است
بیچاره به عیش نیز بیزار است
چون فارغ خاطر که نشاط دارد
با غم همه جا حبیب مست است ای عمر

[illegible]

نمبر ۹۱

جب دل میں نہاں شعلۂ تجرید ہے [illegible]

تا عمر [illegible]

نادیدہ [illegible]

آزاد [illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

غزل نمبر ۹۲

نفسی کہ خانہ بہی ماند است
چو بادی کہ سیاسی ازو پہناست
روبہ صفت است و خواجہ کو شرح
ز شعر بیک وادو گردو ناست

حکیم سنائی

نمبر ۹۰

[illegible]

افسر الشعراء

مثل نمبر ۹۳

بیگانه اگر وفا کند خویش منست

ور خویش جفا کند بد اندیش منست

گر زهر موافقت کند تریاکست

ور نوش مخالفت کند نیش منست

خیام

حکیم

نمبر ۳۹

[illegible]

افسر الشعراء

غزل نمبر ۹۰

چون ز آب و گل فن بر صانع مارا
زبان نفت زعم مارا

گر من عزیز ناید

شیخ گنجی

بیشتر ز آستی نابع مارا
چو دوستی بس آستی

کلهر جامع

[illegible]

افسر الشعراء

مشق نمبر ۹۵

تا توانی غم جهان بیش مکن

بر دل مسکین آزرده ز نادانی مکن

خویشتن بین و در آرایش

نقش مهر و وفا نقش کن

با خودنمایی گرچه لب داری

حمید خان

نمبر ۹۵

مطلق ہمیں نہ گردان جہاں کی سختی

یکتی ہے ہو فن اغنی ہو یہ حاجتی

طفلانہ دل آتش

ہمی شوق سے یاری دولت سپیں دہ جائیں

شعر انشتی

افسر الشعراء

مثل نمبر ۹۶

[illegible] ہیچ

دامن از جہاں چیدن [illegible] ہیچ

وز صلح عمر [illegible] ہیچ

[illegible] ہیچ

شمع [illegible] و [illegible] ہیچ

من کاتبہ [illegible]

[illegible]

تختی نمبر ۹۶

سطوتِ [illegible] کی جہاں کی کیا کیا نہیں
[illegible] تماشہ [illegible] آہ کیا کیا نہیں

کس [illegible]

[illegible] بلبلِ بشی

بیش صبحِ طرب سے [illegible] آلا [illegible] نہیں
بیش جامہ سعی [illegible] کلاہ و پیالہ [illegible]

[illegible] الشعرا

ز آوردن من نبود گردون را سود
وز بردن من جاه و جلالش نفزود
وز هیچ کسی نیز دو گوشم نشنید
کاوردن و بردن من از بهر چه بود

حکیم خیام

نمبر ۹۵

الٰہی سینہ صبح کیسی آتی ہے

لے جانے میں کیوں سلطنت لگتا ہے

دوکان میں اپنی آتش سا ہیں کبھی

ارمان ہے آرام سے لگتی ہے

از ... الشعرا

وصل نمبر ۹۸

بوی خوش گل ز چمن خاست آرزو

سر بادہ جوی بہ نگاہست آرزو

باران کہ ازو جہان ایجاد تازہ شود

انصاف بین کہ تشنگان است آرزو

كتبہ [illegible]

تختی نمبر ۹۰

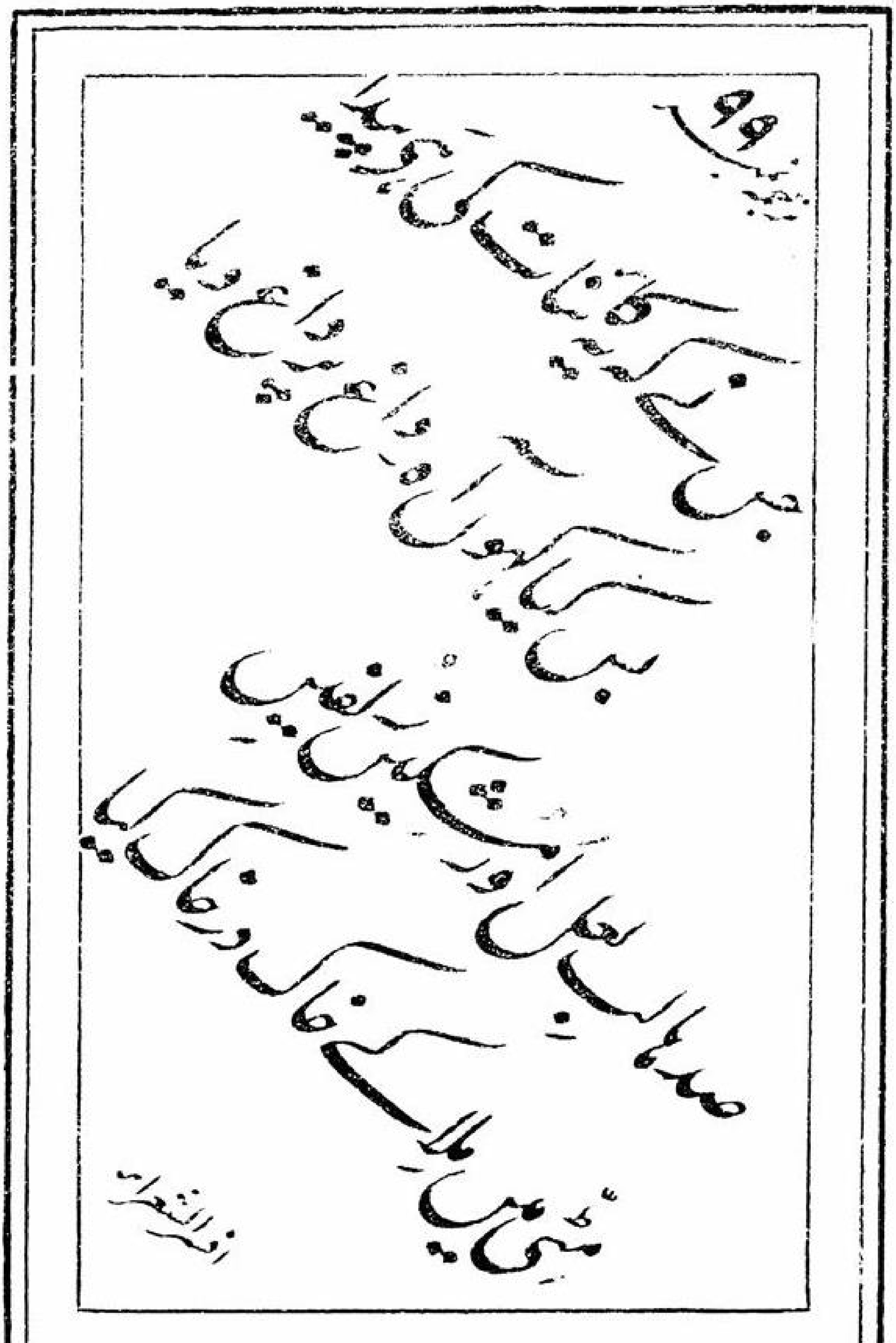
پھیکی ہے بہت حسن کا رنگ لائی ہے
مے پی کے ہے منہ مار شیدائی ہے

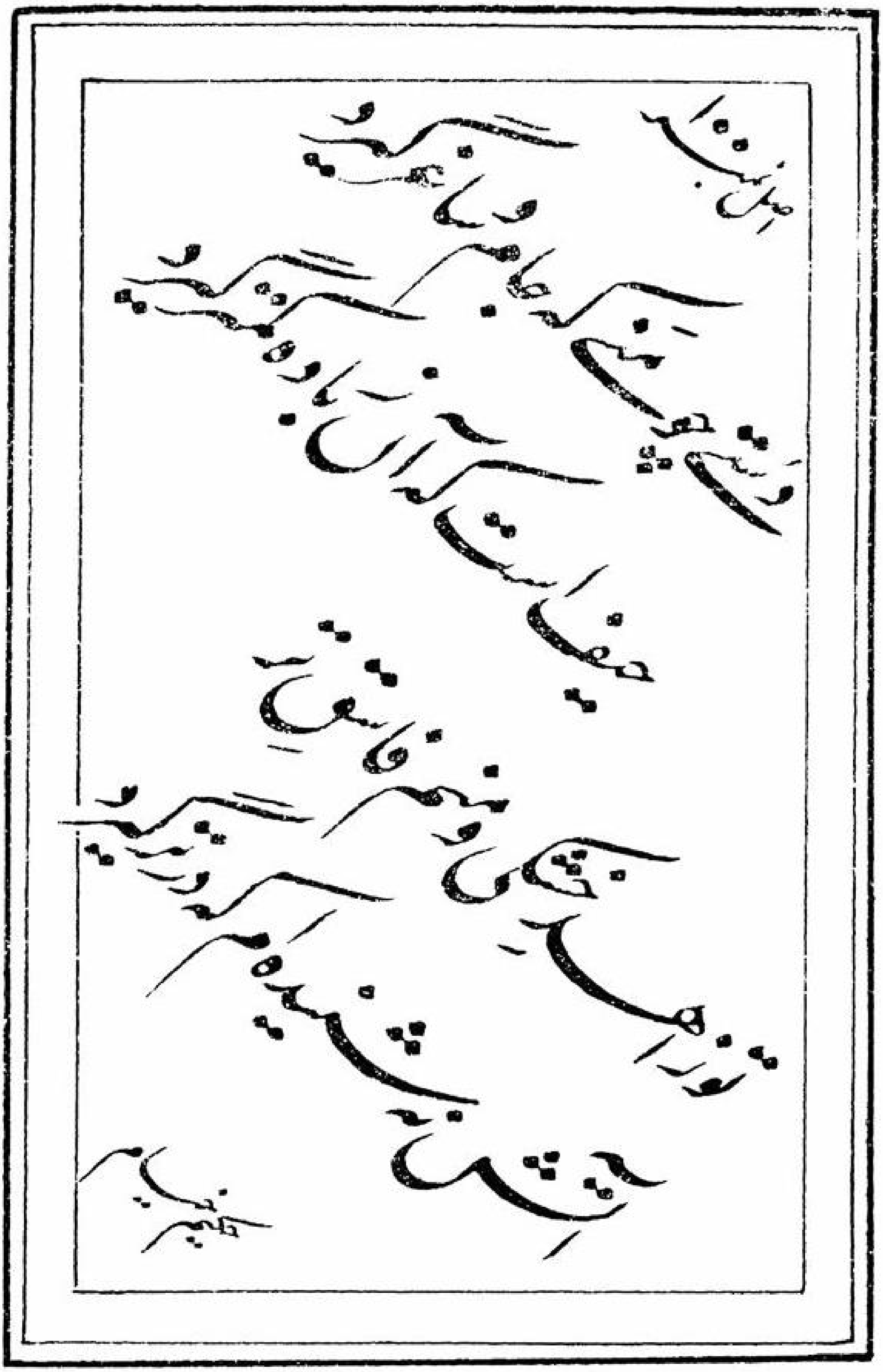
یارب یہ بہار و ہیں پی سے صبح
انصاف کہ ستم نے دکھلائی ہے

افسر الشعراء

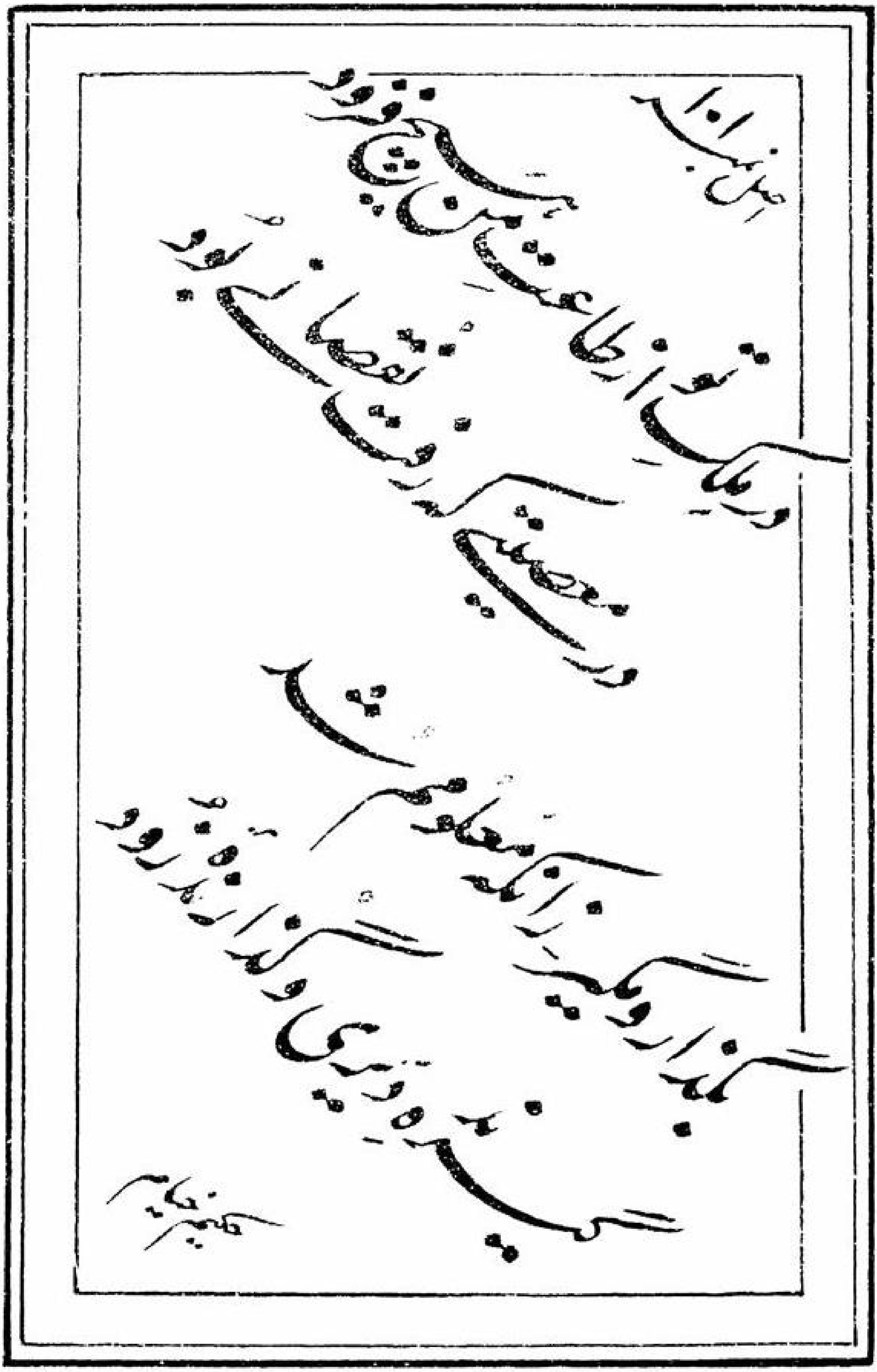
نمبر ۹۹

آنکس که زمین و چرخ و افلاک نهاد
بس داغ که او بر دل غمناک نهاد
بسیار لب چو لعل و زلفین چو مشک
در طبل زمین و حقهٔ خاک نهاد


۹۹







[illegible]

از استاد الشعرا

لے گئی کر یعنی ٹال دے چشم پوشی فرما۔

صل ۱۰۲ فلک همه از اهل بود

جانم به ... پیش ... همه سهل بود

سحر ... دوزخ

هوائی که ... به بهشتی ... اهل بود

دوزخ به جهان صحبت نااهل بود

کتبه ...

پنجم جنوری ۱۰۲

جو اہلِ کرم ہیں اُس پہ دل و جاں بھی صدقے

کیوں دل جو قسمت پہ نہیں ہیں بھی بہم

صل وہ رخ درا

زیبا ہیں کہ ہے کیوں رخ دلآرا

وہ صحبتِ اہلِ کرم ہے سب یا

افسر الشعراء

ای صاحب دل

چون رزق تو آنچه عدل قسمت فرمود

یک ذره نه کم شود نخواهد افزود

آسوده ز هر چه هست می باید بود

آزاده ز هر چه نیست می باید بود

نمبر ۱۰۱

تیری ہستی میں تھی زینت کہ دریا تھی

ذرہ نہ سمجھے گا کہ یہ گل کا صلا

ہم جو پیتے تھے یہ تری یاد میں تھی

جب تجھ کو داغ زدہ کیا بنا تھا

افسرالشعرا

مدل نمبر ۱۰۱

ناکرده گناه در جهان کیست بگو
آنکس که گنه نکرد چون زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات دهی
پس فرق میان من و تو چیست بگو

حکیم عمر خیام

ترجمہ ۱۰۰

ناکردہ گنہ کون دنیا میں ہوا
جس نے نہ کیا پاپ وہ کیسے جیتا
مجھ سے ہو بدی تو اس کا بدلہ دے برا
مجھ تجھ میں بتا تو سہی پھر فرق ہی کیا

افسر الشعرا

از منهجات

آنها که کهن شدند و آنها که نواند
هر کس بمراد خویش یک تک بدوند
این سفله جهان بکس نماند جاوید
آیند و روند و دیگر آیند و روند

حکیم خیام

۱۸۵۰ء

طبع بھی ہیں نو عمر ہیں صبح و طلوع
سب وقت کے کلام اور لیے آئے ہیں

عالم ہستی کی کوئی بھی نہیں
جائے سیر ہے آئیں اور جائیں

ذوق الشعرا

آنکس که چو صراحی سر است و دل پرخون بود

وانگاه که چو مست از دو ستانه بود

آنگاه که این جهان پرشر طرب آمد دیدیم

پیش تو خوردم دانا

حسین زرین قلم

نمبر ۱۰۶

[illegible]

از [illegible] الشعراء

صبر من با تو نمی‌آید

سر عشق تو نمی‌آید

آن صبر و تو چشم از این نمی‌آید

آن نیم مراد او

جانبست صراحیت واو خطا

تسلیم حق و تسلیم

حکیم خیام

نتیجۂ بیتاب

وہ مرد نہیں جو ان سے ٹپکے
ارے جوانو بنو جوان سب

اللہ نے نستعاری کی آنچ جان
واپس گردن پھیر و تو پیٹھ دیئے

رئیس الشعرا

ا ٹپکے یعنی ڈر سے خم کھائے

رباعی نمبر ۱۰۸

[illegible] نمی‌باید

گویند بهشت [illegible] یاری می‌باید

[illegible]

امروز چنان شد است [illegible] می‌باید

[illegible] هیچ است

حکیم خیام

بتیر ۱۹۰۸

شیخ جی کے مرد وضعداری کی ہے والا ہو

اب اچھی ہوا

پائی ہے نہیں عیب

رنج اپنے زمانے میں ہیں حاسدِ

وہ سب ہیں فضول خرافات

افسر الشعراء

[illegible]

توبه مکن [illegible] باشد
صد [illegible] باشد
گل جامه‌دران و بلبلان نعره‌زنان
توبه به چنین وقت روا کی باشد

حکیم خیام

نومبر ۱۹۰۱

تیری ضرورت جو وصل احمق ہوتی

شوق اب عصر جان پیری ہوتی

گل پھول کھلے ہوں اور چہکیں بلبل

تیرے طلاس وقت بیس نہ ہوتی

افسر الشعراء

حسن زیبا

این کوزه‌گران که دست در گل دارند
عقل و خرد و هوش بر آن بگمارند
مشت و لگد و طپانچه تا چند زنند
خاک پدران است چه می‌پندارند

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۱۰

مٹی کو تمہارے ٹکڑے کیسا ہیں
عقل و خرد و ہوش بھی سب پٹڑا[۱] ہیں

[illegible]
کتابیں سب کچھ کیا ہیں

سنجیدہ [illegible]

افسر الشعرا

[۱] پٹڑا — یعنی نیست و نابود ہیں۔

جلی نمبر ۱۱۱

لب بر لب کوزه پیچ از پی مقصود

یعنی لب من ز تشنگی لبهای لعل تو بود

زان آمده موجود

از حوصله جود من بان آن او دود

لبهات چنین شود لعل

حضیر خان


افسر الشعراء

غزل نمبر ۱۱۲

بہار خلد است بی پیری و نوجوانی

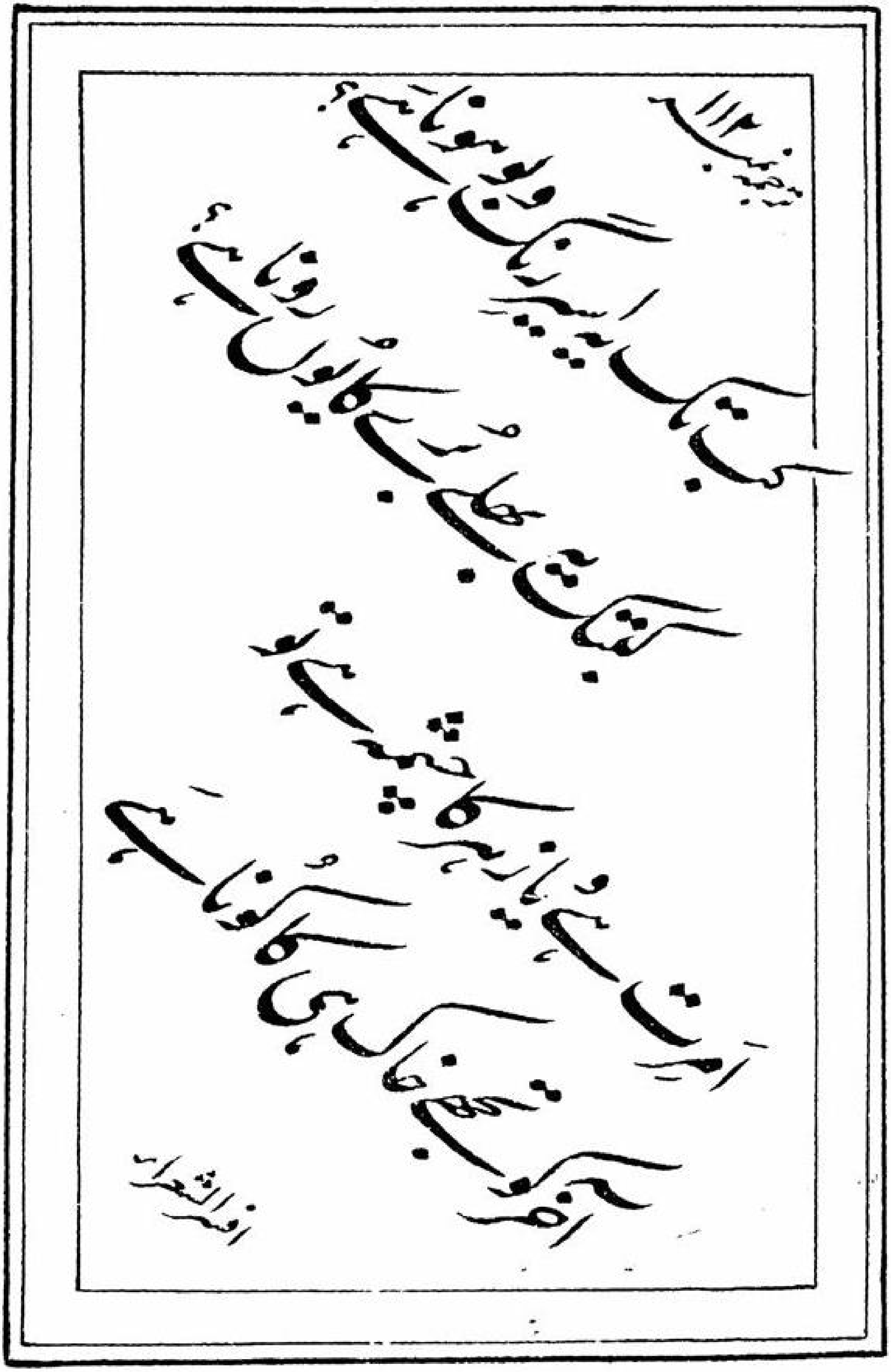
خبر از پیری نیست

آب حیات

گر چشمۂ زندگی و نوجوانی

ز صد بہار کاہ و نوجوانی

حنیف رامے


۱۳۱۲
افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۱۳

اجرام که ساکنان این ایوان‌اند
اسباب تردد خردمندانند
هان تا سر رشتهٔ خرد گم نکنی
کانان که مدبرند سرگردانند

حکیم خیام

بیت ۱۳۱۱

یاں سے ہیچ ہو بو جتاں ہیں

یہ عشق اسکا ضرور شیداں ہیں

پیاغ غفل

ہتاں کس ہیں بے ہوا اسکی یہ مرداں ہیں

جس کے ہم بھی ہیں

افسر الشعرا

عمل ... ۱۱۲۰

وقت است که از سبزه جهان آرایند

موسی صفتان ز شاخ کف بنمایند

عیسی نفسان ز خاک بیرون آیند

و چشمه سحاب دیده‌ها بگشایند

کمینه ... خانم

نمبر ۱۱۸

زیست آئی ہے سمندر کے جہاں میں ابد تک ہمیں
تا خوں ہی وقت حسین میں یقیناً جہاں ہمیں

سب عیسیٰ نفس خاک سے آب آیا ہے
پر ہو باتا کا چمن طالبین

افسرالشعراء

گردون ز زمین هیچ گلی برنارد
کش نشکند و هم به زمین نسپارد
گر ابر چو آب خاک را بردارد
تا حشر همه خون عزیزان بارد

حکیم خیام

[illegible]

از افسر الشعراء

اصل نمبر ۱۱۶

در دهر هر آن که نیم نانی دارد
وز بهر نشست آشیانی دارد
نه خادم کس بود نه مخدوم کسی
گو شاد بزی که خوش جهانی دارد

حکیم خیام

۲ ستمبر ۱۹۱۱ء

ملکہ کا سپہ سالار حبیباں کتاب ہے
اور بیٹھی اٹھی ہوکے کمال سے کتاب ہے
خادم ہے کسی کا تو کسی کا مخدوم
وہ چین سے بیٹھے جہاں کی کتاب ہے

افسر الشعراء

نمبر ۱۱۱

قومی ز گزاف در غرور افتادند
قومی ز پی حور و قصور افتادند
معلوم شود چو پرده‌ها بردارند
کز کوی تو دور دور افتادند

حسین خادم

چھولیں ہیں تیری آنکھیں عجب نینا

چھوڑ دو تصورات سے دعویٰ دلوانے

جب دو سے اٹھائیں آنکھیں جانا

سب تیری کوں سے دو جاجا پڑا

افسر الشعراء

---

۱ ڈینگیے شیخی باز ۲ غرور ۳ فدائی۔

نمبر ۱۱۵

تش باشد

توبہ بکنید سر کہ تش باشد

از بادہ کہ جوانی تیش

سر کند توبہ

اندر رمضان اگر تش باشد

بارے ز نماز نجات

حکیم خیام

تتمہ بنیاد

تقدیر نہیں ہے کہ سخن کا ہے کا

امرت کا پیالہ لب پہ آیا

ایسے ہی ہوا

نتیجہ نہیں کہیں

اور پھر رضائی نبی

جیسے وہ نیازوں کی کہاں آئیگی

از الشعر

حمل ۱۳۱۱

وقتیکه طلوع صبح ازرق باشد

باید بکف جام مروّق باشد

گویند که حق تلخ بود در همه حال

باید بهمه حال که می حق باشد

حکیم خیام

پنجشنبہ ۱۹/۱۱

جب وقت نے پٹکی کرن سورج کی

جب وقت نے ہاتھ میں ہوا لالٹین سی

اس وقت سے سر کٹوا دیا تیغ پہ

سب کشتی میں بہ حال میں تیغ کی ٹھیکری

سب ٹھیکرے کے حال میں میں توڑ کی

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۰۲

آنکه جان مخمور بود

از بادهٔ پیش بسیار مخمور بود

می خوردن ورا

می خوردن دوا

شفقی کین از اضطراب مخمور بود

وز خوردن وی بیماری

حکیم خان

ترجمہ بند ۱۲۰

محبوبی کی دنیا ہوں کہ شب کا نکھار
وارفتہ نہیں دل ان کو ستانی کا شعار
تو کہتا ہے دل ان کو کبھی مطلب کریں مست
دل ان کو مچھنی یعنی ہو وہ نوا اس سے یار

افسر الشعراء

ترانهٔ ۱۲۱

گویند که بهشت حور عین خواهد بود

وانجا می ناب و انگبین خواهد بود

گر ما می و معشوق گزیدیم رواست

چون عاقبت کار همین خواهد بود

حکیم خیام

[illegible]

ان عشق کی مستی سے ہے پیکرِ گل تابناک

[illegible] دوا

شعلہ اور شراب [illegible]

[illegible] ہست

[illegible]

انجام [illegible]

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۲۲

آن روز که توسن فلک زین کردند
آرایش مشتری و پروین کردند
این بود نصیب ما ز دیوان قضا
ما را چه گنه قسمت ما این کردند

حکیم خیام

۱۲۲۰

جز نور که است صبح ز نسبت تجلی

آرایش مهر و ماه و پروین همی

نیست

کیوان صفتی [illegible] طلبی [illegible] گردی

[illegible] بیاد وی [illegible]

[illegible] الشعرا

غزل نمبر ۱۳۳

عشقی که مجازی بود آبش نبود
چون آتش نیم مرده تابش نبود
عاشق باید که سال و ماه و شب و روز
آرام و قرار و خورد و خوابش نبود

حکیم خیام

نمبر ۱۲۳

جب سے ہی مجازِ عشق میں سیکھی [illegible]
کمالی بہوں سے نہیں کھو دیتی

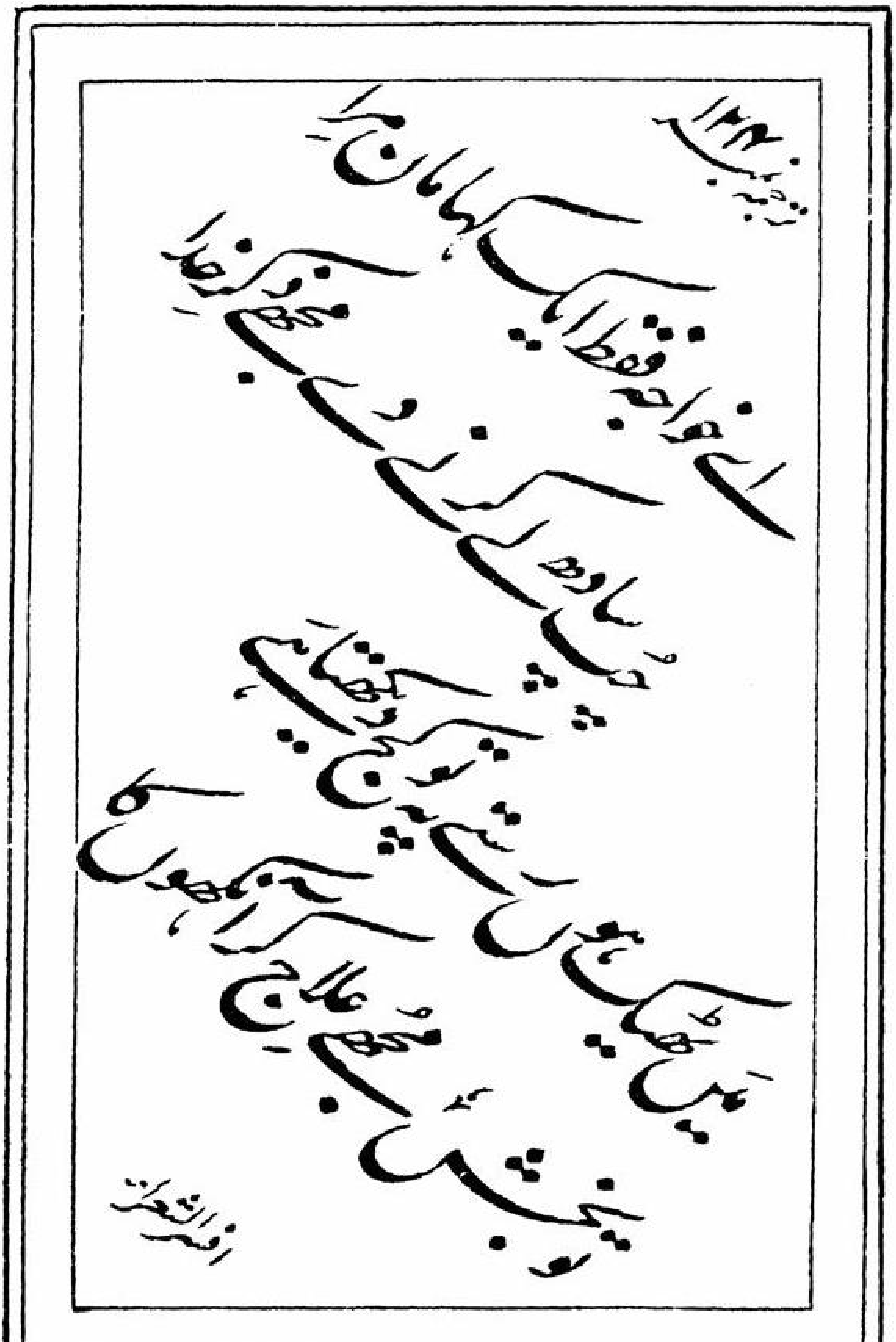
عاشق ہیں کہ سال و ماہ و شب و روز
بجز [illegible] چور [illegible] ہوں [illegible]

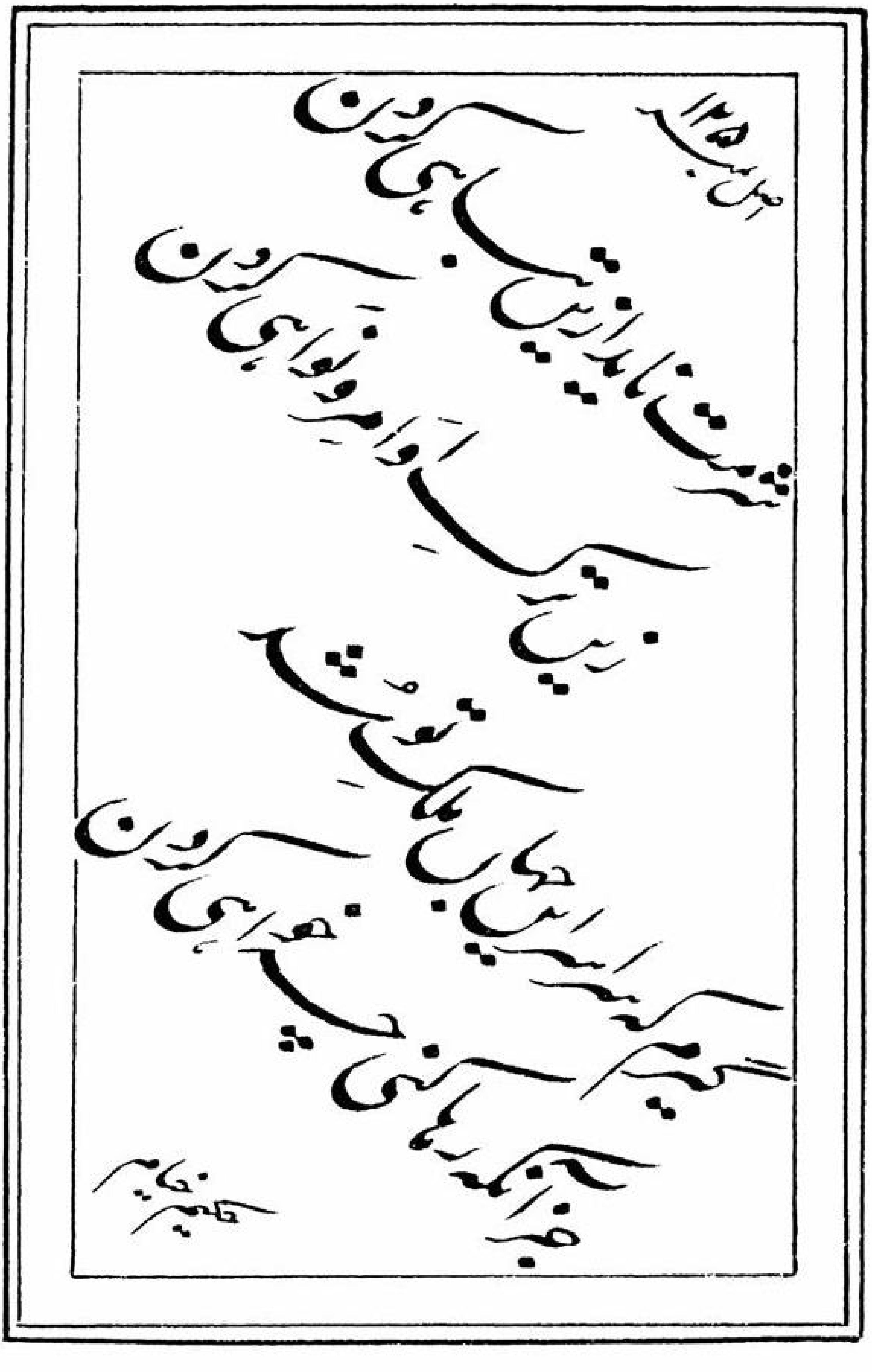
افسر الشعراء

اول سنبله ۱۳۴۲

ای خواجه یکی کام روا کن ما را
دم درکش و درکار مکن ما را
ما راست رویم و کج تو بینی
رو چاره دیده کن رها کن ما را

حکیم خیام





تختی نمبر ۱۵۱

کیوں تشنہ نہیں آبِ بقائے زمانہ

پیاسے ہیں آدمی و دعائے وفا

نا کامِ ملک ہیں دنیا کی

جس کے کھوج آب صفت

افسر الشعراء

مثل نمبر ۲۴۶

ساقی قدحی که کارسازان ز ستخرا
وز حجت خود نبنده و از ستخرا
مخور بیا روا با طاعت منع دوش
گر طاعت خالق بی‌نیاز از ستخرا

حکیم خیام

پنجم نومبر ۱۹۴۱ء

ہاں ساقیا پیالۂ عرفاں پلا مجھے
رحمان کی شانِ بندہ نوازی دکھا مجھے
مغرورِ عبادات نہ ہو شیخِ نابکار
مخلوق کی اطاعتِ خدا کا بتا مجھے

افسر الشعراء

[illegible] ۱۲۴

کس خلد و جحیم را ندیدست ای دل
گو کیست کز آن جهان رسیدست ای دل
امید و هراس ما بچیزیست کزان
جز نام و نشان نه پدیدست ای دل

حکیم خیام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غزل نمبر ۱۳۸

نوای ز فراق در زبان دارم

نوای وصال شان دهان دارم

من با تو نگو بیست چسان دارم

بزار سال گرده ایستاده خیال دارم

حکیم جامی

ضمیمہ نمبر ۱۳۸

[illegible] وقت [illegible] سخن

[illegible] وصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

غزل شماره ۱۳۹

با دوست کنج تیغ و جواب است مرا

سر در پی سیال قیامت است مرا

پیش دل نصیب کباب است مرا

در کلبه او ما شراب است مرا

حسین خادم

پیشینہ نمبر ۱۲۹

ہے تلوار کا ایک ہاتھ سب سے ہی لاجواب

ایسی تمام سال ہوئی فصل نصرت ثبات

اس کی ہی بات

اب کہ ہی ودانت

دشمن کے لیے کی گئی ہے سکھا جاتا شراب

اس کا آما

ہے کم سے کم

افسر الشعراء

از من بنده

... نیک ... است

چون ... زیر زمین ... است

... نقصان

چون ... شکست

چون ... ی

... آن ... است

حالیست میان ... آن آن

من بنده آن ...

حکیم خیام

نتیجہ بنام

بیتاب ہوں میں تیغ عشق سرکار کی

پیاسا کہ نہیں حضور کا افضال

کس نخچیر ہے میں ہیں ان دونوں سے

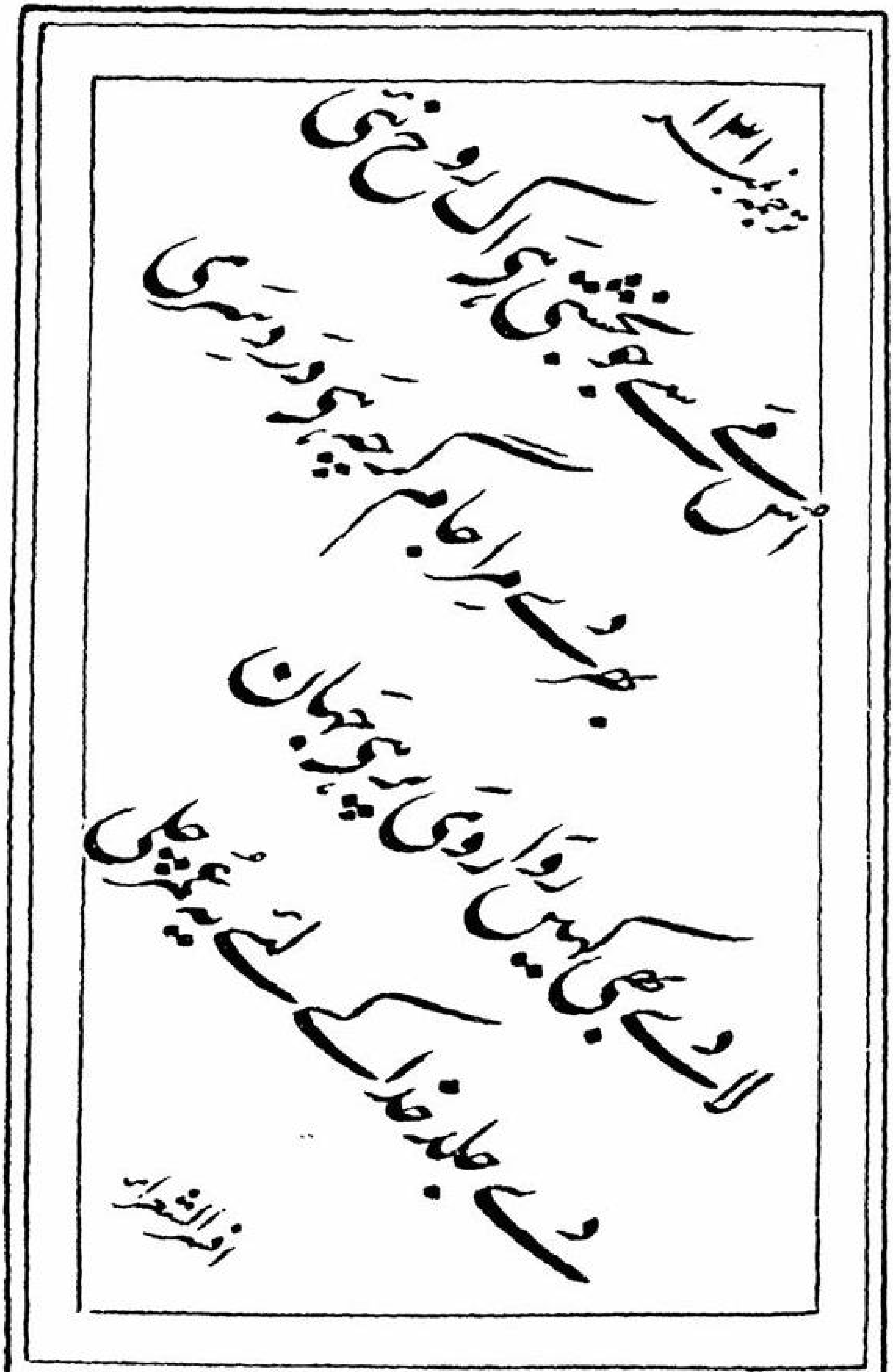
مرتا ہوں میں واسطہ ہے آگے ہیں کمال

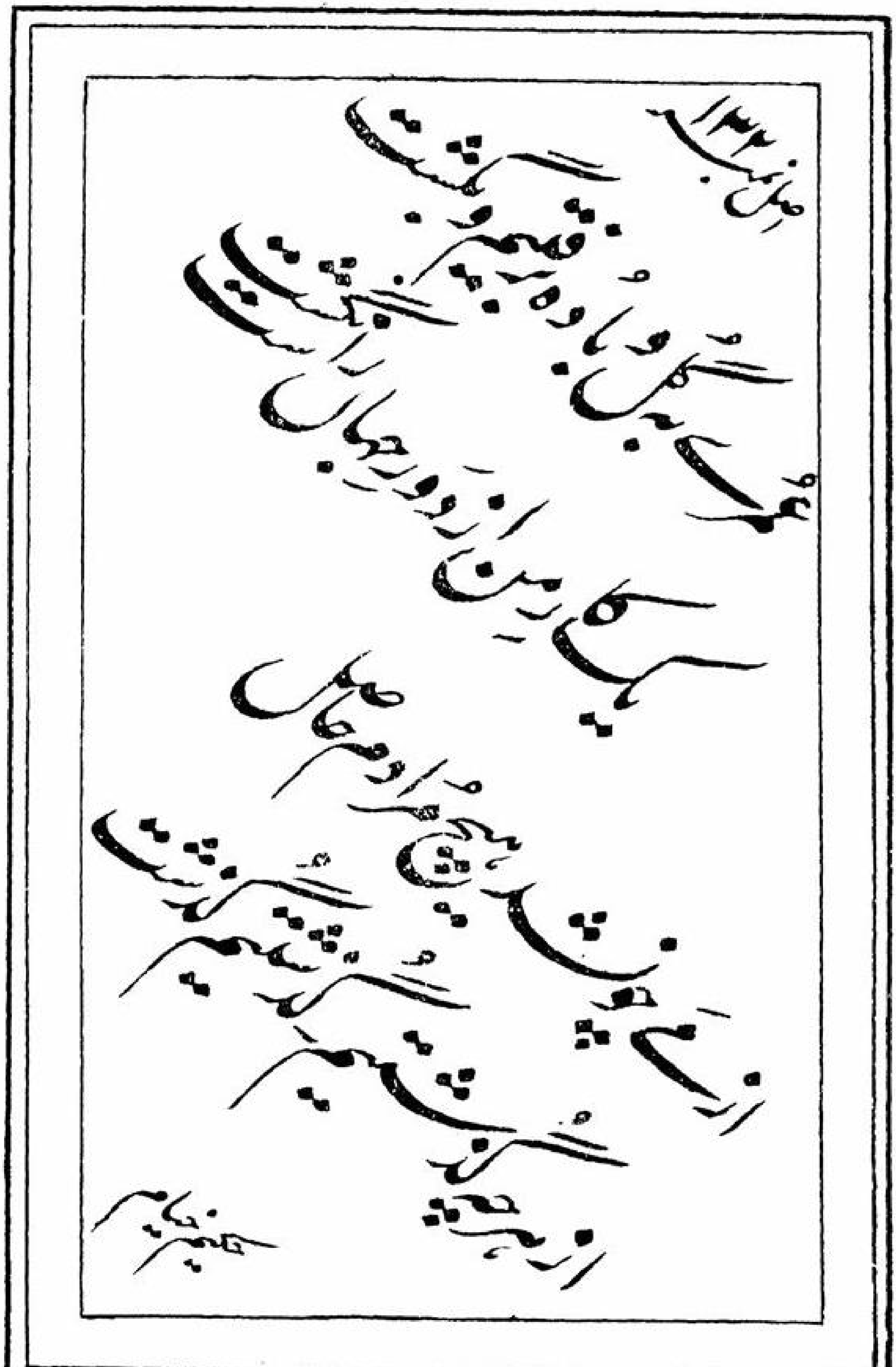
رئیس الشعراء

عمل زنبیل ۱۳۱۰

زان باده که عمر را حیاتی دگر است
پر کن قدحی اگرچه ترا دردسر است
بر نه بکفم که کار عالم سمر است
پیش آر بنقد که عمر من درگذر است

حکیم خیام





پنجشنبہ ۱۲ ۱۳

و ہیں نزد امید

سب وقت بیتے کا صرف اٹھانا ہو

ایں دو روز آپ کے

جب سے بھی حال صاحب نہ ہوئی آپ کی

خبر نہ ایں سو دہایا پوچھا

افسر الشعراء

۵؎ دہایا پُوچھا - یعنی در گذرا

اول بهمن ۱۳۳۳

دردمند بزبان حقیقت مست است

زیرا که درین راه کسی نیست که مست است

بس دوست عزیز را ثنا خوان مست است

امروز چو دی شناس و فردا نیست

حکیم خیام

ستمبر ۱۳ء

اس باغِ بہشت سے کیسا پھول کھلا

اس میں سے بھینی بھینی [illegible] پھیلا

اس [illegible]

جو [illegible]

تاریخ [illegible]

افسر الشعراء

[illegible] ۱۳۴۱

ای [illegible] پیوست

[illegible] پیوست

در دیر مغان [illegible] است

امروز [illegible] نیست

وانکه همه جهان [illegible]

حکیم خیام

تحریر ۱۳۴۲ھ

اے صاحبِ عقل بس کن کو قصہ ہے بس
دنیا میں نہیں الا فسانہ کا سرنامہ ہے بس

ہم حسنِ عقل سے ہے معلوم
کہ سانس جہان آگہی ہے بس

افسر الشعراء

مثل سنہ ۱۳۵۵

در خدمت تو میان بستہ

ای دل ہمہ نصیب تو گردون شکستہ

احوال تو بیکسی

ای کار تو ایں

ای جان تو در نیمہ جیب ... شکستہ

حیف عاقبت کار تو بیدل شکستہ

حکیم ضیا

نمبر ۱۳۵

اے دل تری قسمت میں یہی [illegible]
[illegible]

حالت [illegible]

اے جان [illegible]
[illegible]

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۰۹

دارنده چو ترکیب طبایع آراست
از بهر چه او فکندش اندر کم و کاست
گر نیک آمد شکستن از بهر چه بود
ور نیک نیامد این صور عیب کراست

حکیم خیام

نتیجہ ۱۳۰۶ھ

خالق نسخۂ تہذیب طالع آئین سب

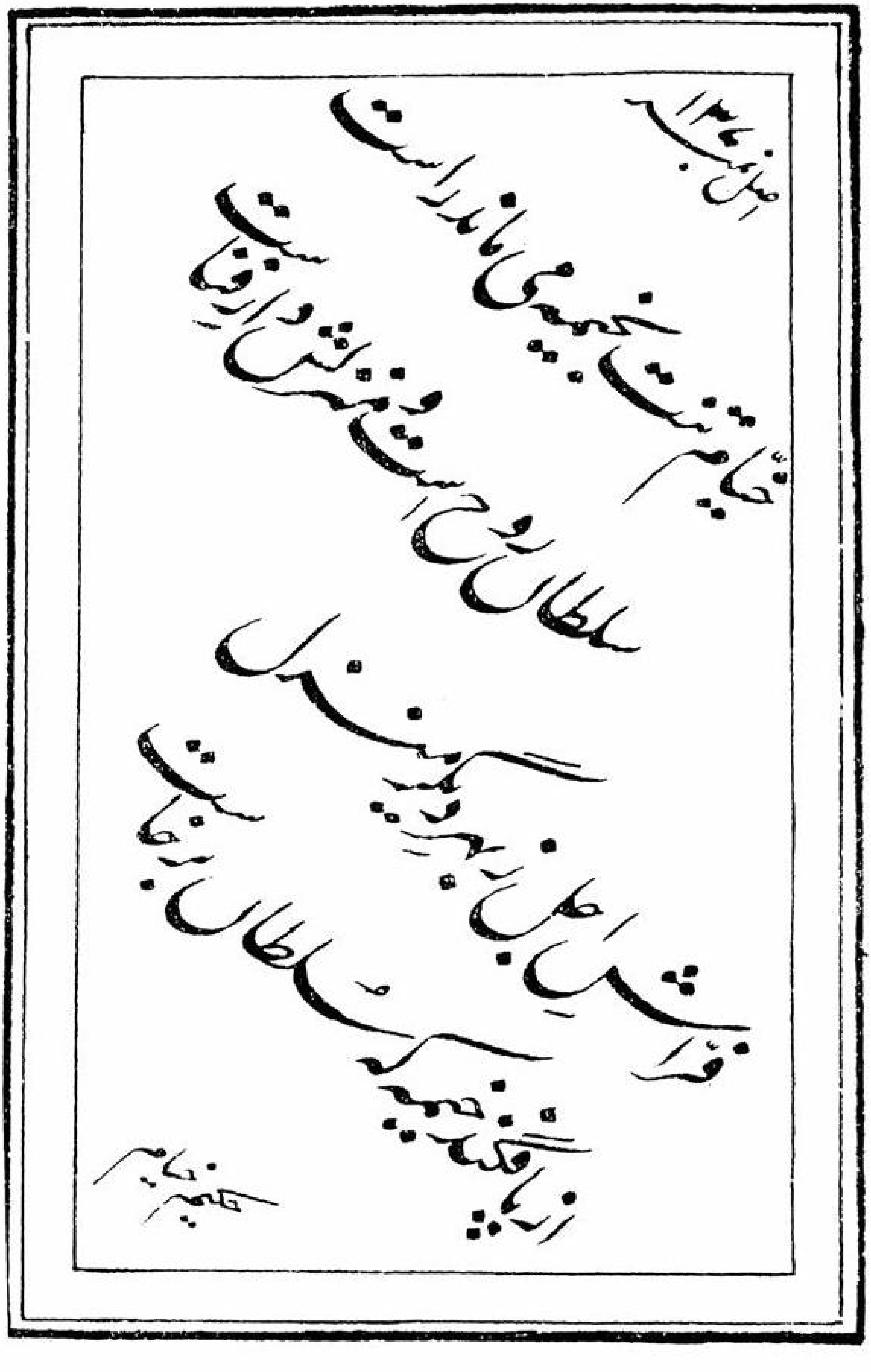
پیش کش کیا کیا مطالب

پیران میں [illegible] کا عیش

تحسین صاحب تواریخ کا سبب

دل کو نغمہ آئین تواریخ کا سبب

افسر الشعراء



[illegible]

خجسته [illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

افسر الشعرا

اصل نمبر ۱۳۱

ساقی این بہشت ہمہ مشتاقی طیب است
جنت می و ساقی لب و باقی طیب است
این جاست می و ساقی و حوران جاست بہی
بین دو جہان از می و ساقی طیب است

حکیم خیام

پنجشنبہ ۱۳۸

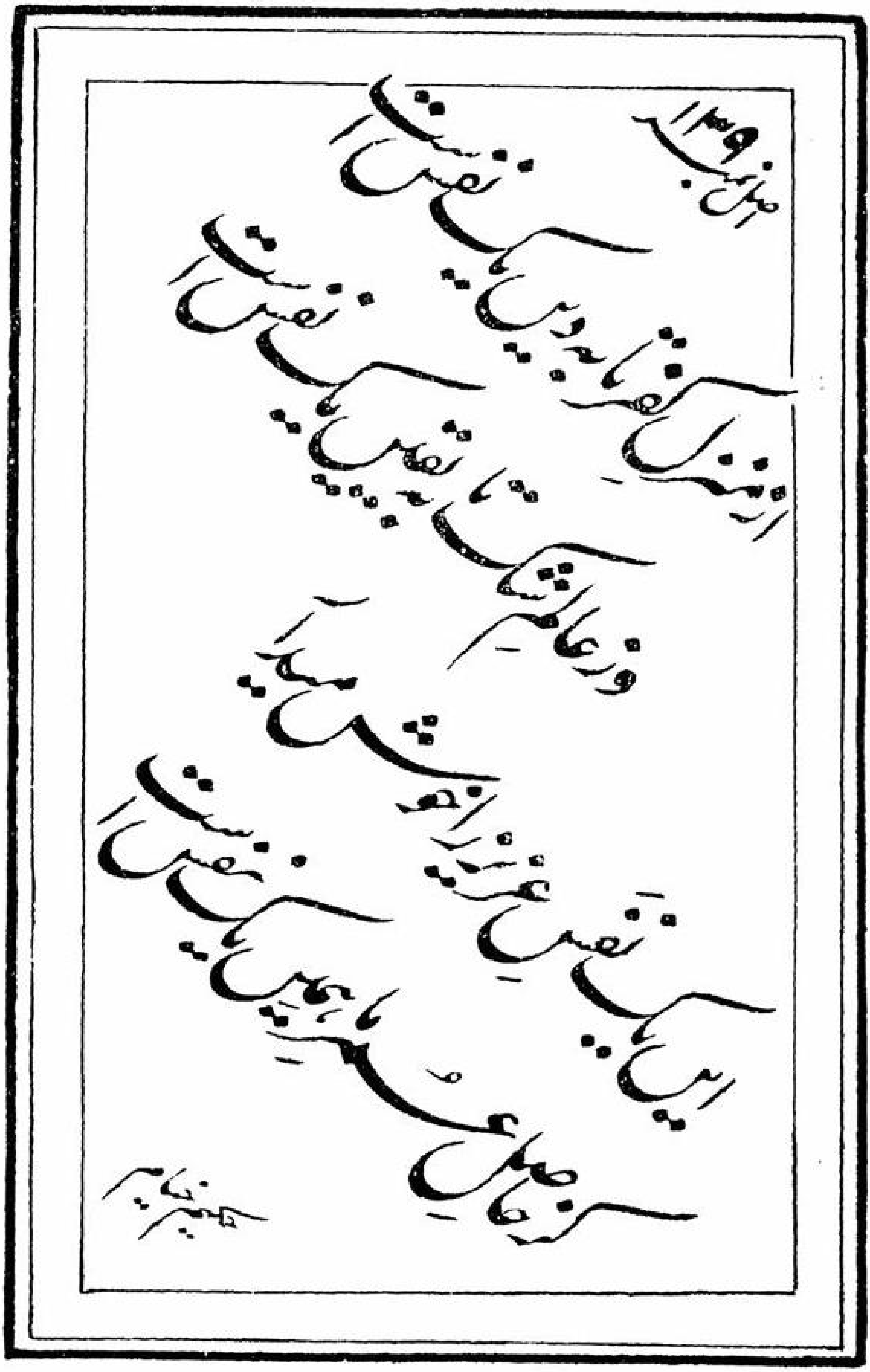
مشتاق ہے کس کی تجلی کے گیسوئے حسن کا

جنت و ستائی کی نعمتیں ادبی سب

سب کبھی یاں اور وہاں بھی وہی

چھوڑ دو اب جھک ان آن کبھی سب کر

افسر الشعراء



نمبر ۱۳۰

[illegible] ہے قفس

[illegible] ہے قفس

[illegible]

[illegible] گلزار

[illegible] ہے قفس

[illegible]

افسر الشعراء

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب ضعف ہے وہ جس طرح بیمار کی نبض

آتی ہی نہیں جاتی ہی نہیں تھمتی ہی نہیں

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۸۱

[illegible]

حکیم خیام

۱۲۸۱ [illegible]

[illegible]

افقر الشعراء

ص ۱۲۴

دریاب که از روح جدا خواهی رفت

در پردهٔ اسرار خدا خواهی رفت

می نوش ندانی از کجا آمده‌ای

خوش باش ندانی به کجا خواهی رفت

حکیم خیام

بیت نمبر ۱۲

کرنوں سے تجھ روح سے ہونا ہے جدا

جائے گا کس پردہ سے جدا

سے جائے کہاں آیا

میں شوق سے میں جانے کہاں جاؤنگا

جب چمن سے جب جانے کہاں جائیگا

افسر الشعرا

فی سنه ۱۳۲۱

شادی مطلب که حاصل عمر دمی است
هر ذره ز خاک کیقباد و جمی است
احوال جهان و اصل این عمر که هست
خوابی و خیالی و فریبی و دمی است

حکیم خیام

بهمن ۱۳۱۲

ای بهشتی که ز بستان تو یک قصه بری

ای طبیبی که ز تو باز تو تلخ و تری

نزد پهلوی

لب کس یاد

من دارم ز فراقت عیشی و بیدی

که ز خواب خیال تو ز تو بیداری

افسر الشعرا

سنہ ۱۲۸۲

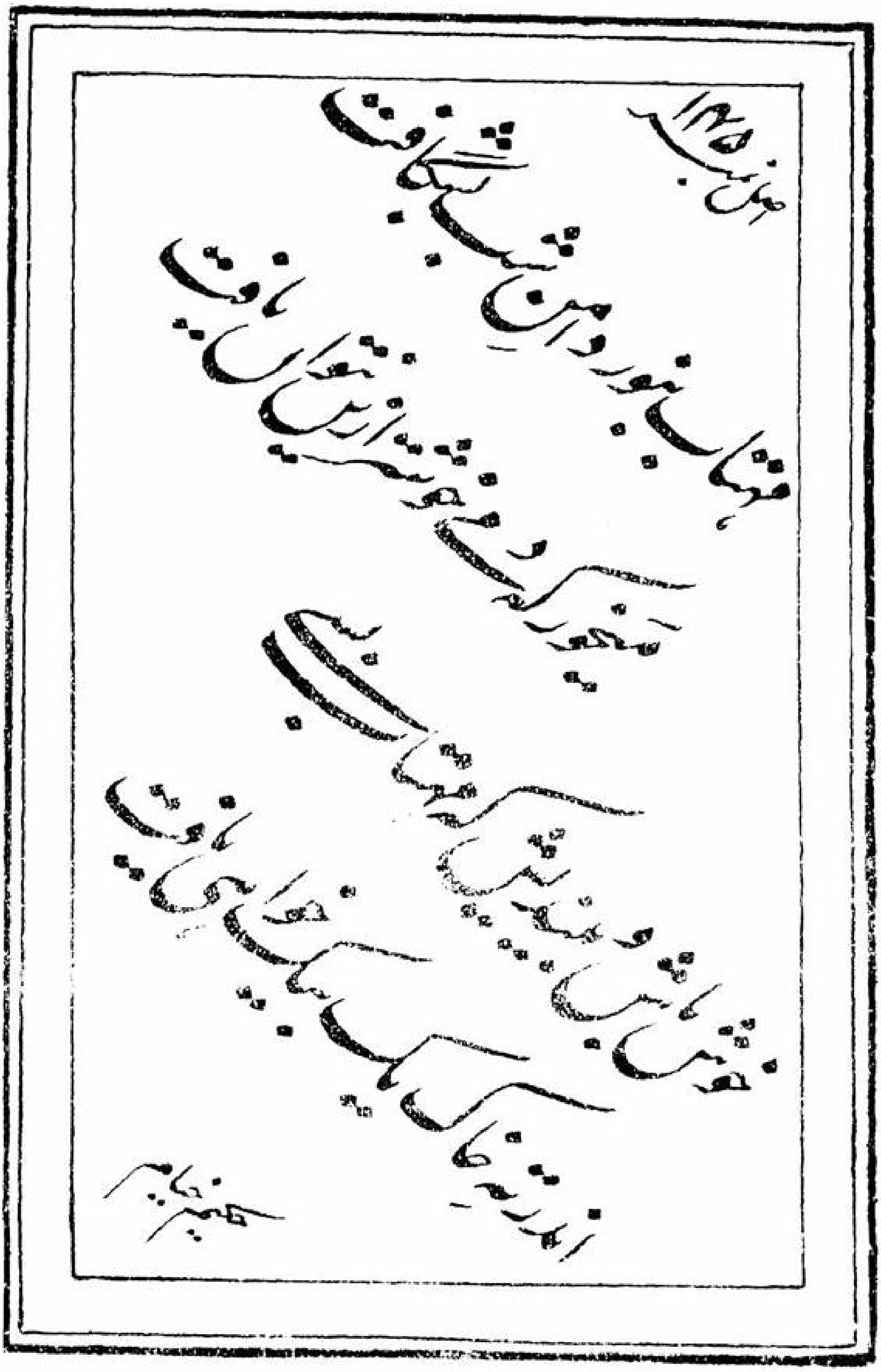
بلبل چو بباغ نالہ بر دوست گرفت
شمع ایں ہمہ نالہ بر دوست گرفت
زاں پیش کہ مژگان از سر حبیب
گردید افلاک پیالہ بر دوست گرفت

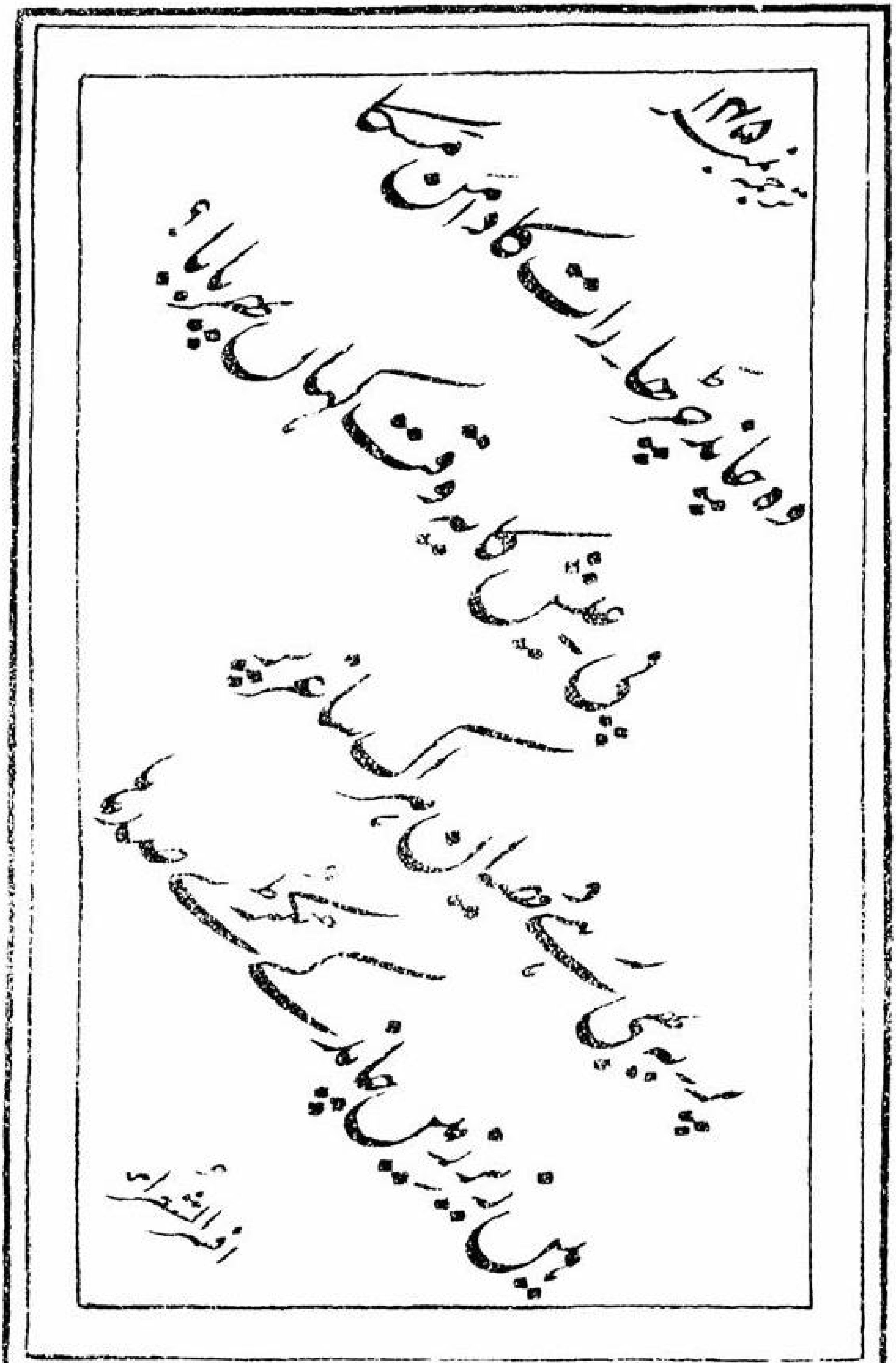
حکیم خانم

ستمبر ۱۹۲۸

جب باغ میں بلبل کی چہک تھی پیدا
لالے کی طرح چاک تھے شیدائے عرفاں
سب ایک ہیں
سرکو جھکا لیتے ہیں
تب آ کے جو کچھ پوچھا تو [illegible] شخص کا پیالہ ٹھنکا
[illegible] وہ فلاں

[illegible] الشعراء





سنه ۱۳۲۶

از یاد وصال و لب و چشم تو برفت

بگذشت ز ... در جستجوی ... برفت

اکنون که نشستیم بی تو آمد یادم

بعد از تو هر آنچه بود و ... برفت

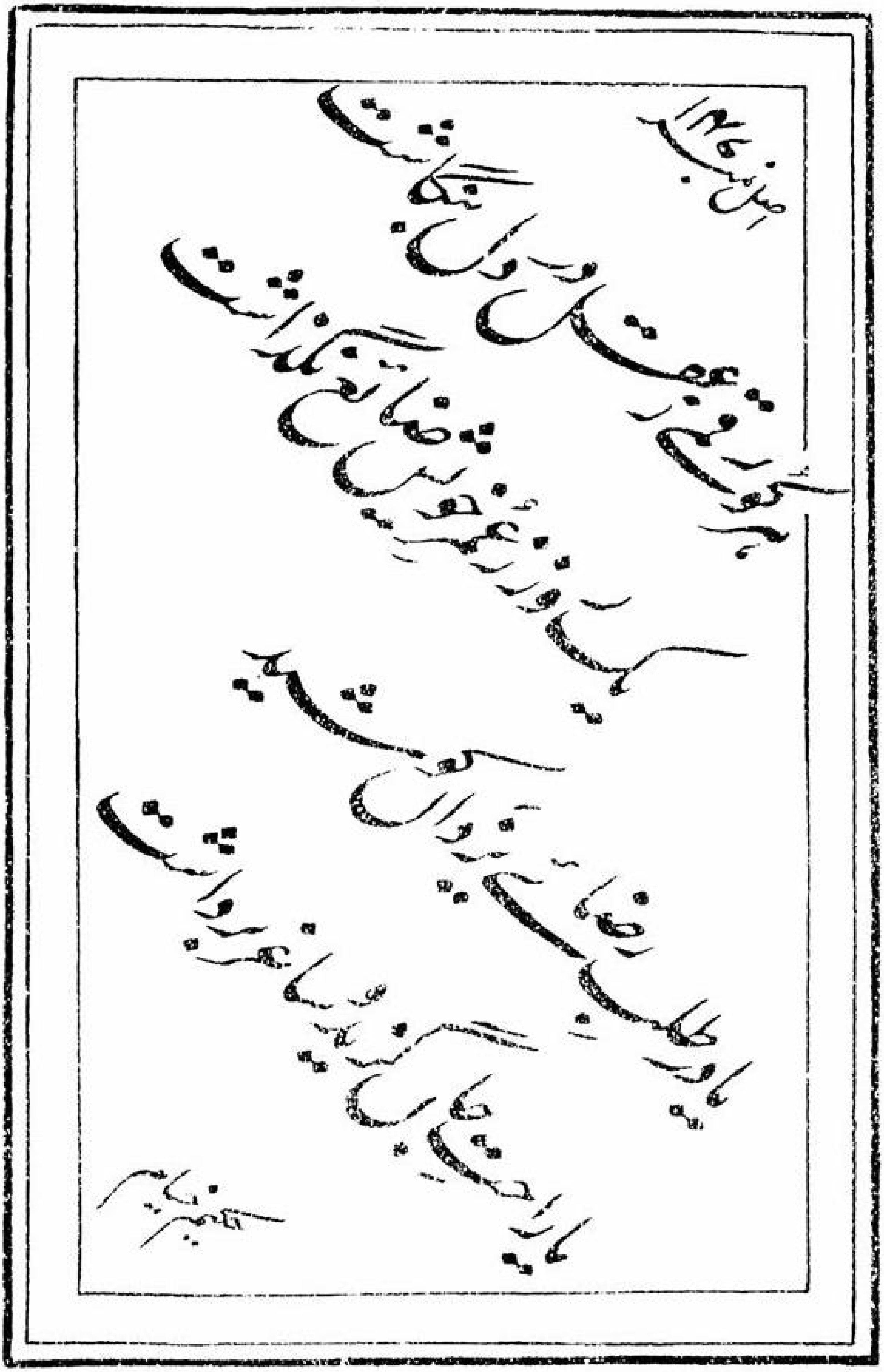
حکیم خیام

یکم جنوری ۱۹۴۰ء

دل نے جو صبا سے تری جو تھی باقی
چھوڑا بھی اور تیرا نہ سا ساقی

اب میرا ادا صبا ان سے کہتی اس
وہ بات کے بعد سے تھا تیری آب جوانی

افسر الشعراء



[illegible]

چون کرده قهر و لطف او صنع خدا
در عهد ازل بهشت و دوزخ ما
پیش تو بهشت است و ز رنج نیست
به آنست که در بهشت زیسته نیستم

حکیم خیام

بخطِ ۱۲۸۱ھ

جب لطف و غضب ایک ہیں سب تمثالا

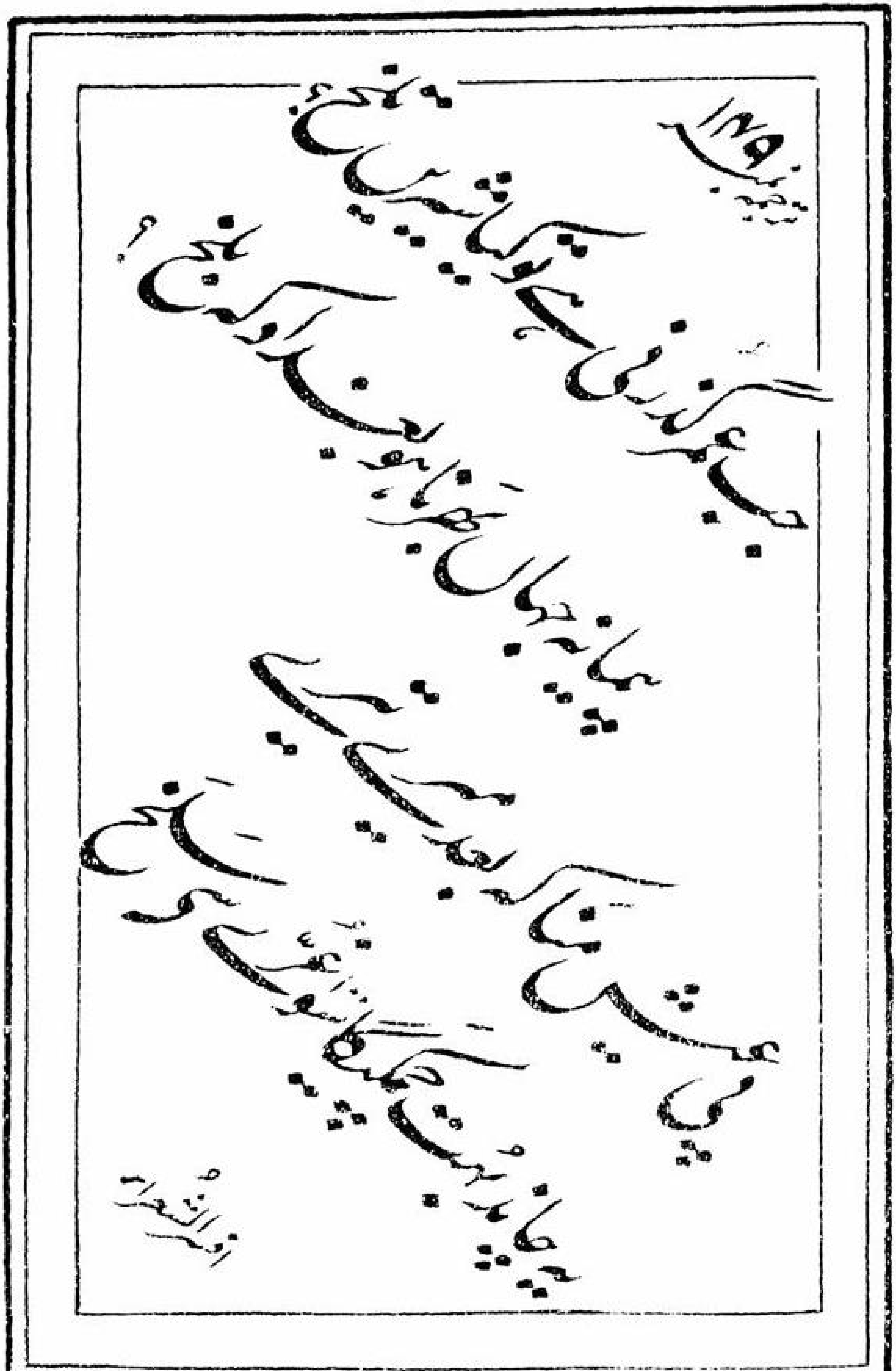
کس روز ازل پہ بہشت و دوزخ کی بنا

جنت تری محفل سی کوئی تیں ہے بجا

اچھا ہے کہ جنت ہی نہیں نہیں جا بنا

افسر الشعراء

سنه ۱۲۷۹


۱۲۸۹

از منتخبات

این چشم جهان بیشتر ز دنیا نماید
گرسته بیس بس آن پیشاو

به جان کسی دیده داغ دارد
داغ دیرینه بیداری داغ نهاد

حسین خادم

پچپنواں ۵۱

پیچ در پیچ تشویش و غم اُن دیتا ہے
سب بتیں ہیں کہ گتھی٥ کو سلجھا دیتا ہے

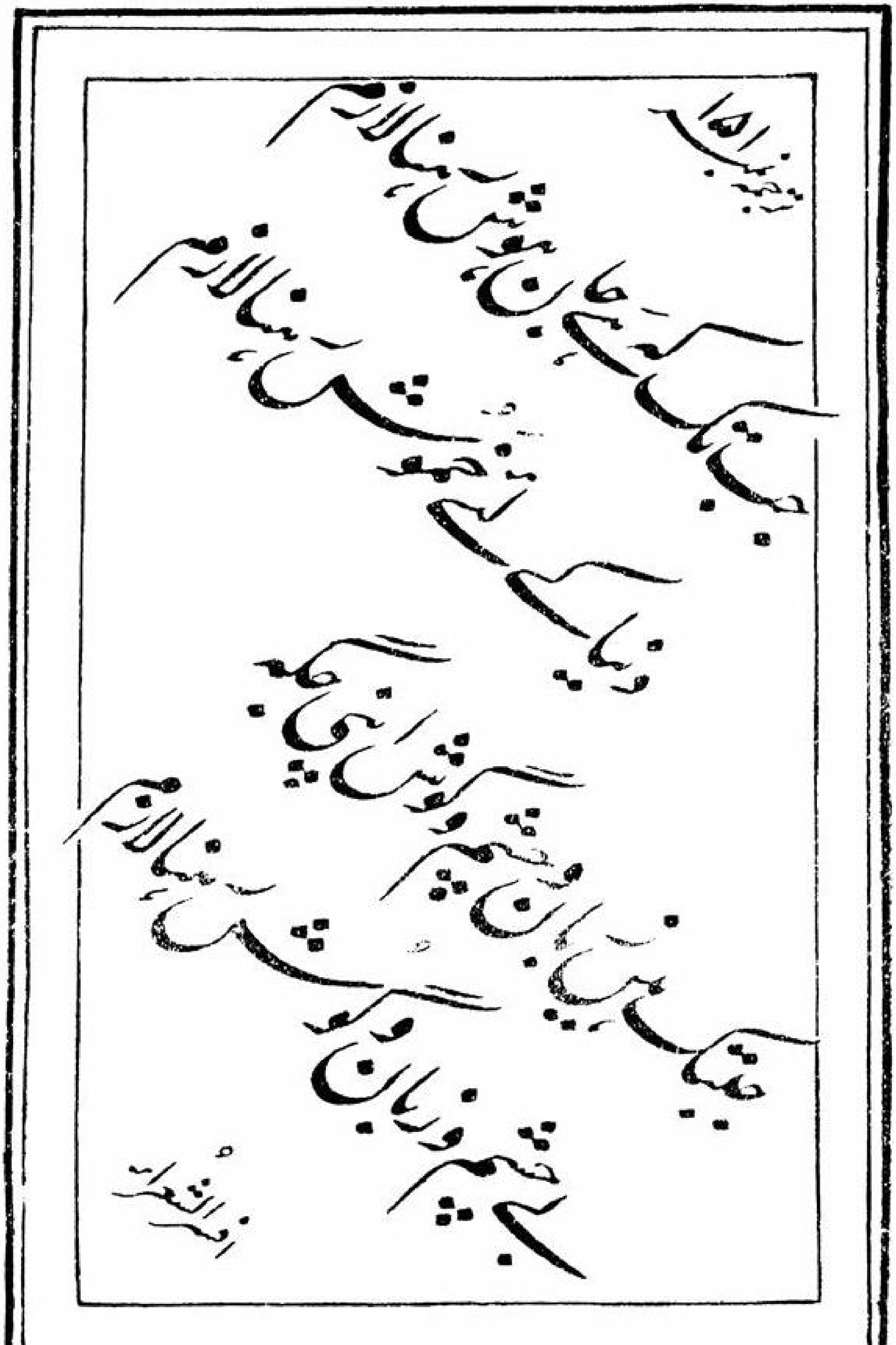
یا جہاں کہیں میں کوئی داغِ ملال
چشم اس پہ نیا داغ لگا دیتا ہے

افسر الشعراء

٥ گتھی یعنی گرہ ـ گانٹھ

در عالم جان بچشم می باید بود
در کار جهان بچشم می باید بود
بی چشم و زبان بچشم پا باید
با چشم و زبان بچشم می باید
بی چشم و زبان

کتبه ...



ص نمبر ۲۱۵

گویند بسی که ماه رمضان گشت پدید
من بعد بگرد باده نتوان گردید
در آخر شعبان بخورم چندان می
کاندر رمضان مست بیفتم تا عید

حکیم خیام

نمبر ۲۸۵

کتنے ہی بھری دنیا میں تمنائیں جہاں

کافر ہی ہوا اب تیری تیغ کے تلے

آئی ہی پیش آمد سامان عیش کے

سارا زمانہ مستی ہوں عیش کے

افسر الشعراء



بتمبر ۱۳۵۸

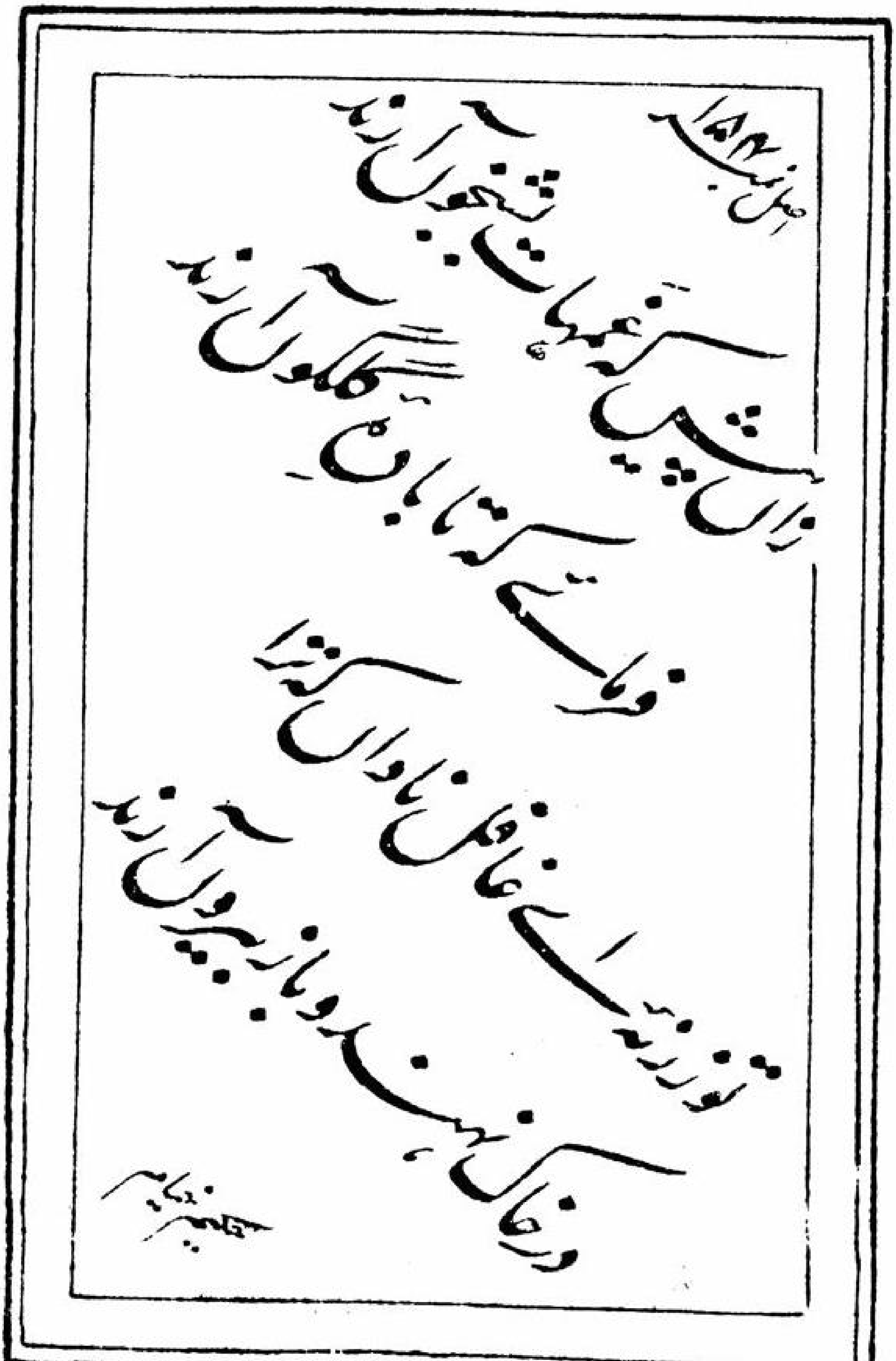
صحن چمن کے پیش تو ہم تیشہ ہیں مگر

زودتر آپ نقش ہیں معشوقوں کے

انصاف زمانے کی بات نہیں

دامن شہنشاہ اپنے آئینہ دل بہ خیر

زور الشعراء



[illegible]
[illegible] شیخ نجف لائیں
جب تشنہ [illegible] لائیں
دے حکم [illegible] جواب
ناحق زر و مال [illegible] لائیں
دو [illegible]

افسر الشعراء

چون مرده شوم خاک مرا گم سازید
احوال مرا عبرت مردم سازید
خاک تن من به باده آغشته کنید
وز کالبدم خشت سر خم سازید

حکیم خیام

[illegible]

مرجاؤں جو ہمیں [illegible] آنکھوں [illegible] لیں

[illegible] عجب [illegible] کالیں

احوال [illegible] کا [illegible]

پھیرے [illegible] مری ناک [illegible] الیں

[illegible] تشت [illegible]

غالب [illegible]

[illegible] الشعراء

اصل نمبر ۱۵۱

آنها که کشنده شتران اند
وانها که مدام در صحرا اند
یک شیخ نیست همه در گرداب اند
بیدار یکی است دیگران در خواب اند

حکیم خیام

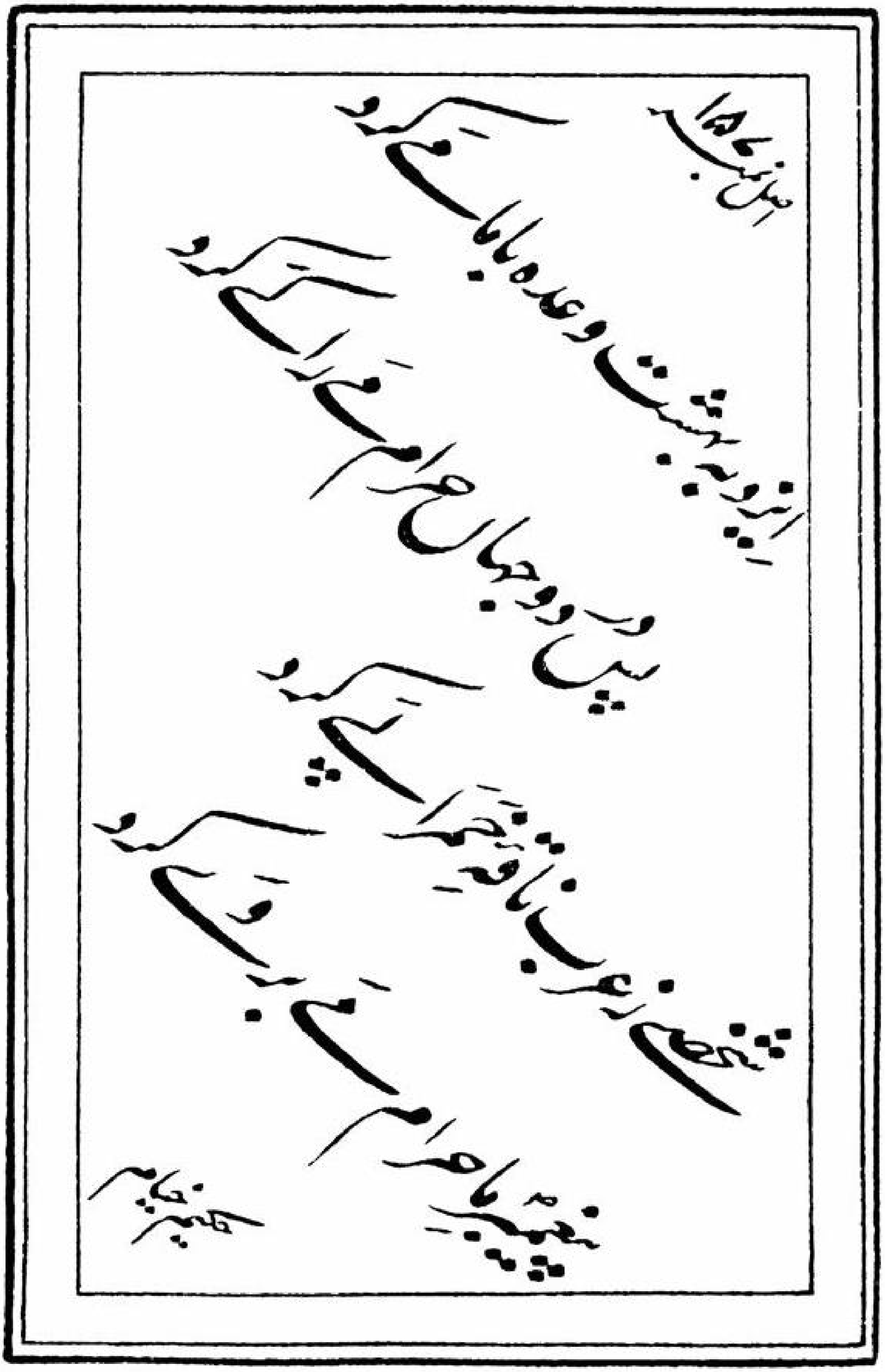
زینہ نمبر ۱۵۶

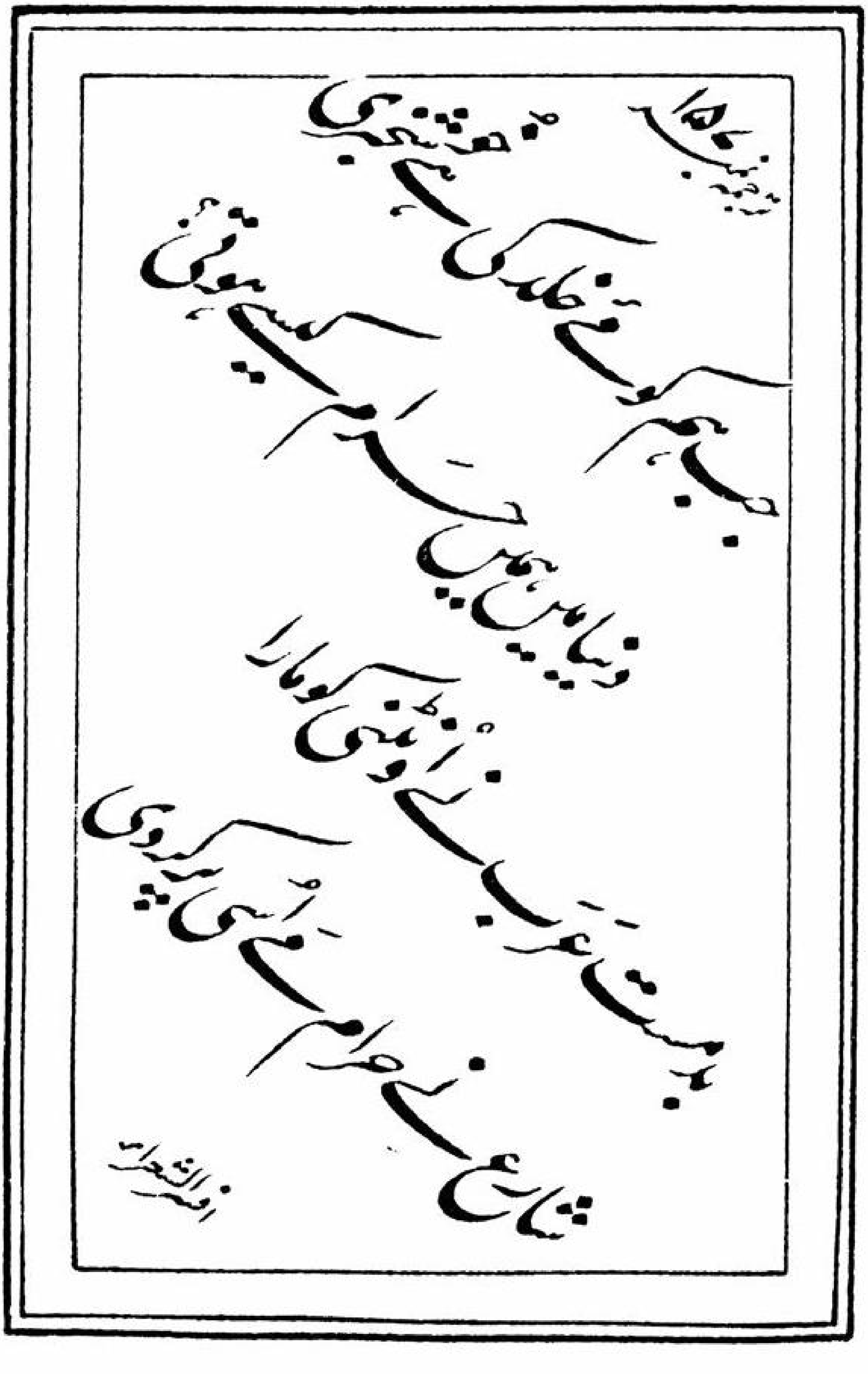
وہ بھی جو تیرا ہی نہیں آ اب ہیں ہیں
وہ بھی جو بیدار ہی نہیں ہو چکا اب ہیں ہیں

تیرے دامن
جن کو نہیں ہے ایک سی بھی سب ہے
سب ایک ہی جا آ گیا ہے سب جدا ہے ہیں

افسر الشعراء

ؔ یعنی بجز جناب احدیت کوئی بیدار نہیں۔


حکیم خیام



۱۵۸

آن قوم که [illegible] آمیختند

[illegible]

تا از عمل [illegible]

[illegible]

وان قوم که [illegible] ندارد

حکیم خیام

نتیجہ ۱۵۸۱

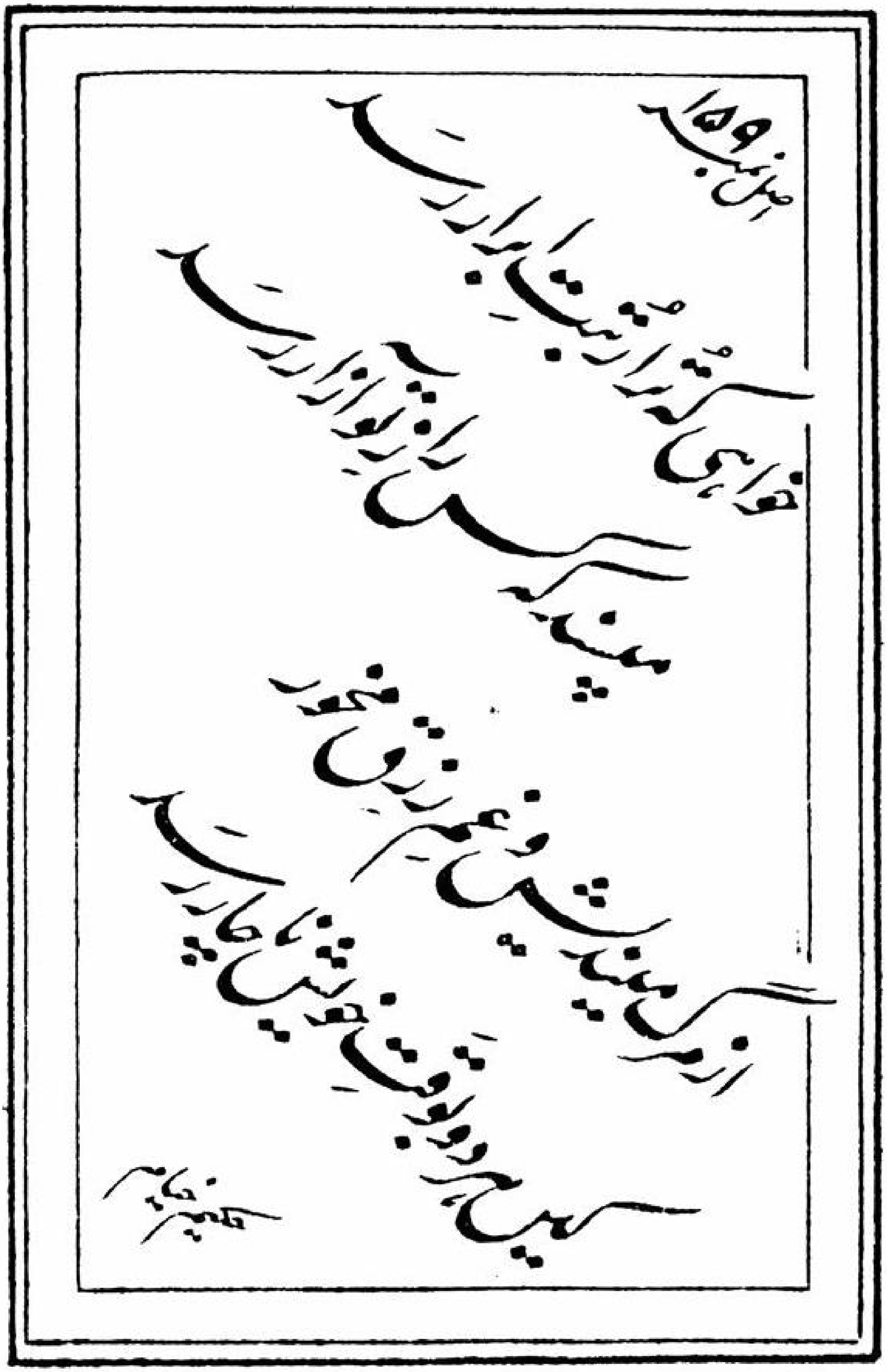
وہ نقش ہیں کہ جو ثبت ہیں سینۂ گیتی پر

آدمیت کے ہیں آئینہ

مکالمات ہیں سکھئی باتیں سکھیں

شہیں قابل ہیں وہ مردانِ خدا

افسر الشعراء



نومبر ۱۹۵۸

مقصود ہے سکیش نہیں جانِ اسرار

ہے کیسی تری روح کو ہست و دل آزار

ہے ذوق کا غمزہ بیٹھو

منزل نہ گذرے ذوق و وقت پہ زوال الاحاد

منچلے سیکھتے

افسر الشعراء



نمبر ۱۹۰

جو باتیں عقل کی ہاں و ہاں عقل کی ہاں ہاں

سینے میں تیری شوق بیت گردان

ہے کہ حسن زیبا چاہیے

چاہیے کہ سب کہ سوز گردان

افسر الشعراء

مثل نمره ۱۶۱

ستیزند

در راه خیال و که سلامت ستیزند

با خلق جهان زی که قیامت ستیزند

با آن روی ترا

در سجده که روی چشم چنان ستیزند

در بتکده‌ها بنده و لا مستیزند

حکیم خیام

۱۰۶۱

بولی راہ میں طلیل کو کیسے بھی سلام

اس طرح سے جی جس طرح جیتے ہیں عقاب

سب ہی کے ہاتھ تو اس وضع کی جا

مگر نہ ہوں کہ ہمیں بتا ہیں ناکام

افسر الشعراء

از ۱۲۱۲ سخن گفتند

در سفتن بانواع نبش سفتند

وین بیخبران ازل

واقف چو نیند ز اسرار

اول زنخی زدند و آخر خفتند

حکیم خیام



نمبر ۱۶۳

چون شاهد روح خانه پرداز شود
هر چیز بسوی اصل خویش باز شود
این باز وجود را به طبل ارجعی
زانسان که ز روزگار بی باز شود

حکیم خیام

نتیجہ ۱۳۰۲

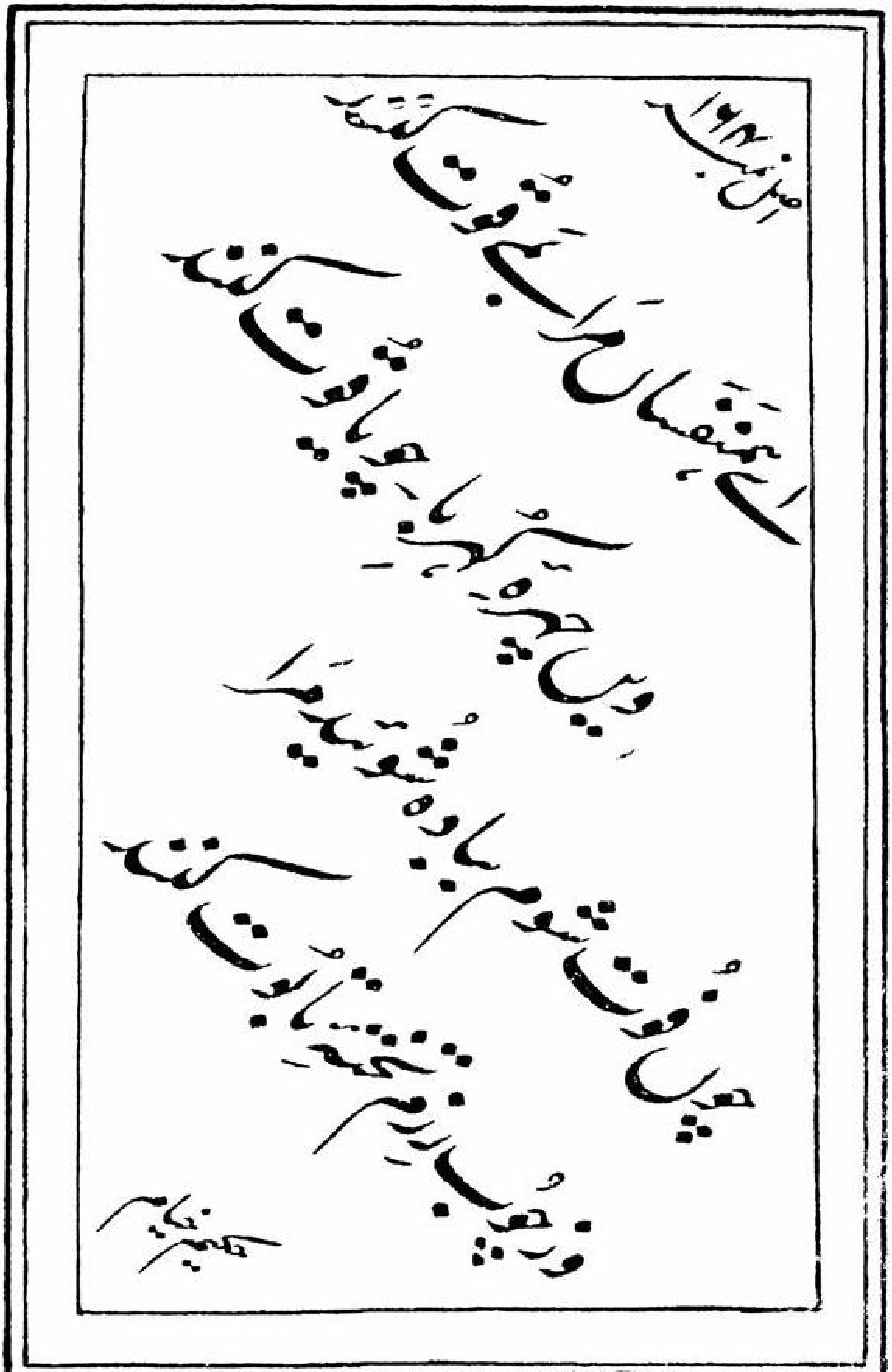
جب روح مری تن [illegible] جا نکلی

[illegible]

[illegible] جو یہاں زباں سے [illegible]

پھر اس کی کبھی آواز نہیں آئی

افسر الشعرا



یکم ستمبر ۱۹۴۰ء

پاروا ہے گلشن کی دنیا میں ثبات

پیچ و زار درد اس سے کرنا پا ثبات

یہ چھوڑ کر روح اس سے نہ بنا

مرجاؤں جو میں تو شراب سے بنانا ثبات

آنکھوں کی کلیسی سے

افسرالشعراء

از ص ۱۶۵

گویند بهشت و حور عین خواهد بود
آنجا می ناب و انگبین خواهد بود
[illegible]
[illegible]

حکیم

نمبر ۱۶۵

کتنے بیکس [illegible] ہو گا

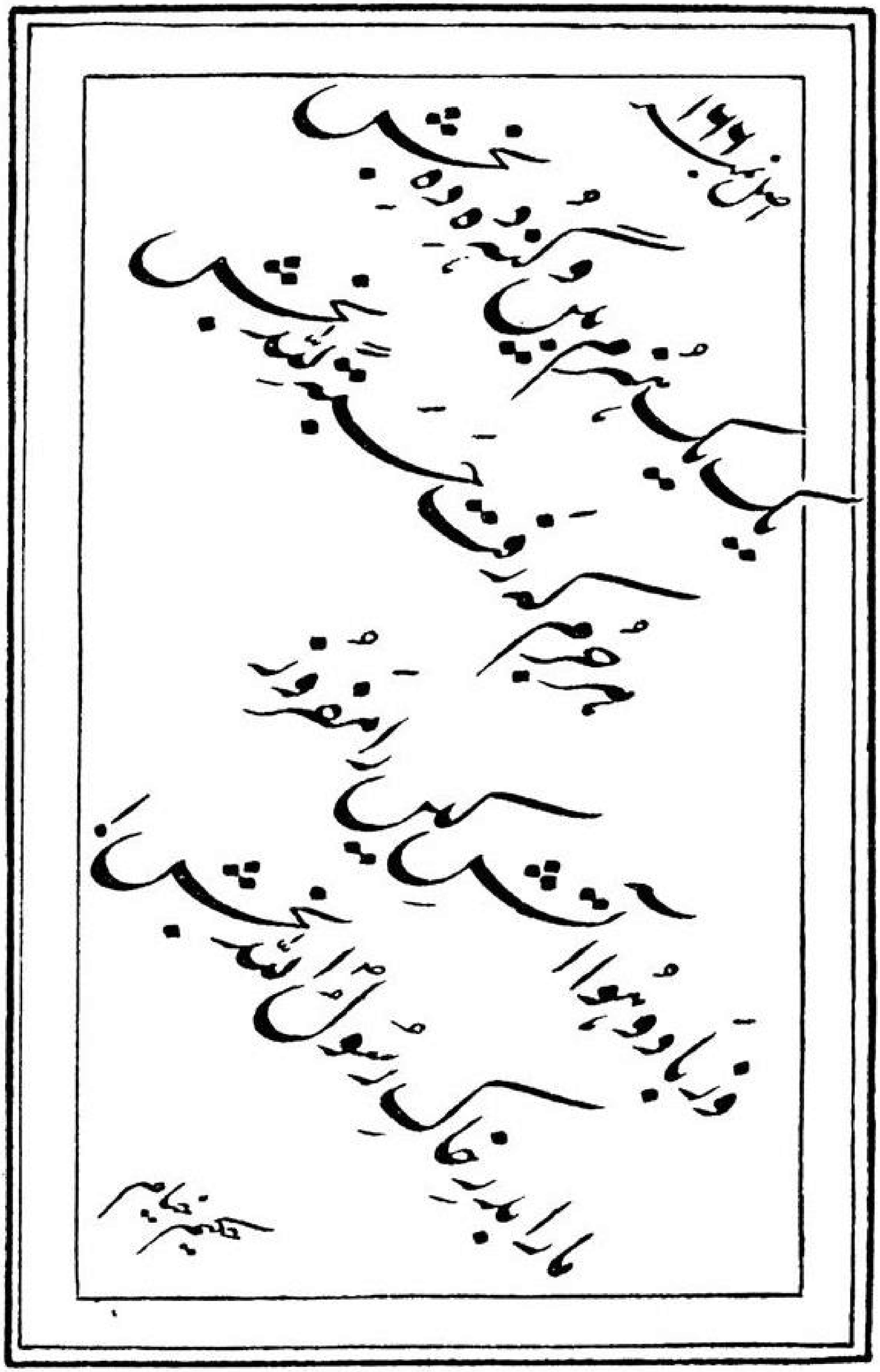
[illegible] بے نیازی [illegible]

وہ بار [illegible] آرائی [illegible]

اس [illegible] بھی [illegible] ہو

[illegible] اٹھا [illegible]

[illegible] الشعرا



رباعی نمبر ۱۶۶

ہے کس کی نصیحت وہ دوہ وہ نیم شب
یہ حسب نیم شب
وہ صبر ہوا وہ کس سے طاقت
توبہ سے انتقام سے نیم شب
صحبت بدرخاک رسول اللہ

افسر الشعراء

لہ بدرخاک رسول اللہ۔ اضافت مقلوبی ہے۔

۱۶۱

یک نفس ز زندگانی گذرد
مگذار که جز به شادمانی گذرد
زنهار که سرمایهٔ این ملک جهان
عمرست چنانکش گذرانی گذرد

حکیم خیام

بتجربه ۱۶

جو کسی بھی بانس نہ نکی سے نند سے

از ہر کس کہ مردہ نفسی ہستی سے

سوزناکست چمن سی کہ سے

حسب طرح گلزار سے گلستان سے

افسر الشعرا

[illegible] ۱۹۶۸

مسکین تن من که در غریبی فرسود

آوازهٔ ما بسی [illegible] نمی دارد سود

عمری که [illegible] بتنگدستی [illegible] تا زیست نبود

تا جان بتن است اطلب [illegible] خواهد بود

[illegible]

تحریر ستمبر ۱۹۲۸ء

کیا قیامت ہے کہ آئینہ ہیں تیغِ تیز میں

کیا اوج ہے کہ ...

یہ بھی نیرنگی عجب ہے ...

اب بھی تک طالع ایک کمال ہے ...

رقم افسر الشعراء

رباعی نمبر ۱۶۹

آورد باضطرارم اول بوجود
جز حیرتم از حیات چیزی نفزود
رفتیم باکراه و ندانیم چه بود
زین آمدن و بودن و رفتن مقصود؟

حکیم خیام

ترجمہ نمبر ۱۶۹

الا یا صبحِ وطن اب سے ایسا

حیرت ہے کہ سوا حیات کی بخشی

جب یاں سے گیا ہوں تو کیا پاؤں

جینا ہے جینا ہے کیا جانا

افسر الشعراء

[illegible]

آنها که خلاصهٔ جهان ایشانند

بر اوج فلک براق همت رانند

در معرفت ذات تو مانند فلک

سرگشته و سرنگون و سرگردانند

[illegible]

نتیجۂ بکا

سخن خوش بیاں ہی ہیں

جو لعل بیاں سخن پیرایہ ہیں

بیت سخن وہی صبح پیرایہ ہیں

وہ معرفت ذات ہیں انتخاب فلک

سخن سنبل ہیں سحر آرائی ہیں

افسر الشعراء

خوش باش که غصه بیکران خواهد بود
بر چرخ قران اختران خواهد بود
خشتی که ز قالب تو خواهند زدن
دیوار سرای دیگران خواهد بود

حکیم خیام

نشیمن اعلیٰ

وشاد رہو دنیا میں حبس پائیں

ستار اور سکھ پائیں

تاریخ

جو انسب نئی ہو کے ترے قالب

عید ول کی ہوں یہیں خوش جائیں

افسر الشعراء

ل حبس پانا۔ زیادہ ہونا نفع حاصل ہونا۔

سنه ۱۲۴۷

افسوس که نامهٔ جوانی طی شد
وان تازه بهار زندگانی طی شد
آن مرغ طرب که نام او بود شباب
فریاد ندانم که کی آمد کی شد

حکیم عمر خیام

[illegible]

افسوس کہ عالمِ جوانی گزرا
وہ لطفِ جہانِ زندگانی گزرا

وہ وقت کہ جس کا نام تھا عہدِ شباب
افسوس کہ بس وہ پانی گزرا

افسر الشعراء

ابن یمین راست

فردا ز سرآمد فراق طی خواهد گشت
با طالع سعد وصل خواهد گشت
معشوق موافق است و ایام بکام
اسعد بخت نشاط می خواهد گشت

کتبه خادم

شیریں بیان

ساقی سر زانو پہ لطف ہوگا
اچھی ہی کہی ہیں کہ سے ہوگا
معشوق سے لگی نہ زمانہ بیچ
اب بھی نہ ہو دل عشق تو کچھ بھی نہ کیا

افسر الشعرا

[illegible]

چون نیست درین زمانه سودی ز خرد

جز بیخرد از زمانه بر مینخورد

پیش آر از آنکه او خرد را ببرد

تا بوکه زمانه سوی ما نگرد

حکیم خیام

نتیجۂ بیمار

دنیا میں نہیں عقل و خرد سے رہنا
حمق ہی تو ہے یہی دنیا کا مزا
دشمن عقل
وہ چیز ہے کہ جو ہے سکھاتا
تا ہے کہ زمانہ ساتھ دے

افسر الشعرا

[illegible] پنجاهم

در دهر کسی به گلعذاری نرسید
تا بر دلش از زمانه خاری نرسید
در شانه نگر که تا به صد شاخ نشد
دستش به سر زلف نگاری نرسید

حکیم خیام

نمبر ۱۶۵

دنیا میں سب سے مشکل ہے دلدار پانا

جینا کہ نہ دل عشق سے کانٹے چبھو کر

ستانے سب ہی تباہ ہیں جن کا

شوق جو ہمیں نہ تھا سب ہی کا

اُنھوں نے

افسر الشعراء

قومی که بخواب بیخبر بستر باز نشینیم
تا چشم زنی بیل و قال خود باز رهیم
تا کسی باز آید
ما گر ز غمی زنجیر بستر باز رهیم
وز بیخبری از چه بستر باز رهیم

حسین جامی

بتحریر نیاز

چه عجب گر نه خراب است سراسر عالم

تا شده وقف دل بی سر و پای چو منی

گیسوی مشکین صبح اول اسیر جوان

جوانی تنگدستی کیاوین

زین الشعرا

[illegible]

کس را پس پردهٔ قضا راه نیست
وز سرّ خدا هیچ کس آگاه نیست
هر کس ز سر قیاس چیزی گفتند
معلوم نگشت و قصه کوتاه نیست

حسنین خادم

[illegible]

اسرار قضا کے کبھی واقف نہ ہوا

اتنا کہ صحیح تھا کبھی ...

کچھ سمجھا کچھ کہا

جو آیا یہی کہتا ہوا قصہ تمام

معلوم نہ ...

افسر الشعراء

مثل نمبر ۱۶۸

[illegible]

[illegible]

نتیجہ نمبر ۱۶۸

کمائی ہی اگر ہو دوران میں ہے

اور ضد اسا اپنی ہی بعادت کہ ہے

اس وقت تک اُن دونوں کی کایگی

سیوں ایک ہی جسم کی عضو بیٹا اور ہم

افسر الشعراء

[illegible] از آن پیش و

[illegible] از [illegible]

کس [illegible] پیش

[illegible] بهشتی تا [illegible]

من می [illegible]

عجب است

حکیم خیام

ستمبر ۱۹۵۱ء

سے کوئی واقف نہ ہوا

اسرار ازل سے کوئی محرم نہ ہوا

اس دائرہ سے کیسے نکلے

تاکہ دوست آستانہ کی جانب

تشنہ جاں سجدہ ہی جان حزیں

افسر الشعراء

نمبر ۱۸۰

از ذوق شمیمت مست می باید بود
وز دست باطل هلاک مست می باید بود
ای ساقی مه لقا و خوش چشم ما را
بی بادهٔ کهنه مست می باید بود

حکیم خیام

بنده‌ای ... یکی بنوا نغمهٔ دگر

چه ذوق ... بگو بنوا نغمهٔ دگر

ای ساقی سیه‌ها تنگ حریف

در باغ عندلیب کنون بنوا نغمهٔ دگر

افسر الشعرا

[illegible] ۱۸۱

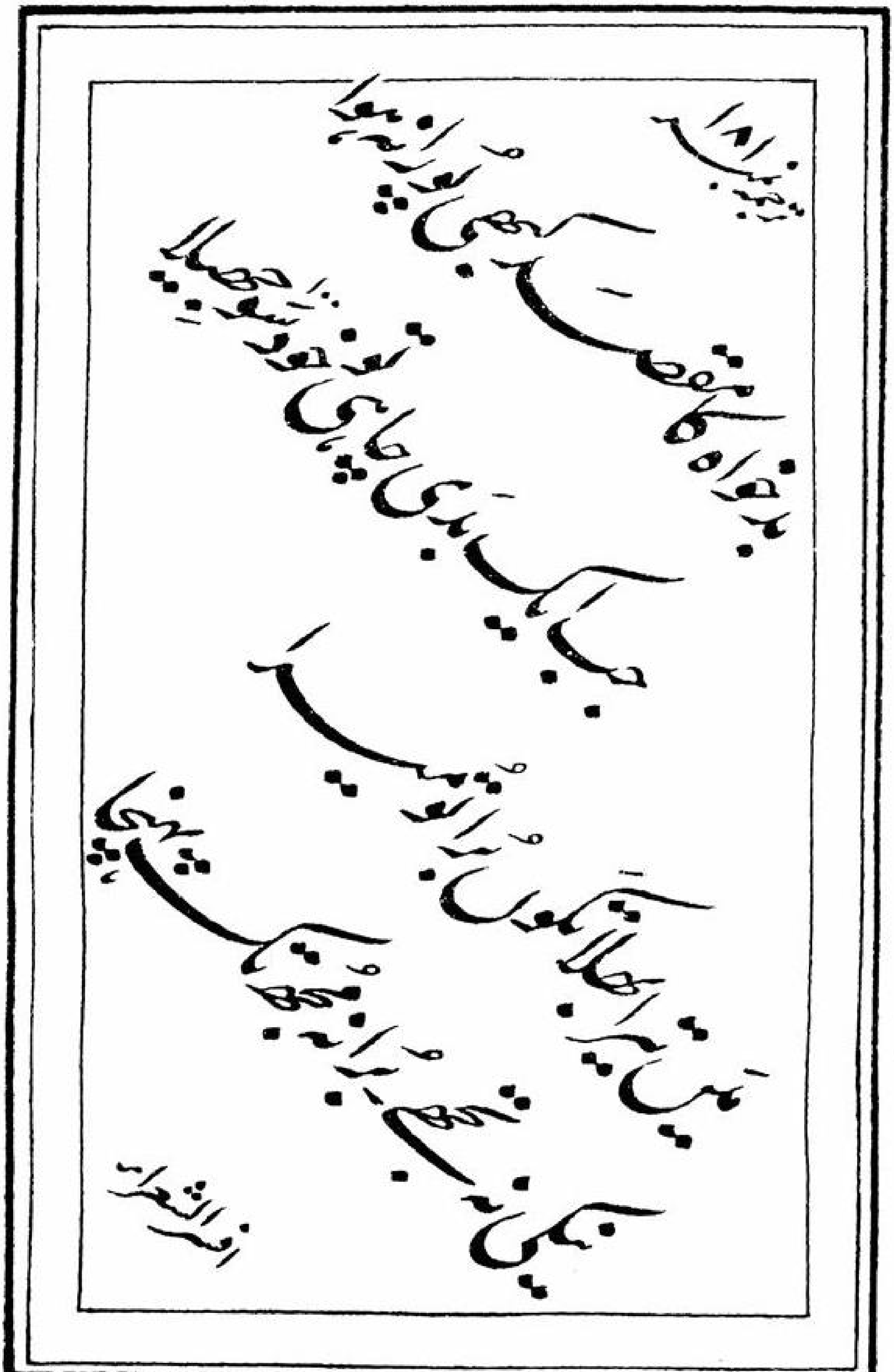
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حکیم خیام



پنجشنبہ ۱۸/۱
افسر الشعراء

رباعی نمبر ۱۸۴

قصرِ دل آنکه بکسی معروف نشد
در جبّه و درّاعه و در صوف نشد
سیمرغ صفت بلند پروازی کرد
در کنج خرابات جهان معروف نشد

[illegible]

تختی نمبر ۱۸۲

نقش سے ہی جو ہمارے قسمت میں
عمامہ عبا و اسکے سر نشینی
سیمرغ کی زمانہ نے آزار سے کوئی
اس مرغ ہما تک کا گرگس[۱] نہ بنا

افسر الشعراء

۱ گرگس یعنی گدھ —

۱۳۸۱

سبز خطان بیرون و تیغ

افسوس که بستهٔ ما نخل تیغ

فردوس تا اجل بسی کلبه‌ها

از تو سر کشید تا پیش تیغ

سنگ تا ما ز آزاد جهان ز گلچین

کاهوان صنم نوازان

حکیم نیازی

ترجمہ نمبر ۱۸۳

افسوس کہ مرا وقت بھی آن لگا

اس موت کا یہ پھول سپید آن پہنچا

کس طرح کروں میں تو تجھے چھوڑ

زمانہ پیلا ہے گویا پتے جھڑ

عالم کے کیسا فروں کا گیا

افسر الشعرا



[illegible] ۱۲۸۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

افسر الشعراء

سل نمبر ١٨٥١

طبعم بنماز و روزه چون مایل شد
گفتم که مراد کلیم حاصل شد
افسوس که آن وضو ببادی بشکست
وان روزه بنیم جرعه می باطل شد

حکیم خیام

پیدائش ۱۸۸۵ء

جب دل میں نہاں ذوقِ سکوں کر دل تھم

پیچھا کہ اب بیتابیٔ دل لے کے چھٹے

ہیں ہو گیا

افسوس کہ وہ ذوق وضو ہو گیا سب

وہ دور وہ یاراں کی ادائیں ایسی

افسر الشعراء

۱۹۰۸

خون از دل افگار برون می آید
وز دیده خوناب برون می آید
گر خون بچکد از مژه ام نیست عجب
بیار که گل از چمن برون می آید

حمیره خانم

پہیلی نمبر ۱۸۶

پھول دل زمیں سے بتاتا ہے
پھوڑ کے پھوڑ نہیں سے بتاتا ہے
پھر پیچ لگا ہے پیچ
پکیں کو ٹکٹکی سے تاتا ہے
کانٹوں ہی میں پھول کھلاتا ہے

افسر الشعراء

[illegible]

اندر ره عشق جمله صافان دردانند

واندر طلبش جمله زبان‌آوران لالند

[illegible] نیست

امروز تو عیش باش کز فردا [illegible]

فردا طلبان [illegible]

حکیم خیام

نمبر ۱۸۱

[illegible]

افسر الشعرا

سنه ۱۲۸۱

با مرد [illegible] بیشی باید بود

در دیده دیده دودونی باید بود

منقعدان معاش چون چونی باید بود

منفعل [illegible] چونی باید بود

شعر [illegible]

کتبه [illegible]

بتاریخ ۱۸۸۱ء

بیکسی سے بنی کہ ناہید غبار سینہ

صحرا و باغ میں ولولہ و دیو پری

عید گاہ کو میں آب آئی آرا

[illegible]

یاران موافق همه از دست شدند
در پای اجل یکان یکان پست شدند
بودیم به یک شراب در مجلس عمر
دوری دو سه پیشتر ز ما مست شدند

حکیم خیام

بجیب ہوا صبح ہی

ہمیں سب وہی شمع و شب آتش

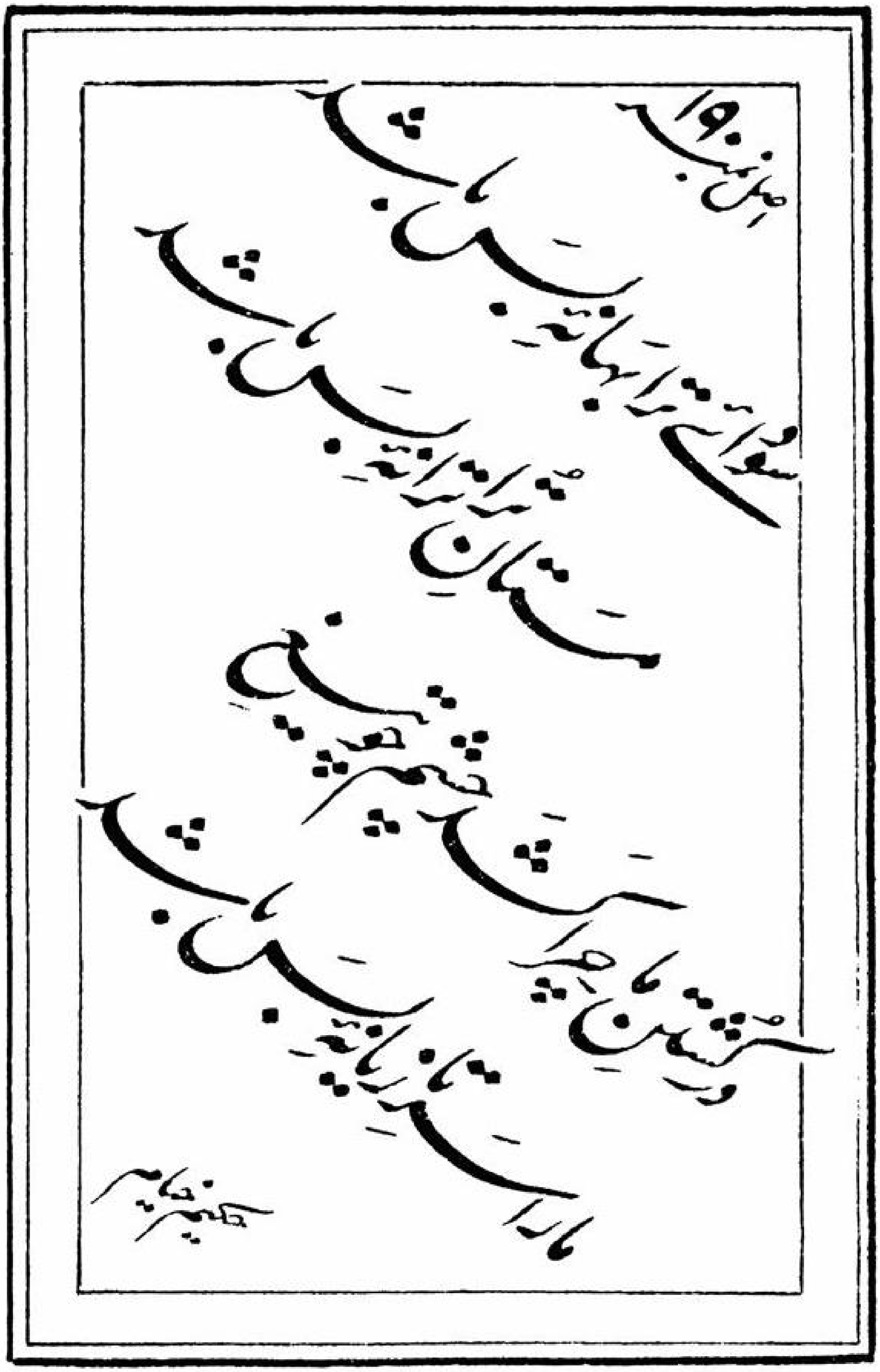
ایک ایک ساتھی

سینچ بچا کے ساتھی

تنہا جب سے یہ پیشتر ہوئے

دو چار ہی روز

افسر الشعرا


۱۹۰

نمبر ۱۹۰

وحشی کو ترے بہانہ دیکھا میں نے

مستوں کو ترے ترانہ دیکھا میں نے

لشکر کی نصرت و برکت پایا

میری ترے زمانہ دیکھا میں نے

افسرالشعراء

یک جام شراب صد دل و دین ارزد
یک جرعه می مملکت چین ارزد
جز باده لعل نیست در روی زمین
تلخی که هزار جان شیرین ارزد

حکیم خیام

ستمبر ۱۹۱۱ء

ہر گھونٹ شراب سب جہاں تک وَر[1] ہے

خشت سے ہمہ ار جہاں پرور[2] ہے

چھٹکارے[3] سے ہم سب لیتے منہ پونچھ ہیں

وہ تیسں کا دادا اول سے کھینچتے ہیں

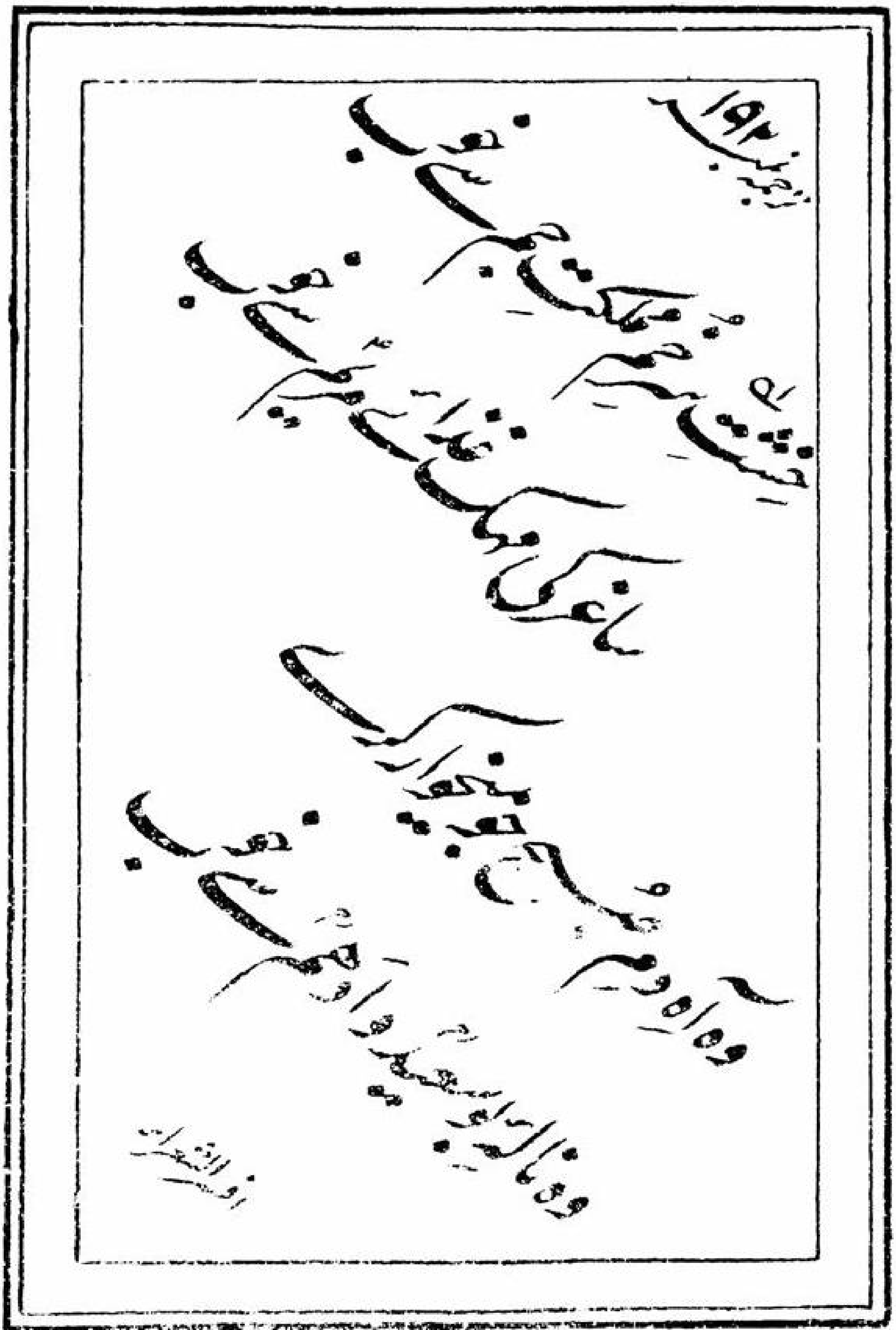
افسر الشعراء

[1] وَر یعنی زیادہ [2] پرور۔ پالنے والا [3] دیسی شراب پینے والے ہر گھونٹ پر ایک کپڑے سے ہونٹ پونچھتے ہیں

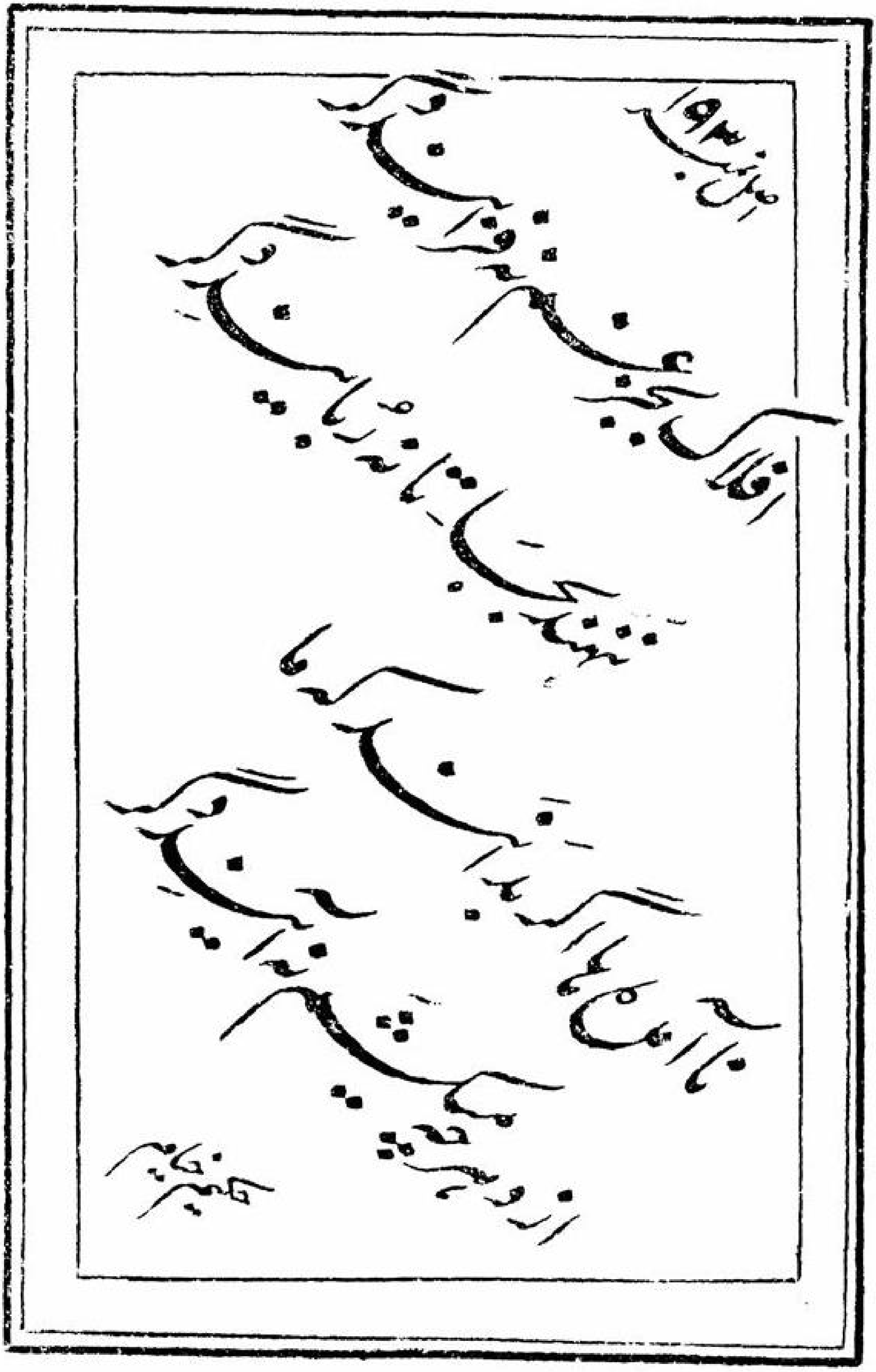
غزل نمبر ۱۹۲

[illegible]

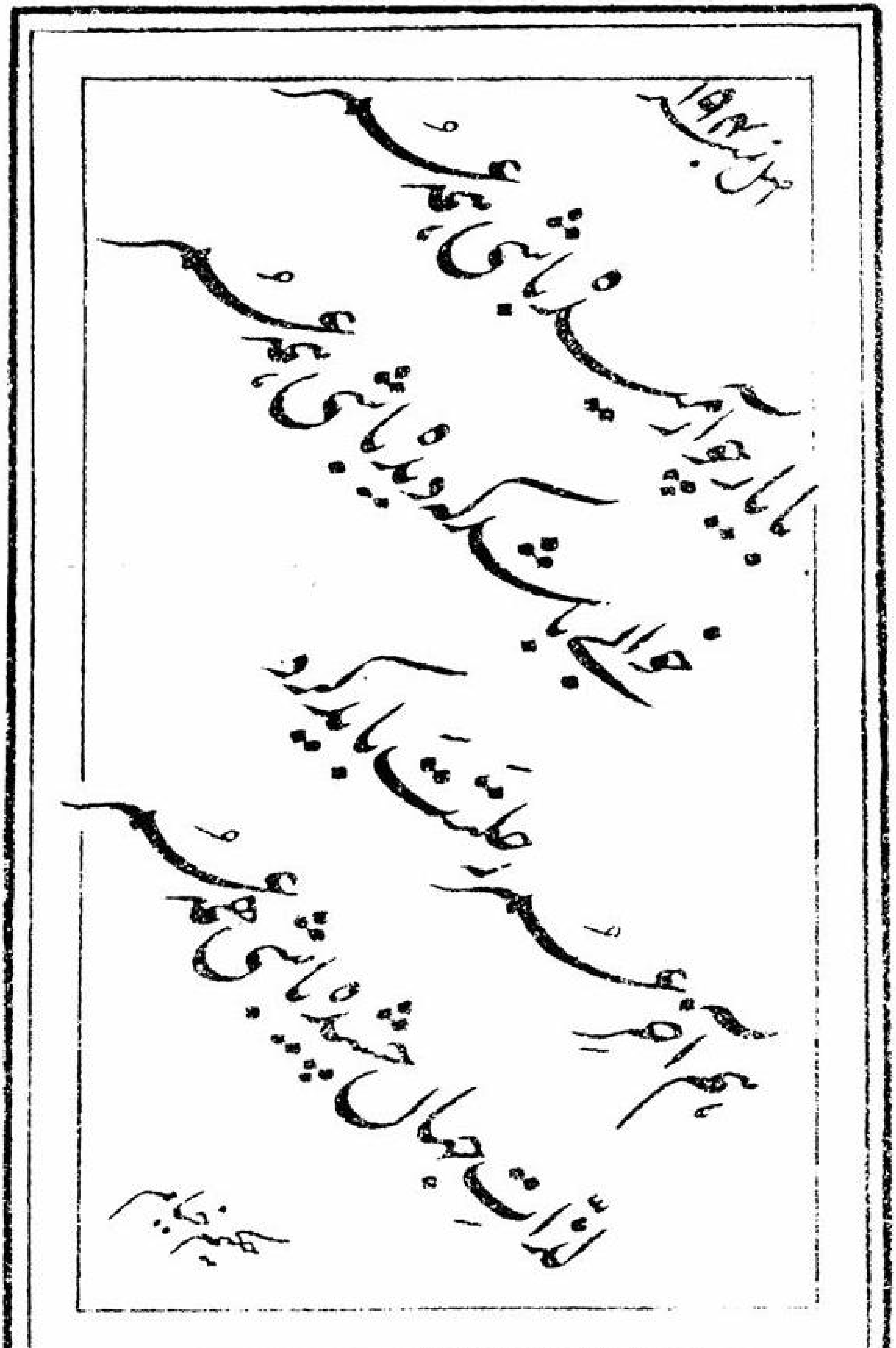
از نالۂ [illegible]



لہ خم کاسہ لیشن







ستمبر ۱۹۴۰

محبت آگ میں جل کر گزاری ساری عمر

آرزو تھی کہ یہی پیاری ساری عمر

ستم کو دیکھ کے بیتاب ہو ضرور

زمیں میں سینکڑوں بیتی ساری عمر

دنیا کا فتنہ و ہنگامہ

افسر الشعراء

صحن میخانه بیا بی‌نیاز از عقل

در وا شده پیش کسی کرد و دراز دست تهی

[illegible] آری سخن

[illegible] حکیم از [illegible]

کاتبه

حکیمه خانم

پنجشنبہ ۱۹۵۰

پیچ و خم بسیط حسن کا ہے اور نہ جھوم

پیچاں کی اس کا تشبیہ

نازک روپیہ

جب وقت آگے تو نوازی

جب تا سب کا اپنی پیدا

پیچا ناصر

از افسر الشعراء

من بنده‌وار

مستی مکن وز فضل حق ایزد

در عهدهٔ آن جهان منشر یاران بیار

مستی مکن و مستی مکن

در چون کس مال آن باز

وان قصه که واو فندار

حکیم خیام

نتیجہ نمبر ۱۹۶۰ء

انسان کی طاعت میں ہیں کب نمبر وزرا

جو بیٹھے کی آنکھیں نیکا و ہاں تمیز ہوا

ہر چند کہ دوسرے و کا مال ہے حیث

اور دل سے بھی طاعت کا مطلب ہے کھلا

افسر الشعراء



[illegible]

افسر الشعراء

صفحه ۱۹۰

زو بیستن ... نوازد ... سر تیغ سرو

ای ... ...

ببین زبان حال غنچه با گل ... نازد و

... دیدم

حکیم خان

ضمیمہ نمبر ۱۹۸

کیا خوب ہے جو دل ڈھونڈتا زیادہ دیکھی

ہم نے بھی جہان باغ کی سب سیر دیکھی

پھیکا ہے پھول تیکی ٹیک کی میں میں

سب تیغ کی تیزی ہے

افسر الشعرا


سنه ۱۲۹۹

نمبر ۱۹۵

مردوں کی طرح قیس سے عاشق ہے کیا
بیخ زن و فرزند سے لو جان چھڑا
ہم جنسیاں کی سدرہ رہ سے تیری
بس عشق سے لگا کر یہ تیری بڑھا[1]

افسر الشعرا

[1] بڑھا یعنی دُور کر

[illegible]

ترجمہ

اے دل نہ بنا غم کو محرم اپنا
ہر زخم پہ آپ رکھ تو مرہم اپنا
تنہائی میں آپ اپنے دکھ درد کو جھیل
اپنے کو بنا آپ ہی ہمدم اپنا

[illegible]

ضرور پڑھیے

مرقع چغتائی۔ دیوان غالب کا مصور ایڈیشن۔ قیمت [illegible]

بانگ درا۔ علامہ سر محمد اقبال ایم اے۔ قیمت [illegible] مجلد [illegible]

زبور عجم۔ " " " " قیمت [illegible] مجلد [illegible]

پیام مشرق۔ " " " " " [illegible] " [illegible]

اسرار و رموز۔ " " " " " [illegible] " [illegible]

آیات وجدانی۔ مجموعہ کلام مرزا یاس یگانہ قیمت مجلد [illegible]

دیوان غالب۔ پاکٹ ایڈیشن مطبوعہ جرمن قیمت [illegible]

مطالب الغالب۔ شرح دیوان غالب مولانا سہا۔ مجلد [illegible]

تیر و نشتر۔ دیوان آغا شاعر قزلباش۔ مطبوعہ مخزن پریس [illegible]

رباعیات بابا طاہر۔ مترجمہ عندلیب شادانی۔ قیمت [illegible]

المشتہر

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

(مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر)